

## اوہر دیکھئے

"اٹکل! میں.... یعنی کہ قاروق احمد... بور ہو رہا ہوں"۔

کیا کما فاروق.... تم اور بور ہو رہے... ذرا پھر سے کہنا، مجھے کانوں پر نیچن نہیں آیا"۔ خان رحمان یوکھلا اٹھے۔

"تو میریانی فرمائ کر اپنے کانوں کو اتار کر ایک طرف رکھ دیں"۔  
قاروق کی آواز ان کے کان میں گونج اٹھی۔

"اس صورت میں میں فون کا رسیدور کس چیز سے لکاؤں گا"۔

خان رحمان تکمیر کر بولے۔

"اوہ پاں! یہ منکد بھی ہے۔ خیر... تو پھر آپ فی الحال کان  
ایک طرف نہ رکھیں اور میری بات سن لیں۔ بات ذاتی ہے۔ یہ کہ  
میں بور ہو رہا ہوں"۔

"اچھا بھی مان لیا۔... تم بور ہو رہے ہو۔... آکے چلو"۔ خان  
رحمان نے جمل کر گما۔

"فون سننے کے لئے تو ۲ گے چلنے کی ضرورت نہیں ہوتی اٹکل"۔

"اڑے بھائی۔... ۲ گے کہو"۔ وہ چلا۔

"ہاں! اب بات نئی!" فاروق خاموش ہو گیا۔

"اوہ پسلے بھری کب تھی.... تم تو اسے زبردستی بھاڑ رہے تھے" "اکل محمود... یہ محمود تھا را اکل کب سے ہو گیا؟" خان

"اوہ! اب تو میں معاف چاہتا ہوں۔"

"پھر معاف کیا.... اب کچھ کو گے بھی یا نہیں۔"

"جب سے ہم انثار جو سے تیس آدمیوں کے ہاتم پتے ہے" "خدا کا شکر ہے۔ تم نے مجھ کا ہے... میں تو گھبرا عی گیا

لوٹے ہیں اور ان کو نجات دکانے لگا دیا ہے... اور جاگو رالا کو جا کر یہ خوشنی۔"

خیری سنائی ہے، اس کے بعد سے لے کر اب تک میں بور ہو، یہ گھر لانا و بھرنا چھوڑیں.... اور بات ہاتا میں۔" ہوں۔"

"بات تو تم بتا رہے تھے میر... میر" وہ ہکلاتے۔

"اوہ! میں بھول گیا... خیر... میں چاہتا ہوں۔ آپ کسی جگہ

ایسا شاید پہلی بار ہو رہا ہے۔"

"اوہ! تو یہ بات ہے.... لیکن بھی اتنی سی بات کو اس قدر سمجھا

پھر اکر کرنے کی کیا شعورت تھی۔" انہوں نے برآمان کر کر۔

"یہ کہ ہم باقاعدہ باقاعدہ دھرم کر رہے ہیں۔"

"اوہ اچھا۔ تو پھر... تم مجھ سے کیا چاہئے ہو۔" خان رحمان نہیں۔ فاروق نے کہا۔

لے بوکھلا کر کہا۔

"کیا آپ کوئی چکر نہیں چلا سکتے۔"

"اے بھی کیسا چکر... کچھ وضاحت کو گے تو بات پلے پڑے

"جی.... جی ہاں.... ہم اج تک شارون آباد نہیں سکتے۔" سا

گی ہا۔"

"ہواں غیب ہے.... اب مجھے وضاحت کرنا بھی پڑے گی۔" یہ اکٹھے چلے جاتے ہیں۔"

"اہ! میں نے بھی بہت تعریف کی ہے۔۔۔ خبیر میں انہیں "لیکن انکل۔۔۔ اسیں یہ احساس ہرگز نہ ہو کہ پروگرام ہم نے فون کرتا ہوں"۔۔۔

"وہ تو مان جائیں گے انکل۔۔۔ اصل مسئلہ اپا جان کا ہے"۔۔۔ "وہ میں سمجھتا ہوں"۔۔۔ انہوں نے پس کر کملے

"تم فلکر نہ کرو۔۔۔ انہیں منانا میرے باسیں ہاتھ کا گھیل ہے"۔۔۔ وہ پس دیے۔۔۔

"اسلام علیکم جیشی۔۔۔ خان رحمان بات کر رہا ہوں"۔۔۔ فاروق ریجیور رکھ کر دو فون کی طرف مڑا۔۔۔

"خیر ہے۔۔۔ تمہاری آواز میں ہمیں سی کچکا ہٹ کیوں ہے؟"۔۔۔ "لو بھی انکل خان رحمان تو ہو گئے ہیں تیار"۔۔۔

پکڑ جیشی نے پوچھ کر کہا۔۔۔ "اس کا مطلب ہے۔۔۔ ہم نے آدمیدان مار لیا ہے"۔۔۔ مگر "من تو۔۔۔ جمیں وہم ہوا ہے"۔۔۔

لے خوش ہو کر کملے۔۔۔ "باقی آدمیان کل خان رحمان خود مار لیں گے"۔۔۔

"لیکن اس کے باوجود اپا جان سمجھ جائیں گے کہ یہ پروگرام"۔۔۔ "ہاں! یہ تو ہے"۔۔۔ وہ فوراً بولے۔۔۔

"تو پھر کوئو۔۔۔ گھبراہٹ کیسی"۔۔۔ "کی تو مشکل ہے۔۔۔ ہم لاکھ کو شش کریں۔۔۔ وہ جان جاتے"۔۔۔

"یا تم زبردستی مجھ پر گھبراہٹ کیوں ظاری کرنا چاہئے ہو"۔۔۔

ہیں۔۔۔ خیر دیکھا جائے گا"۔۔۔ فرزان نے مکرا کر کما اور پھر پندرہ منٹ

"بھی نہیں۔۔۔ گھبراہٹ خود تم پر سوار ہے۔۔۔ اچھا تم بات بعد خان رحمان کا فون موصول ہوا۔۔۔

"پروفیسر بالکل تیار ہیں۔۔۔ اب ہتاو۔۔۔ جمیش اس وقت کمال"۔۔۔ "میں اور پروفیسر بوریت محسوس کر رہے ہیں۔۔۔ ہم نے شارون بنے؟"۔۔۔

باد جانتے کا پروگرام مٹ کیا ہے۔۔۔ اب ظاہر ہے۔۔۔ تمہارے بغیر تو سیر "وفریں"۔۔۔

"میں سمجھ گیا۔۔۔ تیاری کر لو"۔۔۔ وہ نہیں۔۔۔

"میں بات کرتا ہوں"۔۔۔

"اور تم کیا سمجھ گے۔ جشید۔"

"مُحَمَّد" فاروق اور فرزانہ نے یہ سچت حسیں پڑھایا ہے۔ پوکرام تم تھوں نے ترتیب دیا ہے۔" وہ نہیں۔  
تیاری کرو۔ میں خوبیت پورہ رہا ہوں آج کل۔" "کیا؟" وہ پھلایا۔

"ویسے یا رجشید۔ تم سمجھ جانے کے سلسلے میں۔ اپنی حر۔" لیکن انہوں نے بالکل برا نہیں ملا۔ بلکہ جواب میں یہ کہا ہے  
تجزی کچھ کم نہیں کر سکتے۔" خان رحمان نے شرمسار لمحے میں کہا۔ کہ وہ بھی بہت پورت محسوس کر رہے ہیں۔"

"نہیں۔ اس لئے کہ یہ اللہ کی دین ہے۔" "اوہ۔ خدا کا شکر ہے۔" فاروق جلدی سے بولتا۔

"اچھا خیر۔ لیکن تم مُحَمَّد" فاروق اور فرزانہ کو ایک بات۔ "اب ہم کل صحیح روانہ ہوں گے۔"  
"بھی وادا! اسے کہتے ہیں چٹ مکنی پت یاہ۔" فاروق نے خوش  
بکار کیا۔

"اوکے۔ بخوبی سی۔" وہ بولے۔

○  
اپنے جشید کے گمراہی سمجھنی بھی۔ فاروق نے فوراً رسکھا۔" خان رحمان جزان ہو کر بولے۔  
الٹھیلا۔ اس کا خیال تھا کہ فون خان رحمان کا ہو گا اور فون انھی کا قاتل۔ "اوہو! آپ نہیں جانتے بالکل۔۔۔ بیاہ اور مکنی تو چب چپاتے  
تیاری کر لو بھی۔ انہوں نے پوکرام مخلوق کر لیا ہے۔" یہ پڑتے ہیں۔" فاروق مسکرایا۔  
"انہیں شک تو نہیں ہوا کہ یہ پوکرام ہم نے ترتیب۔" اب تم سے کون مفرما رے۔" انہوں نے جھلا کر فون کا ریسیور  
لے کر کوڑا۔

"نہیں! شک نہیں ہوا۔" خان رحمان نہیں۔

"خدا یا شکر ہے۔"

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لا جان کو شک نہ ہوا ہو۔" مُحَمَّد  
"لیکن تم نے اکلی بات نہیں پڑھی۔" خان رحمان نے کہا۔ اسے کھو رہا۔

"اگلی بات کون ہی؟" "انہیں اس لئے شک نہیں ہوا کہ انہیں لیقین ہے۔"

پر گرام ہمارا تی بنا لیا ہوا ہے۔

"ارے پاپ رے۔ مارے گے پھر تو۔"

"تیں.... انکل خان رحمان کا کہنا ہے کہ انہوں نے بالکل  
نہیں مانا۔"

"اس پر اور زیادہ حیرت ہے۔" فرزان نے فوراً کہا

"ہو گی.... مجھے کیا۔ اپنی حیرت اپنے پاس منحال کر رکھ  
اڑے وقت کام آئے گی۔ قاروق نے بٹلے کے اندازوں میں کہا۔

اور دو قوں مسکرا کر رہے گئے، مگر انہوں نے میاریاں شروع  
دیں۔ نیک پانچ بجے دروازے کی کھینچی ہی۔ یہ وقت تھا "انسلیڈ" جو  
کے آئے کا اللہ! چھوٹو نے دروازہ کھول دیا۔

"تم لوگوں کا پر گرام پسند آیا۔"

"یہ بان کر خوشی ہوئی، لیکن خوشی سے کمیں زیادہ حیرت  
ہوئی۔"

"وہ کیوں؟"

"تمہارا خیال تھا... کہ آپ ہم پر چکریں گے۔"

"نہیں.... مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم نے یہ پر گرام بنا لیا ہے۔"

"حیرت ہے.... آخر آپ کو خوشی کیوں ہوئی ہے۔"

"بھائی میں.... میں بھی تکہ نہ ہو رہا تھا۔ آخر میں؟"

انسان ہوں۔"

"اوہ باں واقعی.... یہ بات تو ہے۔" قاروق نے چوک کر کہا۔

"ای مطلب... کیا بات تو ہے۔"

"یہ کے.... آپ بھی آخر انسان ہیں۔"

انکل جشید مسکرا دیے۔ دوسرے دن صبح ناشستے کے بعد وہ

خان رحمان کی بیڑی گاڑی میں روان ہوئے۔ خان رحمان کا کاروبار

ایک پار پھر چک اٹھا تھا۔ انہوں نے ایک چھوٹی سی تجارت شروع کی

تھی جو بست تجزی سے بڑھ رہی تھی۔ اور اب خان رحمان پھر مال دار

ہیں بچکے تھے۔ لذتا اب ان کے پاس ایک بیڑی اور ایک چھوٹی گاڑی

بھی تھی۔ شر سے باہر نکلنے لگے تو ایک پولیس چیک پوسٹ پر انہیں

روک لیا گیا، لیکن پھر پہچان لینے کے بعد جانے کی اجازت دے دی

گئی۔ شارون آیا دارالحکومت سے پانچ گھنٹے کے راستے پر ایک چھوٹا سا

قصبہ تھا۔ پھاڑی مقام تھا۔ ایک بجک ایک جیبل بھی تھی۔ اور

پانڈوں سے لکھتا ہوا ایک چشم اسی جیبل میں گرتا تھا۔ قبے میں

چوک نکلے سیاح بنت آتے تھے اور اکٹھ لوگ بھی یہ کی غرض سے بڑی

تعذاب میں آتے تھے۔ اس لئے ان کی ضرورت کے مطابق یہاں بڑے

بڑے ہوٹل تھے۔ اور بنت سے اچھتے ہوٹل تھے۔ وہ اس قبے میں

پہنچی مرتبہ جا رہے تھے۔ پسلے اتفاق نہیں ہوا تھا۔

"اگر۔ آج ہماری۔" قاروق کہتے کہتے رک گیا۔

"کیا آج ہماری.... یہ کیا بات ہوئی۔" فرزان اس کی طرف

اور وہ ہنسنے لگے۔ اچانک انہوں نے ناٹر پلکر ہوتے کی آواز

"میرا طلب ہے.... کیا آج ہماری گاڑی خراب نہیں ہوگی اسی۔  
شارون آباد پہنچے سے پہلے کیا ہم کسی کیس میں ٹھیس الجیسیں گے۔"

"وہ ہو گیا کام۔" اپنکر جشید نے قادری کو گھورا۔

"اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔" پانچ منٹ بعد دوسرا ناٹر گ

جائے گا۔

"ہوں.... اتارو نجحے۔"

انہوں نے دوسرا ناٹر لگایا اور پھر روانہ ہو گئے۔ لیکن ابھی پانچ  
منٹ ہی چلے ہوں گے کہ پھر ناٹر پلکر ہو گیا۔

"اب ہوا ناٹر اکام۔" اپنکر جشید نہیں۔

خان رحمان نے گاڑی سڑک کے کنارے کر کے روک لی۔ س

چھے اترے آئے۔ انہوں نے دیکھا۔ سڑک دور دور تک شناختی۔ اور دوسریں باسیں آبادی کے آثار نہیں تھے۔

"برے پختے۔" خان رحمان بڑی لکھتے

" قادری ڈر اس درفت پر چڑھنا۔" اپنکر جشید نے کہا۔

"تی بہتر۔" اس نے کہا اور چڑھنے لگا۔ وہ بھی گیا تھا کہ وہ کیا

ہلاتے ہیں۔ وہ بلاکی رفتار سے چڑھتا جا رہا تھا کہ اچانک اس نے پنکار کی

آواز سنی۔

"اڑے یا پرے۔"

"میرا طلب ہے.... کیا آج ہماری گاڑی خراب نہیں ہوگی اسی۔  
شارون آباد پہنچے سے پہلے کیا ہم کسی کیس میں ٹھیس الجیسیں گے۔"

"میرا طلب ہے.... کیا کہا جا سکتا ہے بھلا۔" محمود نے کہا  
اور دہاں بھی کوئی پکرنے پڑے۔ اپنکر جشید مکارے۔

"یہ۔ یہ آپ کہ رہے ہیں۔ مجھے اپنے کافوں پر یقین نہیں  
رہا۔"

"آ جائے گا یقین۔ میں اس بار تفریخ کے موڑ پر ہوں۔"  
اپنکر جشید ہو لے۔

"ایسا زندگی میں ہمیں بارستھے میں آ رہا ہے۔ اور شاید آج کے  
بعد پر بھی سختی میں آئے گا۔"

"یار تم لوگ آخر نجھے کی بھتی ہو۔" اپنکر جشید جلا اٹھے۔

"تی بہتر لایا جان۔" قادری نے فوراً کہا۔

خان رحمان اور پروفیسر داؤڈ نے بقیرت روکے۔

"لیکن افسوس۔ ہم تو جشید تمیں یہ بھی نہیں کہ سکتے۔"

"تی۔ کیا نہیں کہ سکتے۔" انہوں نے حرمت سے کہا  
لایا جان۔" وہ فوراً ہو لے۔

"نیچے کوڈ جاؤ... یہ بھنیر سانپ کی آواز ہے۔" اسکرہ تھا  
چاہئے۔

اور فاروق نے چھلانگ لگادی۔ لیکن ساتھ ہی سانپ بھی ہے  
آکوڈا۔ فاروق کی طرف پکا۔

فاروق نے خوف زدہ انداز میں ایک سمت میں چھلانگ لگادی۔  
استھ میں اسکرہ جشید نے سانپ کے سر پر قاڑ کر دواں کا سرواد  
اور یاہی جسم پیچ کھانے لگا۔

"یہ شور مادہ سانپ ہے۔ اور اس نے درخت پر انٹے دے  
رسکھے ہوں گے ورنہ شاید اس طرح جمل آور نہ ہوتی اور درخت سے  
نہ کوٹی۔"

"اب... اب تو مجھے اس جگل کے درختوں سے ڈر لگنے کا  
ہے۔"

"ایا جان۔ وو۔ اوہر دیکھئے۔"

ایے میں اپسیں فرزانہ کی آواز سنادی۔

انہوں نے دیکھا۔ کسی پک ڈنڈی سے ایک گدھا گاڑی سڑک

پر آئی تھی اور اس کا رخ ان کی طرف تھا۔

"بس فاروق! اب درخت پر چڑھنے کی شورت نہیں۔"  
قد اکاٹھر ہے۔ ورنہ مجھے یوں حسوس ہو رہا تھا۔ مجھے اس

جگل کے ہر درخت پر ساہ سانپوں کا بیرا ہے۔"

وہ سکرا دیے۔ اتنے میں گدھا گاڑی والا نزدیک آگیا۔ وہ

ان کی طرف جرت جرت بھری نظلوں سے دیکھ رہا تھا۔ آخر وہ ان کے

باکل نزدیک رک گیا اور جرت تزوہ انداز میں بولا۔

"کیا بات ہے صاحب۔ گاڑی خراب ہو گئی ہے؟"

"نہیں۔ نائز پچھر ہو گیا۔"

"تو دوسرا نگالیں۔ کیا آپ کے پاس قاتلوں نائز نہیں ہے؟"

"وہ پسلے لگا چکے ہیں۔ یہ دوسری بار پچھر ہوا ہے۔"

"اوہ۔ اوہ۔"

"اب ہم کیا کریں۔ کیا آپ کچھ بتائے ہیں؟"

دہ سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر اس نے کہا۔

"یہاں سے فرویک ترین دیبات بھی پندرہ گھنیزہ دور ہے  
وہاں سے پچھر لگوایا جا سکتا ہے۔"

"پڑھ لکھے لکھتے ہیں آپ۔"

"تی ہاں! میں میزک پاس ہوں۔"

"اور چلاتے ہیں گدھا گاڑی؟" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"آن کل میزک پاس کو تو کری کمال ملتی ہے جتاب۔ میر  
والد گدھا گاڑی چالایا کرتے تھے۔ ان کے بعد میں نے چالانا شروع  
دی۔"

"ہوں... آپ کمال رہتے ہیں۔"

"بچکل میں گھر ہے میرا۔" اس نے بتایا۔

"لیکن کیوں۔ آپ دیبات میں یا کسی قبھے میں کیوں نہیں  
رہتے؟"

"گھر کے ساتھ ہماری کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے اپنا گھر  
یہیں بنایا ہے۔ گدھا گاڑی پر ہر ہفتے دیبات سے ضورت کی چیزیں  
لے آتے ہوں۔"

"اوہ اچھا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کے گھر میں آرام  
کر لیں۔ اور آپ گدھا گاڑی پر ہمارے نائوں کو پچھر لگو لا سکیں۔"

"ضور ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں کتنی گھنٹے لگ جائیں گے۔"

"کوئی بات نہیں۔ ہمیں کوئی چلدی نہیں۔"

"تو پھر آئیں.... میرے ساتھ۔"

اس نے گدھ کاڑی دیں ایک درخت سے پانچ دی اور انہیں  
لے کر چل پڑا۔ گدھ کاڑی سے اترتے ہی انہیں کچھ قابلے پر ایک  
مکان کے آثار نظر آئے۔ مکان کچا تھا۔ دو کمروں کا تھا۔ ہاتھ والا  
قل رکا ہوا تھا۔ اس کے چون میں شام کا ایک درخت تھا۔ مکان کے  
باہر ایک کنوں تھا اور کنوں کے ساتھ ایک لبایا چوڑا کھیت۔ لیکن  
مکان میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔ اندر داخل ہونے کے بعد انہوں  
نے یہ بات فوراً حسوس کر لی۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔" اسکے جشید بولے۔

"اس وقت سب لوگ دوسرے کھیت میں کام کرنے کے لئے  
گئے ہیں۔ جب اپنے کھیت میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ تو دوسروں کے  
کھیتوں میں ہم لوگ کام کر لیتے ہیں۔ اس طرح کچھ پیسے ہیں جاتے  
ہیں۔"

"ہوں۔ خیر۔ ہم یہاں آرام کر لیتے ہیں۔ آپ دونوں ثابت  
لے جائیں اور پچھر لگو لا سکیں۔ ہم آپ کو معاوضہ ادا کریں گے۔"

"بہت بہت شکریہ۔" یہ کہ کر وہ جانے لگا۔

"ادہ ہاں! ایک اور بات ہے۔ آپ کا نام کیا ہے جتاب؟"

"تی۔۔۔ مجھے۔۔۔ میں یا نا خان ہوں۔"

"باناخان؟" اسکرچ جیش نے سوایہ انداز میں کہا۔

"ہاں جتنا بانا خان؟"

"جیب ساتھ ہے۔"

"تی بس... دساتی نام عجیب و غریب ہی ہوتے ہیں۔"

اور پھر وہ چلا گیا۔

"عجیب دھاتی ہے... ایسے دساتی نام میں نہ کہیں دیکھے۔

نہے۔" خان رحمان نے منہ بنا لیا۔

"کیا مطلب اکلن؟"

"مطلب یہ کہ... دساتوں میں مسلمانوں کے سامنے لی پانی ضور

رکھا جاتا ہے... اس نے کچھ بھی نہیں پوچھا۔"

"شاید اس کے گھر کا کوئی فرد آ کر یہ کام کرے گا۔ ان لوگوں

کی ولیتی ہونے والی ہو گی۔" پر وہ سرداروں پر بولے۔

"کیا ہم مکان کا جائزہ لے لیں؟"

"ہاں! کوئی حرج نہیں۔ لیکن کھانے کی کسی چیز کو باختہ

لگانا۔" اسکرچ جیش مکراتے۔

"جی بہتر۔" انہوں نے کہا۔

انہوں نے اوہرا در گھوم پھر کر دیکھا۔ گھر میں ضرورت کی

چیز سلیقے سے رکھی تھیں۔ آنا، گندم، والیں وغیرہ بھی ذیبوں میں نظر

آئیں۔ ایک علکے میں لی بھی تھی۔ ایسے میں انہوں نے قدموں کی

"اندازیں نہیں.... وہ چونک اٹھے... شاید گھر کے لوگ واپس آ رہے  
تھے۔ لہذا وہ فوراً گھن میں آ گئے۔

اسی وقت ایک دساتی نامہ اور یک عورت اندر داخل ہوئے۔  
اسیں دیکھ کر وہ دھک سے رہ گئے۔

"اپ۔ کون ہیں آپ لوگ؟"

"مسافر۔ ہماری گاری کے ڈائریکٹر ہو گئے ہیں۔" بانا خان ڈیکھر  
کلوائے کے لئے گئے ہیں اور ہمیں یہاں بہما گئے ہیں۔"

"اف مالک۔" وہ دونوں سر پکڑ کر پینچ گئے۔

"کیوں... کیا ہوا؟"

"اس شخص نے ہمارا جینا حرام کر دیا ہے۔"

"جلدی ہائیں۔" کیا معاملہ ہے۔"

"آپ کے ڈائریکٹر ہوئے۔ اب وہ آپ کو نہیں لیں گے۔"

"یہ کیا پات ہوئی؟"

"اس نے لوگوں کو لوئے کا نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ سڑک پر  
کیلیں بکھر دیتا ہے۔ پھر گدھا گاڑی لے کر ان کی مدد کو ہائی چاٹ جاتا

ہے۔ گاڑی والوں کو یہاں بخاد دیتا ہے۔ اپنا گھر تاکری۔ اور ڈائریکٹر کے

کر غائب ہو جاتا ہے۔ آپ کے ڈائریکٹر ہوئے۔"

"بالکل ہے۔" گاڑی بھی بالکل نہیں ہے۔"

"تب تو پانچ ٹانکوں کے خوب پیسے حاصل کرے گا۔"

”پانچ نائزوں کے کیا مطلب؟“

”تو اور کیا۔ آپ کے خیال میں وہ صرف دو نائز لے کر گیا مکارا تے  
گا۔۔۔ باقی تم بھلا دے کیوں پچھوڑ کر جائے گا۔“

”بیانے دو جشید۔۔۔ ہم اور نائز خرید لیں گے۔“ - خان رحمان

”اوہ بھتی۔۔۔ یہاں سے جانے کا بھی مسئلہ ہے۔۔۔ ہم کب تک

”عن نہیں۔“ یہ کہ کر انہوں نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔ یہاں رہیں گے۔۔۔ میں جا رہا ہوں۔۔۔ اگر وہ مل گیا تو پچھر گلوکاری  
دوڑتے ہوئے سڑک پر پہنچے اور یہ دیکھ کر دھک سے دہ گئے کہ پانچ نائزوں کا۔ آپ لوگ گھر میں جا کر آرام کر لیں۔“

نائز غائب تھے۔

”جی۔۔۔ بت اچھا۔“

”فرزانہ۔۔۔ ہم یہاں سے چل کر اس گھر تک کتنی دیر میں چلتے ہیں؟“  
اور انپکز جشید نے دوڑ لگا دی۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے  
اوہ جل ہو گئے۔۔۔ وہ والیں لوٹے اور گھر میں داخل ہوئے اس وقت  
مالک ملک نے ان کے سامنے لسی کے بڑے بڑے گلاں رکھ دیے۔

”پانچ منٹ میں۔“ - فرزانہ نے فوراً کہا۔

”ہمیں گھر میں بٹھا کر وہ پانچ منٹ میں یہاں آیا۔ اور باقی تھا۔۔۔  
بھاگ دوڑ کی وجہ سے انہیں پیاس محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ لذدا وہ  
تمن نائز کاٹانے میں اس نے پدردہ منٹ لگائے ہوں گے۔۔۔ میں منٹ  
کی پلچر کرے۔۔۔“

یہ ہو گئے۔۔۔ ہمیں گھر میں بٹھے ادھ گھٹٹا ہو گیا ہے کویا وہ قربیا پنڈ۔۔۔  
اچاک انہیں گھری نیند محسوس ہونے لگی۔۔۔ اور وہ چار پانچوں پر  
منٹ پسلے یہاں سے روانہ ہوا ہو گا۔۔۔ گدھا گاڑی پر اس نے پدردہ زیر ہوتے چلے گئے۔۔۔ ان کی آنکھیں کھلیں تو انپکز جشید انہیں بری  
منٹ میں کتنا فاصلہ طے کر لیا ہو گا فرزانہ؟“

”جی۔۔۔ قربیا پانچ کلو میٹر۔“

”اگر کہیں نہ تو پی کر نہیں سمجھے تھے آپ لوگ؟“ انہوں

لے ناخوٹگوار اندازوں میں کہا۔

”اوہ میں یہ فاصلے کتنی دیر میں طے کر لوں گا؟“

”من نہیں۔۔۔ لیکن آنچھے منٹ میں وہ دو کلو میٹر اور آگے

”تب پھر اس لسی میں ضرور کچھ تھا۔۔۔“

جا چکا ہو گا۔۔۔ لذدا آپ کو بارہ سے پدردہ منٹ تک دوڑنا پڑے گا۔۔۔

”اوہ میں دوڑوں گا۔۔۔“

”من نہیں۔۔۔ بھلا مالک مکان کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت

میں اپنی اطلاع دے دوں گا۔“ وہ سکرائے

تھی؟“

”اپنیں ایسا کرنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے کہ ہمارا سب افسوس تھا کہ نہ کرنا جب شد۔“ پروفیسر داؤڈ نے طرف انداز میں کہا۔  
بھی ناٹب ہے۔۔۔ گھریلو اور خان رحمان کی بیہرے کی انکوٹھی افسوس تھا کہ نہ کرنا جب شد۔“ دوسرا بھی جائز تھا۔ اور میں دوسری بھی جائز تھا۔۔۔ سب غائب ہیں۔ البتہ سڑک پر ناٹوں کے بارے مبارہ ہوں۔۔۔“

”خماری ایک اور جو ہے؟“ فرزانہ بول اپنی۔

”اف ماں! یہ کیا ہوا!... تم لوگ سیدھے سادے و بھاتیوں۔۔۔“ ہاں! تم بھی کوئی۔۔۔ وہ جھکے جھکے انداز میں بولے  
ہاتھوں لٹک گئے۔۔۔ خان رحمان کے لپٹے میں حیرت ہی حیرت تھی۔۔۔ ”جب تک آپ لوٹ نہیں آتے۔۔۔ ہم ان لوگوں کا سراغ  
”نہیں خان رحمان۔۔۔ وہ سیدھے سادے و بھاتی نہیں تھے۔۔۔ کیون نہ گانے کی کوشش کریں۔۔۔“

تو بہت چار سو میں شری لوگ تھے۔۔۔ ہم نے اپنی پہچانے میں تکمیل کی۔۔۔ یہ زیادہ بستر رہے گا۔۔۔ اس لئے کہ وہ اور لوگوں کو بھی اسی  
کی ہے۔۔۔

”پھر اب کیا پوکرام ہے۔۔۔ اب تو نہ کار استعمال کے قابلی۔۔۔ لہذا جب تک میں لوٹوں۔۔۔ تم ان کا سراغ ضرور لگالیتا۔۔۔ گرفتار  
رہی۔۔۔ اور نہ ہمارے پاس کچھ نقدی وغیرہ۔۔۔ پروفیسر داؤڈ بے جتن انہیں کروکوت کوئی بات نہیں۔۔۔ کیونکہ میرے خیال میں۔۔۔ وہ اس وقت  
کر بولے۔۔۔

”تک بہت دور جا چکے ہوں گے۔۔۔ انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

”میں شر جاؤں گا، تھی گاؤں یا اور نیا سامان لاوں گا، پھر آئے۔۔۔“ یہیں ایجاداں۔۔۔ سوال یہ ہے کہ آپ جائیں گے کیسے؟“  
جلیں گے۔۔۔ اس وقت تک آپ لوگ میں تھریں تھے۔۔۔

”بھی ہم اس وقت شر سے صرف پہنچائیں کوئی میز دور آئے  
”اچھی بات ہے۔۔۔“

”ہم۔۔۔ میں فی الحال تو پیدل مارچ شروع کر رہا ہوں۔۔۔ دوسرا طرف

”ویسے ایجاداں۔۔۔ اگر یہ خرما خبرات میں لگ گئی تو خوب خالے کوئی گاؤں آتی مل گئی۔۔۔ تو پھر اس پر لٹک لون گا۔۔۔ یا پھر کسی  
اڑے گا۔۔۔ فاروق نے بوكھلا کر کہا۔۔۔

”ایمات تک پیدل چلتا ہوا ہمچن جاؤں گا۔۔۔ اور وہاں سے کوئی جیز تو اسی  
”اڑے داؤتا ہے تھے۔۔۔ بلکہ کسی اخبار نے خود یہ خبر نہ کی۔۔۔“

مل ہی جائے گی.... جو شرٹک پہنچا دے۔ کرانے کی کاریں بھی مرف چلے.... دوسری پارٹی سڑک کے اس طرف۔ اس لئے کہ ہمیں نہیں معلوم ہے۔ وہ تائزے کر جگل میں داکیں مرف مڑا ہو گا یا باسیں جاتی ہیں۔"

"بلاکل نجیک۔ لیکن اس طرح آپ کونہ جانے کب تک پر مرف۔"

"بلاکل نجیک۔" -  
چلتا ہے گا۔"

"کوئی بات نہیں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں۔" وہ حصول میں بٹ گئے اور نشانات دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے اس لئے کہ اگر ہم ان چوروں کو خلاش بھی کر لیتے ہیں۔ ان سے لگ۔ وہ ایک ایک قدم آگے بڑھتے رہے۔ بڑھتے رہے۔"

وابسیں بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ تب بھی۔ ہمیں پھر لگاؤانے کے۔ اچانک فرزانہ کی حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی۔  
جانا پڑے گا۔"

"ارے! یہ کیا؟"

○☆○

"او کے جشید۔ خدا حافظ۔" خان رحمان نے باخچہ پلایا۔

"چھٹے۔ آپ کو سڑک تک رخصت کر آتے ہیں۔ وہیں نے

ہم اپنی تیکش شروع کر دیں گے۔ محمود نے کہا۔

"چھا خیال ہے۔" اسکر جشید مکرانے۔

وہ سڑک پر آئے۔ وہاں ان کی لپاچ کاڑی کھٹی ہی۔ اپنے جشید تو خدا حافظ کر آگے بڑھ گئے۔ اور انہوں نے اس بجھ کا بند

جانزہ شروع کر دیا۔۔۔ جس بجھ اس شخص نے گدھا کاڑی کو روکا تھا۔ گدھا کاڑی کے دونوں ٹانگوں کے نشانات اب تک سڑک سے یہ

کچی بجھ پر صاف بنے نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے ان ٹانگوں۔ نشانات کو بتوڑ دیکھا۔۔۔ پھر فرزانہ نے کہا۔

"ہم دو پارٹیوں میں بٹ جاتے ہیں۔۔۔ ایک پارٹی سڑک کے।"

مٹ تک کھیتوں کے درمیان سے گزرا پڑا۔ اس کے بعد کہیں جا کر انسیں ایک پرانا مکان نظر آیا اور اس کے باہر وہ گدھا گاڑی کھڑی نظر آئی۔ لیکن اس وقت اس پر پانچ خان شیش تھا۔ اور تھا گاڑی پر تار تھے۔ «آگے بڑھے... محمود نے دروازے پر دستک دی۔۔۔ وہ مٹ تک دروازہ پیشے پر بھی کوئی باہر نہ آیا۔ تو محمود نے قاروق کو اشارہ کیا۔ جلد ہی وہ چھت پر نظر آیا۔ اور پھر تینے کے راستے تجھے از

گیا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔

”اندر کوئی نہیں ہے۔“

”جیرت ہے۔۔۔ گدھا گاڑی، پھر یہاں کیوں کھڑی ہے۔“

”ہمارا وقت صائم نے کے لئے۔۔۔ فرزانہ مکراہی۔“

”کیا مطلب؟“ وہ پچھل کر یوں۔

”وراصل شروع سے لے کر اب تک ہمارے ڈبھوں میں یہ بات رہے ہیں۔۔۔ اور ان چوروں تک پہنچ جائیں گے۔“

”لذا پھر تو مردا آجائے گا۔۔۔ ہم الیابان کی واپسی سے پہلے اپنی ہی کہ نہیں پیدا ہوئے والا ایک دیساتی یا چند دیساتی ہیں۔۔۔ لذا

”تم ان سے انسیں جیسی امید پاندھ لیتے ہیں۔۔۔ یہ کہ ہم نہایت آسانی چوروں تک پہنچ جائیں گے۔“ محمود بولا۔

”ان شاء اللہ۔“

اب وہ مل کر آگے بڑھنے لگے۔۔۔ پانچ مٹ تک پیدل چلتے رہتے آئے پر بات اور بھی آسان لگنے کی تھی۔۔۔ اور ہم نے یہی خیال کیا

”خواکر بس اب لگایا ان کا سراغ۔۔۔ جب کہ وہ اگر دیساتی ہیں۔۔۔“

کے بعد آخر انہوں نے نشانات کو ایک گپ ڈنڈی پر مرتے دیکھا۔

اس پک ڈنڈی پر جلنے لگے۔۔۔ ساتھ میں نشانات پر بھی نظریں ہو گئی کافی ہوشیار اور چلاک ہیں۔۔۔ اور یہ کام ان کا یا نہیں۔۔۔ یعنی اس

رہیں۔۔۔ اب کہے درختوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔ انسیں منہ پہنچا۔ قسم کی دارادات انہوں نے پہلی مرتبہ نہیں کی۔۔۔ یہ کھیل وہ تھا چانے

## غیر سادہ

وہ فوراً لپکے اور فرزان کے پاس آ جع ہوئے۔

”ہاں! کیا ہے۔۔۔ کیوں چلا اٹھیں؟“ قاروق نے چھلا کر کہا۔

”یہ دیکھیں انکل۔۔۔ آپ کا بال پوچھتے ہو گاڑی میں رہتا ہے۔۔۔ آکر راستے میں آپ کو کچھ نوٹ کرنا پڑ جائے تو قلم کی ٹلائی میں پریشان نہ ہونا پڑے۔“

”بہب۔۔۔ بالکل۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ ہم درست سوت میں رہے ہیں۔۔۔ اور ان چوروں تک پہنچ جائیں گے۔“

”لذا پھر تو مردا آجائے گا۔۔۔ ہم الیابان کی واپسی سے پہلے اپنی ہی کہ نہیں پیدا ہوئے والا ایک دیساتی یا چند دیساتی ہیں۔۔۔“

”تم ان سے انسیں جیسی امید پاندھ لیتے ہیں۔۔۔ یہ کہ ہم نہایت آسانی چوروں تک پہنچ جائیں گے۔“ محمود بولا۔

”ان شاء اللہ۔“

کب سے بھل رہے ہیں۔ لہذا خوب جانتے ہیں کہ اپسیں کیا کہوئی گی۔ جلد یہ وہ مل گئے۔ ان پر جوش طاری ہو گیا۔ وہ ان نشانات ہے۔ میں تو اسی تینجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں واپس چلا چاہیے۔ تو دیکھتے ہوئے تجزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اور پھر ایک بست بٹے لوگوں تک، تم نہیں پہنچ سکیں گے۔ خان رحمان نے جلدی جلدی اپنے روزے کھیت تک پہنچ گئے۔

"آپ کی تمام یا اس بالکل درست ہیں۔ لیکن واپس چالے۔ اب تو مجھے یہ الفاظ بھی واپس لیتا پڑیں بات ہاتھکوڑے۔ ہم بھی آخر اتنی جلدی ہمارے مانے والے نہیں ہیں۔" لے کر وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تفتیش کرنے والے یہاں "اچھی بات ہے۔ پھر اب تو ہمازوں کے نشانات غیرم تک پہنچ جائیں گے۔ اپنیں یقین تھا کہ تفتیش کرنے والے یہاں ہیں۔ اب تم آگے کس طرح یوں ہو گے؟" "جو ہوں گے۔ لہذا اس جگہ انہوں نے کھیتوں کے درمیان سفر شروع کر دیا۔

"جو ہوں گے نشانات دیکھ کر گھر کے اندر پائے جانے والے۔ اب اس جگہ سے ان کا سراغ لگانا آسان نہیں۔ اس لئے کہ نشانات کو بھی ہم نے قور سے دیکھا تھا۔ اور اس گھر کے چاروں بیتی بہت طویل ہیں اور اگر ہم چاروں طرف کا چکر لگایں تو بھی طرف کیسی نہ کہیں وہ نشانات میں گے۔ پہلے وہ یہاں بچ ہو۔ نشانات نہیں ملیں گے۔ کیونکہ ایک کھیت کے فوراً بعد دوسرا کھیت ہیں۔ اس کے بعد آگے بڑھے ہیں۔ اپنیں یہ خیال نہ کیں ہو۔ شروع ہو جائے گا۔۔۔ وہ کھیت در کھیت۔۔۔ نہ جانے کس طرف کل کے کہ تتم تفتیش کرتے یہاں تک آ جائیں گے۔ ورنہ گدھا گاڑی یہاں ہوں گے۔" خان رحمان نے جلدی جلدی کہا۔

نہ کھڑی ہوئی۔

"اچھی بات ہے۔ کوشش چاری رکھو۔ کوئی حرج نہیں۔" اور اباہباد کے آئے پر اپنی ناکامی کا کلکے دل سے اعلان کر دیں گے۔" خان رحمان بولے۔

انہوں نے پہلے اس مکان کا اندر سے جائزہ لیا۔۔۔ لیکن ایسا لالا۔۔۔ "خیک ہے آئیے واپس چلیں۔" محمود نے مت بھایا۔ تھا۔۔۔ جیسے وہ اس گھر کے اندر بالکل داخل نہ ہوئے ہوں۔۔۔ میں از "سمبرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔" فرزانہ نے چوک کر جگہ انہوں نے گدھا گاڑی باندھی اور آگے چلے گئے۔ کیونکہ انہوں کہا۔۔۔ کوئی نہ کہا۔۔۔

کوئی نشانات نہیں تھے۔۔۔ چنانچہ انہوں نے چاروں طرف نشانات "خیر ہاؤ۔۔۔ کیا بات ذہن میں آئی ہے۔۔۔ ہم سن لیتے ہیں۔"

قاروق نے منہ بیٹایا۔

"ویکھا انکل آپ نے کئے کا انداز ایسا ہے۔ جیسے بات مدار کا کوئی تعلق ضور ہے۔ لہذا تمیں اس گھر کا اندر سے جائزہ کریں جو پر احسان کریں گے۔"

"ویکھا نہیں۔ مٹا ہے۔ ہاں قاروق بھی بات ہے۔" پردہ "تو آؤ۔" لے لیتے ہیں۔ "ہمارا کیا جاتا ہے؟" بولے

"جی بہت بہتر۔" قاروق نے قورا کہا۔

"یا جی بہت بہتر؟" اسون نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کہ بھری بات ہے۔" قاروق مسکرا لیا۔

"فرزاد کے ذہن میں جو بات آئی ہے۔ وہ کیسی ذہن۔" "سید ہے سادے چور ہمارے نے مسئلہ بن گئے۔ کمال ہے۔"

گول ش ہو چاہئے۔ اس لئے۔ مہمان فرمایا کہ پسے اس کی بات تجربت ہے۔" "ان لوگوں میں بھی عقل تو ہوتی ہے۔ ہم بلاوجہ انہیں عقل لیو۔" خان رحمان نے گھبرا کر کہا۔

"باقیل ٹھیک۔" ہاں فرزاد بتا۔

"بھیں گھر کے سامنے گدھا گاڑی کھڑی کی گئی ہے۔ ہم وہیں پسلے مکان پر چلتے ہیں۔ ایجاد کا انفار کرتے ہیں اور ان لوگوں نے گدھا گاڑی کا اعلان کر اس کا اندر سے بغور جائزہ نہیں لیا۔ آخر ان لوگوں میں اپنی ناکامی کا اعلان کر اس گھر کے ساتھ کیوں ہاندھی۔" وہ تو کسی درخت کے ساتھ بھی ہاندھ دیتے ہیں۔"

"چھی بات ہے۔" لیکن میں ایک آخری نظر اور ڈال لوں۔" "چھی بات ہے۔" لیکن میں ایک آخری نظر اور ڈال لوں۔"

فرزاد نے کہا۔

"اس گھر سے اپنا تعلق مثبت کرنے کے لئے۔"

"لیکن گوں۔" اتنیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسی "ضور ڈال لو۔" لیکن وہ آخری نظر واقعی آخری ہوئی کیا پہنچتا کہ ہم یہاں تک آئیں گے۔ بھی نہیں! اس گھر سے ہٹا بیے۔" محمود نے منہ بنا۔ "کوشش کروں گی۔" فرزاد مسکرا لی۔

اب وہ ان سے الگ کوشش میں مصروف ہو گئی۔ کہاں "اس کا مطلب ہے۔ یہ = خانے کا دروازہ ہے۔ اور چور = دیواروں کو اس نے نھوک بجا کر دیکھا۔ فرش کو بھی چیک کیا۔ لیکن میں ہیں"۔ محمود نے پرخوش انداز میں کہا۔ جگہ دیوار کی آواز کھوکھلی سی محسوس ہوئی۔ اور خور سے دیکھنے پر سوائیا کام جاسکتا ہے۔" سکرداری اور اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آئی۔ من لکا ہوا احتلال۔ "بن۔ کری آخري کوشش"۔

"ہم اکری"۔ وہ بولی۔

"تو پرچیں"۔ محمود نے کہا۔

"نسیں! آخري کوشش کا تجربہ تو پسلے معلوم کرو"۔

"ہمیں۔ تو کیا اس کوشش کا تجربہ بھی نکالا پے کوئی"۔

"اللہ کی مریانی سے۔ ایک دیوار کھوکھلی ہے"۔

"بھیج بھی وکھاؤ"۔

"آئیے میرے ساتھ"۔

وہ انسیں اس کمرے میں لے آئی۔

"زرا اس جگہ پر تھک تھک کرنا محمود"۔

محمود نے اٹکی کے ذریعے تھک تھک کیا۔ آواز کھوکھلی تھی۔

"اوہ۔ واقعی آواز کھوکھلی ہے"۔

"اب اس جگہ کو خور سے دکھو۔ پورا دروازہ دیوار میں صاف نظر آئے گا"۔ یہ دیکھو پاریک سی لکیر۔

"قاروئ! زرا تاریخ رہا"۔ محمود نے کہا۔

"تاریخ کی مد ہے۔ نیچے کا جائزہ لیا گیا۔ دہاں کوئی نہیں تھا۔ فرزان نے خان کی مد سے زرا سائز نہ لگایا۔ دروازہ کھل لیا۔ اور انسیں سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں"۔ "کمل ہے۔ حیرت ہے۔ اس قدر آسان راستا اور ہمیں نظر میں آیا تھا۔" قاروئ دھک سے رہ گیا۔ "یہ لوگ سادہ ضرور ہیں۔ لیکن عقل سے پیدل ہرگز نہیں ہیں۔ جب کہ ہم لوگ سادہ کا مطلب عقل سے پیدل خیالی کر بیٹھتے ہیں"۔

"تم لوگ اور آ جاؤ۔ ہم نے = خانے کا دروازہ کھول لیا۔ اگر اب تم اور نہیں آؤ گے تو ہم نیچے قاریک کر دیں گے۔ کیا بچکے؟"

نیچے سے کوئی جواب نہ ملا۔ انسیوں نے پھر یہ الفاظ دہراتے "ایسا لگتا ہے۔ جیسے نیچے کوئی نہیں ہے"۔ خان رحمان

"اب اس جگہ کو خور سے دکھو۔ پورا دروازہ دیوار میں صاف نظر آئے گا"۔ یہ دیکھو پاریک سی لکیر۔

"تاریخ! زرا تاریخ رہا"۔ محمود نے کہا۔

"تاریخ کی مد ہے۔ نیچے کا جائزہ لیا گیا۔ دہاں کوئی نہیں تھا۔

آخرہ یخے اتر گئے = غائب کا فرش کا تھا۔ اور اس پر تازہ قدم نہیں آتا تھا۔ باہر نکل کر انہوں نے قدموں کا جائزہ لیا۔ نشانات نظر کے نشانات صاف نظر آ رہے تھے۔ لیکن دہاں تھا کوئی نہیں۔ اور آ رہے تھے۔ وہ ان کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اور پھر ان کے ان کی چیزوں میں سے کوئی چیز دہاں موجود تھی۔ قدم رک گئے۔ ان کی آنکھوں میں حرمت دوڑ گئی۔

"اب یہاں سے وہ کہاں چلتے ہیں۔" پروفیسر داؤڈ بوكھلا۔ ان کے سامان کے غالی بیک ایک درخت کے پیچے پڑے تھے۔

اصل سامان غائب تھا۔

"جب ان لوگوں نے دیکھا کہ ہم یہاں تک آ گئے ہیں تو۔" "یہ لوگ تو ہمیں جھکتے پہ بھٹکادے رہے ہیں بھی۔ اب اس یہاں سے بھی نکل گئے۔ ورنہ جب ہم اس مکان کے آس پاس گئے جگد سے وہ یقیناً سرپر جید رکھ کر بھاگے ہوں گے۔ اور اس جگل میں پھر رہے تھے۔ اس وقت تک وہ ہمیں چھپے ہوئے تھے۔ ان کا خدا ان کے لئے بہت جگد ہے۔ وہ کہیں بھی چھپ سکتے ہیں۔ جب کہ سی تھا کہ ہم نکل آ کر واپس چلتے جائیں گے۔ اور ہم نے یہی فیض ہم یہاں نہیں۔ بلکہ جائیں گے۔ ان کا چھپ چھپ دیکھا بھالا کیا تھا۔ لیکن پھر ہم یہاں آ گئے۔ اس = غائب کے دروازے سے ہے۔ لہلا آؤ۔ اب واپس ہی چلیں۔ کہیں اس جگل میں ان لوگوں کی کہیں گیر لیا تو اور مشکل ہو جائے گی۔" فرزان نے خوف زدہ ہو کر کہے۔

"کیا وہ اس قابل بھی ہیں کہ ہم پر حملہ کر سکیں۔"

"ہاں! اس جگل میں وہ اس قابل ہیں۔"

"او کے۔ چلو واپس ہی چلتے ہیں۔ لیکن یہ دیکھ لو۔" لیباں اہارا خوب مذاق اڑاکیں گے۔" قادر ٹنے منہ بیایا۔

"مذاق ٹانے کا ان کا حق بھی ہے۔" محمود مکرایہ۔

وہ واپس مڑے۔ لیکن ابھی چند قدم عی پڑھنے ہوں گے۔ کہ جھانیاں رکھی تھیں۔ ان جھانیاں کی وجہ سے باہر نکل آئے۔ یہاں

پرانے کپڑوں کا ذہیرا نظر پڑا۔ پسلے انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ اب جو اس ذہیر کو ہٹالیا تو ایک راستا اور نظر آیا۔ راستے کے دوسری طرف کھلا آسمان نظر آ رہا تھا۔ وہ باہر نکل آئے۔ یہاں اہانک فائرنگ کی آواز گونج اٹھی۔ وہ فوراً لوت لگا گئے۔ اور درختوں

"لیکن کیسے۔ سوال تو یہ ہے؟"

"یہ دیکھنا ہو گا۔"

کی اوت میں ہو گئے۔

"ویکھا۔ تم کہ رہے تھے کہ وہ اس قاتل بھی ہیں کہ ہم پر حملہ ہے۔" کر سکیں۔" فرزانہ نے کہا۔

"ہوں گناہ تو ایسا ہی ہے..... لیکن پھر بھی ذرا بخال رہے

"ویکھا۔ تم کہ رہے تھے کہ وہ اس قاتل بھی ہیں کہ ہم پر حملہ ہے۔"

"ہوشی وہ درختوں کی اوت سے لٹکے..... ان پر پھر قاتر گک کی

"اُت مالک۔ یہ یہ ہمارے ساتھ آخر کیا ہو رہا ہے۔" اُت۔" وہ زدائر کرتے ٹلتے گئے۔

○☆○

اس معاملے کو جس قدر سیدھا خیال کر رہے ہیں۔ یہ اسی قدر غیر معلوم

محسوں ہو رہا ہے۔" خان رحمان نے پوچھا۔ ہونے انداز میں کہا۔

"غیر ساوفے کیا مطلب؟"

"یعنی پے چیندے پس فل۔"

"پسلے ان حملہ آوروں سے تو بہت لخت۔ باشیں تو بعد میں بھی،"

سکتی ہیں۔" پروفیسر بولے۔

"اوکے۔"

جواب میں انہوں نے بھی پستول نکال لیے۔ اور جس سمت

سے گولیاں آئیں۔ انداز سے سے اس طرف قاتر گک کر ڈالیں۔

اس طرح وہ گولیوں کی سمجھ سمت معلوم کرنا چاہئے تھے۔ لیکن یہ دیکھ

کر ان کی حرمت یہ گی کہ ان کی قاتر گک کا جواب نہ دیا گیا۔ خاموشی

چھائی رہی۔ چند منٹ کے انتظار کے بعد انہوں نے پھر چند قاتر کئے۔

لیکن اس طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"حسن! میرا خیال ہے۔ وہ قاتر کر کے نکل گئے ہیں۔ تو

آگے چلیں۔" خان رحمان بولے۔

## شکار

گرا لیا ہے.... ہم نے انسیں گرا لیا ہے۔۔۔ ایک آواز گونج۔۔۔  
”بہت خوب! آج کا یہ شکار یاد رہے گا۔۔۔ کافی مشکل ثابت  
ہوئے۔۔۔ آج تک ہمیں اس قدر مخلقات بھی چیز نہیں آئی۔۔۔  
ایک اور آواز گونج۔۔۔

”لیکن استاد۔۔۔ جب تک ان کی لاشوں کو دیکھ نہ لین۔۔۔ کیا کہ  
ٹدید زخمی تھے۔۔۔ تاہم ہوش میں تھے۔۔۔  
”ہم نہ صرف ان کی لاشوں کو دیکھیں گے۔۔۔ بلکہ گھیٹ کر  
ساتھ بھی لے جائیں گے۔۔۔ ورنہ پاس کو کیسے یقین آئے گا۔۔۔ کہ ہم  
انہوں نے کوئی ہواب نہ دیا۔۔۔  
”آج بھی کامیاب رہے ہیں۔۔۔“ اُو کے۔۔۔

”من کو کھوئا ہو گا۔۔۔ ورنہ ہم تم دونوں کی کھوپڑیوں میں ایک  
اُنکے روشن دان بنا دیں گے۔۔۔ تاکہ ہوا کی آمد و رفت کے کام آئے۔۔۔“  
”اوہ پھر دوڑتے قدموں کی آواز گونج اٹھی۔۔۔ ان کے گرد جلدی  
وہ سب جمع ہو گئے۔۔۔ کن الکھیوں سے انہوں نے دیکھا کہ وہ دس کے  
کی نال کی طرف سے پکڑ کر اس کا دست ایک کے سر پر تھن چار بجا یا۔۔۔  
”یہ۔۔۔ یہ تم کیا کر رہے ہو؟“ ”ان میں حرکت کے آثار نہیں ہیں استاد۔۔۔ ایک آواز ابھری۔۔۔

”انسیں پٹھو۔۔۔ استاد کو آواز ابھری۔۔۔ یہ ہانا خان کی آواز تھی۔۔۔  
پھر بونجی وہ ان کے نزویک آئے۔۔۔ انہوں نے فائزگنگ کروی۔۔۔  
اپ جملہ آور تراویر گئے۔۔۔ کچھ دور لڑک گئے۔۔۔ چند دہیں گر کر  
ترپے گئے۔۔۔ اتنی دیر میں جملہ اور غائب ہو چکے تھے۔۔۔

”و دوڑ کر ورختوں کے دوسری طرف پہنچے۔۔۔ لیکن اب وہاں کوئی

نہیں تھا۔۔۔ جملہ اور کھیتوں میں تھیں گے تھے۔۔۔ اور اب انسیں عاش  
کرنا اپنی موت کو خود آواز دیتا تھا۔۔۔ لہذا وہ دہیں سے واپس پلت  
اکے۔۔۔ پور فیسر داؤد ان زخمیوں کے سروں پر کمرے نظر آئے۔۔۔ ان  
کے ہاتھ میں بھی پستول تھا۔۔۔

"تمہارا سر بجا رہا ہوں۔"

"تم کرنے میں پلے ہی زخمی ہوں۔"

"اب بھی تو بولے ہو۔ پس کیوں چپ سادھی تھی۔"

"لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ ہم اس گروہ کو ختم کر کے یہ سب کیا ہے؟"

"ہمارا چوروں کا ایک گروہ ہے۔ استاد ہمارا سرخہ ہے۔"

"لیکن استاد تو کسی پاس کا ذکر بھی کر رہا تھا؟"

"ہاں! اس گروہ کا اصل سرفراز پاس ہے۔ لیکن پاس کا ختم ہے۔"

صرف استاد سے ہے۔ ہم نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ ہمارا تو "بن! یہ اللہ کی محبویٰ ہے۔ اب تم اپنے ساتھیوں کا پتا

صرف استاد سے ہے۔ استاد ہم سے کام لیتا ہے۔ ہم اسی لڑائی میں سے بھاگ کر وہ لوگ کہاں گئے ہوں گے۔"

گاؤں میں رہتے ہیں۔ ان کے نازر آتار لیتے ہیں۔ پھر سالانہ بھی۔ "اپنے گروہوں میں اور کہاں یا نہیں گے۔"

اڑتے ہیں۔ اور اگر کوئی ہمارا تعاقب کرے تو پھر اسے ختم کر۔ "تمیک ہے۔ تم ہمیں ان گروہوں تک لے جاؤ گے۔"

"پسلے ہماری مرہنم پی کی جائے۔" "بنیا یہ تمہارا روز کا کام ہے؟"

"ہمیں نہیں۔ لیکن کریں کیے۔ سوال تو یہ ہے۔ ہمارا سارا

"ہاں! اس سڑک پر اتنی ٹریکٹ نہیں ہے۔ اس نے ہمیں اس سالانہ تو تم لوگ لے اڑے۔"

مشکل پیش نہیں آئی۔ لئے والے اگر چہ ٹھاپ ہمایاں سے۔ "مرہنم پی کا سالانہ ہم جیسی دیسی کے۔ ٹکرمدھ ہونے کی

بلاجت ہیں تو ہم بھی کچھ نہیں کرتے۔ ورنہ ان سے کمرا جاتے ہیں اس ضرورت نہیں۔ تمہارا سالانہ بھی جیسی دیسی مل جائے گا۔" ایک

اسے لوگوں کو ہم زندہ نہیں چھوڑتے۔"

"اوہ یہ غلطہ دھنہ تم کب سے کرو ہے ہو۔ آج تک "وہ کیسے؟"

اخبارات میں کیوں کچھ تم لوگوں کے خلاف شائع نہیں ہوا۔"

"جب

ہم ان سب کے گروہ تک اپ کو لے جائیں گے تو

آپ لوگوں کا سلام بھی کسی گھر میں ہو گا۔

"اس کا مطلب ہے۔ سلام بعد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔"

"ہاں وہ ہم کسی بھی وقت تقسیم کر لیتے ہیں۔ پلا مرط

ان لوگوں سے نجات حاصل کر، ہوتا ہے۔ جنہیں لوٹا جاتا ہے۔"

"تب پھر پلے ہم اس گھر میں چلے گے۔ جس میں بانگان-

ہمیں نہ رکھتا۔"

"مگر؟ اب وہاں جانے کی کیا ضرورت؟"

"ہمارے ایک ساتھی شرگے ہیں۔ نائز اور دوسرا سلام لے

کے لئے، جب وہ لوٹ آئیں گے۔ جب ہم چلیں گے۔"

"لیکن اس وقت تک ہمارے زخموں سے خون رستارہ ہے گا۔"

"اس کا کچھ نہ کچھ کریں گے۔ ہماری زخموں میں کچھ دن

ضورت کی چیز ہوتی ہیں۔"

"لوگے۔ وہ بولے۔"

وہ اس مکان میں آگئے۔ انپلک جشید ابھی نہیں لوٹتے تھے۔

انہوں نے ان کے زخموں کی عارضی مرہم پنی کر دی۔ آخر خدا غادا

کے انپلک جشید کی والی ہوئی۔ اب وہ خان رحمان کی دوسری گاڑی

میں آئے تھے۔ مکان میں ان کے ساتھ چوروں کو دیکھ کر وہ مکارا

بیسے۔

"میرا بھی خیال تھا کہ تم ان لوگوں کو پکڑاؤ گے۔ اگرچہ ان

لوگوں کو پکڑنا کوئی آسان کام نہیں ہو گا۔"

"آپ کا یہ اندازہ بھی بالکل درست تھا ایجاداں۔۔۔ یہ لوگ کوئی

دستی بھی نہیں ہیں۔۔۔ ماذ، ان لوگوں کا ایک گروہ ہے۔۔۔ لیکن

واردات و باریوں کے اندازہ میں کرتا ہے۔۔۔ تاکہ کسی کو ان پر ٹکٹ نہ

ہو اور لوگ بھی یہی خیال کریں کہ چند دستی بھی لوگ انسیں الوینا گئے۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔۔۔ اور ایک خیال اور ظاہر کر دوں۔۔۔ وہ

ٹکڑا فیسے۔"

"بھی ضروری۔۔۔ کیوں نہیں۔"

"بانا خان ہی ان کا سرفراز ہے۔"

"اوہ! تو آپ نے یہ اندازہ بھی لگایا ہے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ حرمت

ہے۔۔۔ لیکن انہوں ہے۔۔۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ یہ انہوں کہاں سے نکل پڑا۔۔۔ وہ چونک

انھے۔

"اس انہوں میں بس بھی بات بری ہے۔۔۔ جب دیکھو۔۔۔ جہاں

دیکھو۔۔۔ موقع ہے موقع، محل ہے محل نہک پڑتا ہے۔۔۔ ہے کوئی

نہک؟" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"نہیں۔۔۔ نہک نہیں ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ بات بھی تو ہتاونا۔"

"بانا خان بے نہک ان کا سرفراز ہے۔۔۔ لیکن اس کے اوپر بھی

ایک عدد بس صاحب ہیں۔۔۔ یہ سب لوگ اس بس کو بالکل نہیں

"افسوس! تم نہیں ان کے گھروں تک نہیں پہنچا سکیں گے۔  
لیکن سرکاری گھر تک پہنچانیں گے۔"

"ان کے باقی ساتھی اس وقت اپنے گھروں میں بے گھری۔ "حد ہو گئی۔ بات کہاں کی کہاں پہنچ گئی۔" - غان رحمان جبلہ  
مزے لے رہے ہیں.... جب کہ مارے گلر کے ان کا برا حال ہے۔" -  
"بس کریں جناب۔ وہ رہا۔ شام کا گھر۔" ایک چور نے  
قاروق سکرایا۔

"توبہ ہے تم سے، کوئی بات تو سیدھی طرح کر لیا کرو۔" گھر تک کر کما۔  
"شاموں کیا وہ ہندو ہے؟" اپکلڑ جشید نے جران ہو کر کہا۔  
لے جانا کر کما۔

"اس کا مطلب ہے.... ہمیں ان کے ساتھ ان کے گھروں تک۔" یہ آپ نے کہے جان لیا؟" چور جران ہو کر بولا۔  
"یہ ہم ہندوؤں کا ہوتا ہے۔ یا پھر سکھوں کا۔ مثلاً شام۔" بھی جانا ہو گا۔

"جی ہاں اسی صورت میں تو ان سب کی گرفتاری ہو سکے گی۔" شام کا۔ شام تک۔ شام سے شاموں تک ہے نا۔"

"آپ کا یہ اندازہ درست ہے۔ وہ ہندو ہے۔"

"اور تم؟" اپکلڑ جشید نے اسے گھورا۔  
وہ اسی وقت دوسری گاڑی میں روائی ہوئے۔

"راستا تاتاۓ ریجن بھئی۔ جب پلا گھر آجائے تو۔" جتا دنبا۔  
ہم اس گھر کے چور کو ساتھ لے لیں گے۔ اور آگے بڑھ جائیں گے۔ اسی طرح دوسرے چور تک پہنچیں گے۔" اپکلڑ جشید نے کہا۔  
"جی۔ اچھا۔" - ایک چور بولا۔

"اے کہتے ہیں چور کے گھر تک پہنچنا۔" قاروق فوراً بولا۔  
"جب کہ گاڑوہ شاید یہ ہے۔ چور کو اس کے گھر تک پہنچلنا۔" میں۔ وہ وہ۔" - قاروق بجل کر بولا۔

"میرا خیال ہے۔ یہ بھی ہندو ہے۔ باتا غان بھی ہندو ہے۔" -  
محمود نے فوراً کہا۔

جانتے۔ اس کا تعلق صرف باتا غان سے ہے۔"

"یہ سب کون۔ بیان تو بس لگا ہیں؟"

"ان کے باقی ساتھی اس وقت اپنے گھروں میں بے گھری۔" -

"حد ہو گئی۔ بات کہاں کی کہاں پہنچ گئی۔" - غان رحمان جبلہ  
مزے لے رہے ہیں.... جب کہ مارے گلر کے ان کا برا حال ہے۔" -  
قاروق سکرایا۔

"توبہ ہے تم سے، کوئی بات تو سیدھی طرح کر لیا کرو۔" گھر تک کر کما۔  
"شاموں کیا وہ ہندو ہے؟" اپکلڑ جشید نے جران ہو کر کہا۔  
لے جانا کر کما۔

"اس کا مطلب ہے.... ہمیں ان کے ساتھ ان کے گھروں تک۔" یہ آپ نے کہے جان لیا؟" چور جران ہو کر بولا۔  
"یہ ہم ہندوؤں کا ہوتا ہے۔ یا پھر سکھوں کا۔ مثلاً شام۔" بھی جانا ہو گا۔

"جی ہاں اسی صورت میں تو ان سب کی گرفتاری ہو سکے گی۔" شام کا۔ شام تک۔ شام سے شاموں تک ہے نا۔"

"آپ کا یہ اندازہ درست ہے۔ وہ ہندو ہے۔"

"اور تم؟" اپکلڑ جشید نے اسے گھورا۔  
وہ اسی وقت دوسری گاڑی میں روائی ہوئے۔

"راستا تاتاۓ ریجن بھئی۔ جب پلا گھر آجائے تو۔" جتا دنبا۔

ہم اس گھر کے چور کو ساتھ لے لیں گے۔ اور آگے بڑھ جائیں گے۔ اسی طرح دوسرے چور تک پہنچیں گے۔" اپکلڑ جشید نے کہا۔

"جی۔ اچھا۔" - ایک چور بولا۔

"اے کہتے ہیں چور کے گھر تک پہنچنا۔" قاروق فوراً بولا۔

"جب کہ گاڑوہ شاید یہ ہے۔ چور کو اس کے گھر تک پہنچلنا۔" میں۔ وہ وہ۔" - قاروق بجل کر بولا۔

"میرا خیال ہے۔ یہ بھی ہندو ہے۔ باتا غان بھی ہندو ہے۔" -

محمود نے فوراً کہا۔

اپکر جشید بولے۔

"تن نہیں.... نہیں" وہ چلا اٹھا۔

"خیر خوب... پلے ہم شاموں کو لے آئیں۔ محمود، فاروق تم کا میں غصہ ہو۔ خان رحمن اور پروفسر بھی۔ صرف فرزانہ میرے نا آئے گی.... ہم ابھی شاموں کو لے کر آتے ہیں۔"

"جی ہست بھر۔"

اب درتوں شاموں کے دروازے پر پہنچے، فرزانہ نے دستک دی۔ ایک نوجوان آدمی نے دروازہ کھولا۔

"کیا آپ کام شاموں ہے؟"

"ہاں ہے... تو پھر۔"

"استاد باناخان کو جانتے ہو۔ اپکر جشید بولے

"کیا مطلب؟" اس نے چوک کر کلمہ اور لگا جلدی۔

دروازہ بند کرتے۔ لیکن اپکر جشید اس سے پلے ہی اس میں بھی چکے ہیں۔

اور اپنے کمپ بنا لکھنے ہیں، اس نے فوراً ہی کوئی گاہک لگ گیا ہو گا۔

"ہمارا سماں تو اس گھر میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو انھاں

ورث پھر بعد میں جیسیں تکلیف ہو گی۔"

"تن نہیں" وہ بولتا۔

"ویکھو... تمہارے ساتھی ہمارے ساتھ گاڑی میں ہیں۔"

ہمارے قبیلے میں ہیں۔ اور اب تم بھی قبیلے میں ہو۔ یہ کہ کر انہوں

اس کی کلائی پر تور لگایا۔ اس کے بعد سے بھلی ہی جیچیں بکل گئی۔

"یہ... یہ کیا۔ میرا... میرا... میری کلائی چھوڑ دیں۔"

"پہلے سماں کی بات۔"

"وو... وو اندر ہے۔"

"ہاں! یہ کوئی نا بات۔ اندر کوئی عورت تو نہیں ہے۔"

"نہیں... میں اکیلا ہوں۔"

اوہ ناگزیر کہاں ہیں۔

کے پڑھنے کرنے آتے۔

"اور ناگزیر کہاں ہیں۔"

"ہمارے اس وقت تک نہ جانے کہاں کے کہاں بینچ پکھے ہوں

گے۔ وہ باتھے نہیں آئیں گے۔"

"کیوں نہیں آئیں گے۔ ضور آئیں گے۔"

"لیکن وہ تو اس وقت تک ٹالہوں کی منڈی میں بھی چکے ہیں۔

اور پھر کمک پا لکھنے ہیں، اس نے فوراً ہی کوئی گاہک لگ گیا ہو گا۔"

"اس کے پا چھوڑ دہم اپنے ناگزیر بھی واپس عاصل کر لیں گے۔"

اس نے کندھے اپکار دیے۔ سماں سیست اسے گاڑی میں لا لیا

گیا۔ وہ اسی طرح باقی سب چور گاڑی میں جن کرتے گئے۔ یہاں

تک کہ پلے چھوڑوں نے جایا کہ اب کوئی اور باقی نہیں رہ۔

"ویکھو... سوچ لو۔ اگر کوئی بھی قبیلے میں ہو۔"

ہمارے قبیلے میں ہیں۔ اور اب تم بھی قبیلے میں ہو۔ یہ کہ کر انہوں

"ویکھو... سوچ لو۔ اگر کوئی بھی قبیلے میں ہو۔"

میں پا چلا کہ تم نے ایک دو چوروں کے بارے میں نہیں بتایا تو تم  
بہت بڑی طرح پیش آئیں گے۔

”نہیں۔ ایک کوئی بات نہیں ہے۔“

”تب پھر... باناخان ان میں کیوں نہیں ہے۔“

”افسوس۔“ وہ بولے۔

”کیا افسوس؟“ فاروق نے من بٹایا۔

”ہم لوگوں کو باناخان کا پتا معلوم نہیں۔ اس نے اپنا پا نہ

تک نہیں بتایا۔“

”اوہ۔ اچھا۔ خوب۔ اگر یہ بات درست ہے تو ہم جسیں ہے۔“

”نہیں کہتے۔ اب ہم تم لوگوں کو بتائی پوچیں اسیں پہنچائیں گے۔“

پاناخان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔ ہاں! تم یہ بتاؤ۔ تازہ کون؟“

مارکیٹ میں گئے ہیں۔ اور گس دکان وار کے پاس گئے ہیں۔“

”راجہ بازار کے۔ شاذر ڈیلر کو دیتے ہیں ہم لوگ۔“

انہوں نے اسی وقت موبائل نکالا اور آکرام کو اس بارے میں

ہدایات دیتے ہوئے بولے۔

”شاذر ڈیلر کو گرفتار کر لو۔ اور خان رحمان کی گاؤں کے ہے۔ اس نے جلدی جلدی کمال۔“

”اوہ کے سر۔ میکن آپ کمال ہیں سر۔ کیا شادروں آپا۔“

بات کر رہے ہیں۔ پھر بھلا۔ تازہ اس مارکیٹ میں کیسے بچ گئے؟“

”ہم ابھی راستے میں ہیں۔ پھر چوروں کا ٹکار ہو گئے تھے۔“

”تی۔ کیا فرمایا۔ چوروں کا ٹکار۔“

”ہا۔ یہ اور یات ہے کہ وہ چور اب ہمارا ٹکار ہیں۔“

”اوہ۔ تب تو ٹھیک ہے۔“ آکرام بڑا۔

”انتا بھی ٹھیک نہیں۔ اس نے کہ چوروں کا استاد اور پاس

ابھی گرفتار نہیں ہو سکے۔“

”کیا اس سلسلے میں میں کسی کام آ سکتا ہوں؟“ آکرام پڑا۔

”تمہارے ذمے تو بس تازہ حاصل کرنا ہے۔“

”اوہ۔ اچھا۔ خوب۔ اگر یہ بات درست ہے تو ہم شاء اللہ یہاں موجود ہوں

گے۔“

”بھی ٹھیک ہے۔ ہم یہی چاہتے ہیں۔“

انہوں نے فون بند کر دیا۔ اب وہ پوچیں اسیں پہنچے۔ ہاں

کالاچارخان اس سب چوروں کو دیکھ کر اچھل پڑا۔

”یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ اور آپ اُنہیں اس طرح

کہو کر کیوں لائے ہیں۔ آپ نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔“

”شاذر ڈیلر کو گرفتار کر لو۔ اور خان رحمان کی گاؤں کے ہے۔ اس نے جلدی جلدی کمال۔“

”باں جناب! یہ بالکل درست بات ہے۔“ فاروق نے خوش ہو

کر کمال۔

”مگ۔ کون سی بات بالکل درست بات ہے؟“

"یہ کہ ہم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔"  
"کیا مطلب؟" وہ پوچھتا۔

"لیکن یہ بات آج کی نہیں۔ مطلب یہ کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں ہم نے آج نہیں لیا۔ یہ بہت پسلے کی بات ہے۔" فاروق نے اپنے دھنٹل کے اور ان لوگوں کو حوالات میں بند کر دیا گیا۔  
جلدی جلدی کہا۔

"سوال یہ ہے جتاب کہ آپ نے ان لوگوں کی گرفتاری کے مطلب یہ کہ تم لوگ بہت پرانے تھوڑے ہو۔"

"تھی نہیں۔ مگر ہم کو تو ہم پکڑ کر لائے ہیں۔ یہ ابھی تک" "یہاں کوئی پرچہ درج کرنے نہیں آیا۔ جن لوگوں کو یہ لوٹھے ہیں کہ یہ کہتے پڑائے ہیں۔" "وہ یہاں کے تو ہوتے نہیں۔ ایک یو نے اک رپورٹ ضرور بن کرائی۔ اور ہم نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کی کوشش بھی کی۔"

"ان کے خلاف آپ پرچہ درج کریں۔ تفصیلات میں نہ مان کامیابی نہیں ہوئی۔" "ہوں۔" انہوں نے جلدی جلدی کما اور پھر تفصیلات سنادیں۔ "ہوں۔ آپ تھیک کہتے ہیں۔" یہ بہت چالاک لوگ ہیں۔ دار حجت زدہ انداز میں مٹ کھولے متراہا۔ ان کے خاموش ہوئے۔ اوری منسوبہ بندی سے کام کرتے ہیں۔ جب کہ لئے والے اسیں عام بولا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں؟" "یہ رہا میرا کارڈ۔" انہوں نے اپنا کارڈ اس کے سامنے کر دیا۔ یہ گہرے کیونکہ وہ دوسرا گروہ ترتیب دے لے گا۔ اور جب باناخان کے انداز میں انہیں گیا۔

"اوے!" وہ نزد سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ سلاں ہوئیں آجائے تو اس کے ذریعے ہم پاس ہک پھٹکتے ہیں۔" "باکس۔ تو کیا اس کا کوئی پاس بھی ہے؟" "ہاں! ان لوگوں کا بیان ہے کہ باناخان کا ایک پاس ہے جس کو ان لوگوں نے نہیں دیکھا۔ بہرحال اب آپ کو سب سے پہلے باناخان

"آپ کام شروع کریں۔ ہمیں جانا بھی ہیں۔" انپکڑ جسیدے نے دل بیٹھا۔

"آپ تشریف رکھیں۔" وہ بولے۔  
وہ تھر تھر کا پتا پینچ گیا۔

کی گرفتاری کا بندوبست کرنا ہے۔"

"آپ غفران کریں..... میں اس کیس پر اب ڈٹ کر کام کا  
گا۔ یہ تو میں ان سے بھی اگدا اولن گا کہ بناخان کماں ملے گا۔"

"نہ نہ ان سے یہ بات ہرگز معلوم ن کجئے گا..... اسے  
انہیں بناخان کا پتا نشان معلوم نہیں ہے۔"

میں اس لئے تھا نہیں میں ایک دل دوز جی بلند ہوئی۔

○☆○

## پاگل دشمن

وہ بڑی طرح چوکے۔

"یہ..... یہ کس کی جیج تھی؟"

"ایک پاگل ملزم کی۔ وہ ہادوچ چیڑا روتا ہے۔"

"ہم اس سے ملتا چاہیں گے۔"

"آپ اپنا وقت ضائع کریں گے..... وہ پاگل پاگل چھپے۔ اور

ہذاک بھی ہے۔ لوگوں کو اس سے حفاظت رکھنے کے لئے ہی اسے  
ہاتھ میں بند کیا کیا ہے۔"

"اس کے ہادوو، ہم اس سے ملیں گے۔"

میں اس وقت پھر ویکی ہی جیج سنائی دی..... ساتھ میں کسی نے  
تواز میں کمال۔

"پھر وہ ظالمو..... چھوڑ دے۔ میں نے کسی کی کار کے ہاتھ نہیں  
لے۔"

"یہ..... یہ..... کیا..... آپ تو کہ رہے تھے..... وہ پاگل ہے۔ وہ  
ہاش مندوں بھی باش کر رہا ہے۔"

"بھی بھی یہ اس قم کے بیٹے بول دتا ہے۔" تھا نے دارالخلافہ پر  
باقی مار کر کما۔

"میں.... میرا نام راتی ہے گانہ ہے۔" اس نے کہا۔  
"کیا تایا۔ راتی ہے گانہ۔ یہ کیا نام ہوا؟"

"اصل میں میرا نام راجیل تھا۔ راجیل سے راتی رہ گیا۔  
گانہ میرا تھا۔ شاعری کا شوق ہے مجھ سے مجھ کما۔ میں ذرا نیند میں تھا۔" وہ بولا۔  
"ہاں! نزدیک آئیں ذرا۔"  
وہ سلاخوں سے آگا۔

"میں.... اپ ہم خود اسے دیکھیں گے جا کر۔"  
"میں نے کہا۔ آپ کیوں اپنا وقت شائع کرتے ہیں۔"

"ہم گھر سے سر کے لئے لٹکے ہیں۔ چھپیاں منا رہے ہیں۔  
اپ ابھی ابھی منتھتھ تھے۔"  
"میں میں.... وہ کوئی اور ہے۔ نہ چانے یہ لوگ اس کے  
لئے اوقات شائع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔ آئیے میرے ساتھ۔"

وہ اس کے پیچے چل چکے۔ یہاں تک کہ وہ خوالات۔ "جیں۔ کیا تم نے تم سے کوئی بر اسلوک کیا ہے؟" تھا نے دار  
سانتے پیچ کر رک گیا۔ اس میں ایک آدمی بند تھا۔ جو بے غلری۔ تے بھلا کر کما۔  
انداز میں لیٹا ہوا تھا۔

"یہ ہے۔ وہ شخص۔"

"یہاں ابھی تو آپ خوددار کو سے رہے تھے کہ اس کام۔" کیا مطلب۔ یہ آپ نے کیا کہا۔ میری باری تو رات کو  
لے گئی۔ اپنکر جشید نے چوک کر کما۔

"ہاں! یہی بات ہے۔"  
"خودار کو میرا حکم ملتا تو وہ اس طرف آتا۔"

"آپ کا جرم کیا ہے؟"

"میرا جرم یہ ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔"

"نہیں سو... یہ بہت بڑا جرم ہے... اس کے خلاف<sup>۱۰</sup> ای ملٹ اچھا دلوں تو یارش آجائی ہے... پانی آہان

پاس بستی ڈکھاتیں ہیں۔"

"اچھا... اور وہ ڈکلایات کیا ہیں؟"

"یہ شخص ایک مسجد کا امام ہے... بنتے کے روز ایسی تقاریب میں واقعی جرم ہوں... اور اس جرم کی سزا بھختے کے لئے تیار

ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے دشمن بننے چاہ رہے ہیں... آجکل میں تھاں تک کہ کروہ خاموش ہو گیا۔

وقت لڑتے رہتے ہیں۔"

"کیوں مولا نا... آپ کیسی تقاریر کرتے ہیں؟"

"واض، کیا بات کی... آپ نے... اسی لئے تو میں نے اسے

"جیسے دعظت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا، ملک، کیا ہے... مزاروں پر جانے کے شو قین لوگ... آخر اس کی

تھے۔ بس ویسے ہی خطبات میرے ہوتے ہیں اور یہ سراسر<sup>۱۱</sup> تھیں کرتے ہیں... اسی بنا پر میں نے اسے گرفتار کیا ہے... اور اب

کہ میری تقریروں سے لوگ ایک دوسرے کے دشمن بننے ہوتے ہیں کو اس کا داماغ درست کیا جائے گا۔"

ہیں۔ آپ گاؤں میں چاکر تحقیقات کر لیں۔ تھاتے داد کی ہے... "ایسا مطلب؟" وہ بولے۔

بالکل غلط ٹابت ہو جائے گی... اس لئے کہ میں بست مولیٰ<sup>۱۲</sup> ہی ہوں کی میان مرمت رات کو کی جاتی ہے... تاکہ اس

لوگوں کو جاتا ہوں۔ مثلاً اللہ ایک ہے... اس کا کوئی شرک یا دوسری سے پردے تک اپنے گھوٹلوں میں خوف زدہ ہو جائیں۔"

تو یہ کی پوچھا کرنا شرک ہے... مزاروں پر جانا شرک ہے۔ جو... "ست... تو آپ بھی اس کی طرف کے لگئے۔" اس نے حضرت

حیدریوں کے چکروں میں نہ آکے چرودہ ہے... جو نبی ابرہیم کا اواز میں کہا۔

اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلے اور لوگوں کو چلا کے... نہ کہ

"میں جملہ پورا نصیل کر سکتا تھا۔" اپنے جشید مکارے

مزاروں پر حاضری دینے کی تعلیم دے... اور یہ دعویٰ کرے کہ

"ایسا مطلب؟" وہ پوچھتا۔

"مطلوب یہ کہ آپ واقعی بست بڑے مجرم ہیں.... ان کی میں۔ لیکن ہماری نظرؤں میں قطعاً مجرم نہیں ہیں۔"

"لیکا... نہیں۔" تھانے دار بری طرح اچھا۔

"لیکا یہ صاحب کی باتیں کہتے ہیں.... جو انسوں نے تائی تیں۔"

"تج۔ جی ہاں بالکل.... لیکن اس کی اُنہی باتوں سے ہوتی ہے۔"

"اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے مطابق تقریر کرے۔" "لوگ اس کے خلاف گزبر کرتے ہیں.... وہ غلط ہوں گے یہ تقریر کرنے والا؟"

"لیکا سرکار۔" دور سے آواز آئی۔

"آپ۔ آپ کامبٹ بنت شکریہ۔" مولانا بولے

"وہ... لوگ۔ اس کے خلاف۔"

"ہاں ہاں۔ لوگ ان کے خلاف ہو جاتے ہیں.... لیکن ایسے ہوئے تھے۔ جب کہ آپ کو معلوم تھا۔ رات کو یہ آپ کے

ان کا قصور کیا ہے۔ یہ تو وہ باتیں بتاتے ہیں.... جو قرآن میں تحریف کیا کرنے والے ہیں۔"

"اللہ کے راستے میں ایسے وقت تو آیا ہی کرتے ہیں.... میں لیتا یا حدیث میں ہیں۔"

"اللہ اپنا رحم فرمائے۔ تھے۔ تو کیا آپ بھی وہاں ہیں؟" "والله لا ذکر کر رہا تھا..... کہ نہیں آئی۔" اس نے بتایا۔

"نہیں۔ تو کیا آپ کے خیال میں یہ مولانا وہاں ہیں؟"

"ہاں جناب بالکل.... دسماتی لوگ تو یہی کہتے ہیں۔"

"قرآن اور حدیث کے مطابق جو بات کرے.... اگر لوگ وہاں کہتے ہیں تو پھر میں ان مولانا سے پہلے وہاں ہوں۔"

"لیکا!!! تھانے دار نے چلا کر کہا۔" "میں... میں آپ کے کارنے سے اخبارات میں پڑھتا رہتا ہوں۔"

"آپ کے حق میں بختری ہے کہ فوراً اُنہیں رہا کر دیں۔ ورنہ آپ نقصان میں رہیں گے۔ کیونکہ پھر ان کا وکیل میں ہوں گا۔ ان کے کیس کی جیزوی عدالت میں کروں گا۔"

"لیکیں... کیا مطلوب کیا آپ وکیل بھی ہیں؟"

"میں وکیل پہلے ہوں۔ آپ اُنہیں رہا کر رہے ہیں یا نہیں؟"

"لیکیں ضرور۔ کیوں نہیں۔ حوالدار جوالات کا دروازہ کھوں

"اچھا ب آپ جائیں۔"

اور پھر مولانا تیز تیز قدم الحادتے چلے گے۔

"آپ تو کہ رہے ہے۔ یہ کوئی پاکل شخص ہے۔ پھر آپ نے اسے الٹا کیوں لٹکا رکھا ہے۔ پاکل پن اس طرح تو دور نہیں ہوا۔" اور بے گناہ کو پکڑ کر بند کر دیتے ہیں۔۔۔ مجرم وہ ہیں جو قرآن کرتا۔ آپ پسلے اس کو مکھولیں۔ پھر باقی باتیں ہوں گی۔" اور حدیث کی بات نہیں سن سکتے۔ آپ کو ان کی دلکشیات پر پسے "جی کیا فرمایا۔ اسے کھول دیں۔۔۔ لیکن یہ بہت خطرناک معلوم کرنا چاہیے تھا کہ مولانا جو کہتے ہیں۔۔۔ وہ قرآن اور حدیث ہے۔"

طلابیں ہی نہیں۔۔۔ اگر وہ تمام باتیں قرآن اور حدیث میں دکھانے تو پھر آپ گزیدہ کرنے والوں کو گرفتار کرتے نہ کر اسیں۔" وہ مسکراتے

"آپ کی مرثی۔" اس نے کہتے اچکا دیے۔ "آخرہ فرش پر لمبا لینا نظر آیا۔ اب وہ لمبے سامنے لے رہا "خی..... ظلطی ہو گئی۔"

"ابی آپ کی اور بھی ظلطیاں سامنے آئیں گی۔۔۔ فی الحال، تم

ظلطی بستہ ہی ہے کہ آپ ہمیں اصل آدمی کی بجائے دوسرے آدمی کے پاس لے آئے۔ خیریہ اور اچھا ہوا۔۔۔ ہم نے ایک بے گناہ اس نے کسی شخص کو کیا کیا نقصان پہنچایا ہے کہ آپ کو اسے گرفتار کر نجات دلوادی۔۔۔ درست رات کو اس پر کیا گزرتی۔۔۔ اف توبہ۔" وہ کافر کے مقابلے لانا پڑا اور اس کے خلاف مقدمہ درج کرنا پڑا۔ آپ نے اس کے خلاف جو روپورت درج کی ہے۔ وہ بھی دکھائیں۔"۔

پھر وہ تھانتے وار کوہاں سے آگے لے چلے اور آخر کار انہیں نظریں اس پاکل پر پڑیں۔۔۔ جس کی جھیلی انہوں نے سن تھیں۔۔۔ کی۔" نظریں اس پاکل پر پڑیں۔۔۔

"یہ کیا پاکل پن ہے؟" محمود بول الحادت۔"الٹا لٹکا ہوا تھا۔۔۔ اس کے مخنوں سے خون رس رہا تھا اور حوالات فرش سرخ کر رہا تھا۔۔۔

"اپ مالک! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" اپنے جوشیہ کاں کیا۔" اپنے جوشیہ کاں کیا۔" اپنے جوشیہ کاں کیا۔" اپنے جوشیہ کاں کیا۔" اپنے جوشیہ کاں کیا۔"

"کیوں سرے۔ کیا ہو؟"

اور اسے الٹا لکھ دیا۔ آخر آپ اسے الٹا لکھ کر کیا معلوم کرتا ہے۔ رکھا ہے۔ کہ لوگوں کو مقدمہ درج کئے بغیر پکالو۔ اور انہیں الٹا لکھ ہیں۔

”لکھ... کچھ نہیں۔ اس کا دماغ درست کرنا چاہیے تھے۔“

”آپ انہی سے بات کریں۔“

”انہیں آپ خود بلا لیں۔ میرے پاس اتنے اختیارات ہیں کہ میں آپ کو احکامات دے سکوں اور ان پر عمل کر سکوں۔ اور حکم کی قبیل تھ کرنے کی صورت میں آپ کو اسی حوالات میں بند کر سکوں۔ جس میں آپ نے انہیں بند کیا ہے۔“

”اگر آپ کے پاس اتنے اختیارات ہیں تو ان کا استعمال شروع کریں۔ حاکم۔ تم ذی اہل پی صاحب کو فون کرو۔“

”اوے سر۔ ابھی لجھے۔ ایک ماہ تھے فوراً کمل۔“

”آپ ضرور تھے چاہیں بلا کسی۔ کوئی اعتراض نہیں۔ آج لادہ کا لادہ اور پانی کا پانی ہو کر رہے گا۔“

”لادہ۔ دو دو دو۔“ پوچھ رکھا کائے۔

”لکھ۔ کیوں۔ آپ کو کیا ہوا؟“ قادرق لے یو ہکلا کر کہا۔

”میرے لمحے۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔“

”ابھی آپ کے لئے کھانے کا انتقام ہو جائے گے۔ ذرا پسلے ذی اہل پی صاحب کو آئیں دیجھے۔“

”میں آپ کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہوں۔“

”لمحک ہے۔ اتنی دیر تو خیر میں نہر جاؤں گا۔“ وہ سکرا

اور اسے الٹا لکھ دیا۔ آخر آپ اسے الٹا لکھ کر کیا معلوم کرتا ہے۔ رکھا ہے۔ کہ لوگوں کو مقدمہ درج کئے بغیر پکالو۔ اور انہیں الٹا لکھ ہیں۔

”اگر اس کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں کا بھینا حرام نہ ہو۔“

”کاؤں یہاں سے کتنی دور ہے؟“

”تین کلو میٹر۔“ اس نے کہا۔

”اپنی جیپ میں گاؤں جائیں۔ محمود تم ان کے ساتھ جو جو گاؤں کے پڑ آؤں اپنی مریضی کے نہ کہ ان کی مریضی کے ساتھ آئیں۔“

”میں سمجھ گیا ایجاداں۔“ محمود سکرایا۔

”آپ کیا کرنا چاہیے ہیں؟“ تمہانے دار ہکلایا۔

”اب آپ کچھ نہیں پوچھیں گے۔ تھوڑیں گے۔ بس جا رہا ہے۔ صرف وہ کریں گے۔“

”تھی نہیں۔“ وہ سر لجھے میں بولا۔

”کیا مطلب۔ تھی نہیں؟“

”ہاں! تھی نہیں۔“ اس نے ایک دفعہ پھر کہا۔

”کیا کہنا چاہیے ہیں؟“

”میں آپ کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہوں۔“

”لمحک ہے۔ اتنی دیر تو خیر میں نہر جاؤں گا۔“ وہ سکرا

۔۔۔

اور پھر وہاں ڈی ائیس پی صاحب آگئے۔ اپنیں جب یہ ہے۔ ہے۔ ہے۔ بولے  
تھائی کی کہ وہ کون لوگ ہیں تو بت گرم جو شی سے ان سے ٹلے۔

وہ آدمی نزدیک لائے گئے۔ اسکے جو شی نے اپنیں بخوبی دکھا

محلہ ان کے سامنے رکھا۔

"یہ تم نے کیا قیراقتوںی حرکت کی؟" ڈی ائیس پی نے فراکر کہ

"میرے میں نے میں نے۔" وہ کانپ گیا۔

"آپ لوگ اس شخص کو پہچانتے ہیں۔ بغیر کسی خوف کے تپ

ہر بات تائیں گے۔ یہ دیکھئے۔ یہاں قابلے دار صاحب کے ڈی ائیس

چلا کر بولے۔

"اب جو یہ کہ رہے ہیں۔ وہ کہو۔"

"بہت بہتر"۔ اس نے فوراً کہا۔

"تو پھر جائیجے۔ گاؤں سے دس آدمی لے آگئے۔ لیکن

مرضی کے آدمی۔"

محمود اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہ سب بیندھ گئے۔ قزاد اور

قاروق رُخی آدمی کے لئے جو کچھ کر سکتے تھے۔ کرنے لگے۔ آغوش

اور تحملے دار دس دعائیوں کے ساتھ ہواں آگئے۔

"یہ ہماری مرضی کے آدمی ہیں ہا۔"

"جی ہاں! جن لوگوں کو تحملے دار صاحب لانا چاہیجے تھے۔"

اپنیں نہیں لایا۔۔۔ بلکہ اپنے گرد جمع ہونے والوں میں سے میں نے

آدمی پہنچے ہیں۔"

"اور تم نے بہت اچھا کیا۔ ان دس کو اس رُخی سک لے

۔۔۔ بولے۔

وہ آدمی نزدیک لائے گئے۔ اسکے جو شی نے اپنیں بخوبی دکھا

محلہ ان کے سامنے رکھا۔

"یہ تم نے کیا قیراقتوںی حرکت کی؟" ڈی ائیس پی نے فراکر کہ

"میرے میں نے میں نے۔" وہ کانپ گیا۔

"آپ لوگ اس شخص کو پہچانتے ہیں۔ بغیر کسی خوف کے تپ

ہر بات تائیں گے۔ یہ دیکھئے۔ یہاں قابلے دار صاحب کے ڈی ائیس

چلا کر بولے۔

"اب جو یہ کہ رہے ہیں۔ وہ کہو۔"

"بہت بہتر"۔ اس نے فوراً کہا۔

"تو پھر جائیجے۔ گاؤں سے دس آدمی لے آگئے۔ لیکن

مرضی کے آدمی۔"

محمود اس کے ساتھ چلا گیا۔ وہ سب بیندھ گئے۔ قزاد اور

قاروق رُخی آدمی کے لئے جو کچھ کر سکتے تھے۔ کرنے لگے۔ آغوش

اور تحملے دار دس دعائیوں کے ساتھ ہواں آگئے۔

"یہ ہماری مرضی کے آدمی ہیں ہا۔"

"جی ہاں! جن لوگوں کو تحملے دار صاحب لانا چاہیجے تھے۔"

اپنیں نہیں لایا۔۔۔ بلکہ اپنے گرد جمع ہونے والوں میں سے میں نے

آدمی پہنچے ہیں۔"

## آخری سیر

چند لمحے تک وہ ان کی طرف نکلتے رہے۔ پھر بڑے۔

”آپ نے کیا کہا۔ پاگل نہیں ہے؟“

”می نہیں۔ بالکل نہیں۔“

”تب پھر۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ پولیس نے اے۔ کیون کرقار کیا ہے؟“

”پولیس کا خیال ہے کہ یہ شخص چور ہے۔ شر سے آئے در دن۔ اس لئے کہ یہ صرف چوری کا کیس ہے۔ جرم کا اقرار کر کے کاروں کے ہاتھ پچھر کر دتا ہے۔ پھر ساتھ ہی جگل میں واقع ایک مانگل اسے پھانسی کی سزا دے ہو جاتی۔“

”میں سمجھ رہا ہوں۔ اس شخص کو بادوج گرفتار کیا گیا ہے۔ میں اُسیں بخادرتا ہے۔ پچھر گلوانے کے بدلے۔ اور گاڑی کے چاروں ہاتھے کر فرار ہو جاتا ہے۔ اس حسم کی کمی وارد اتنی ہو جگل مانگل پری کے لئے۔ تاکہ اور سے اگر پوچھ لیا جائے کہ نائوں کے کیس میں کیا کیا گیا ہے تو یہ جاتا تکمیل کر ایک بھرم گرفتار ہو چکا ہے۔“

”ہوں۔ بالکل صحیح سر۔“

”پولیس کو اس پر تک کس طرح ہوا۔“

”اس کے گھر سے ایک ٹائز کیا تھا۔“

”کیوں۔ آپ کے گھر سے ٹائز کیا تھا؟“

”مجھے قطعاً معلوم نہیں کہ کہ وہ ٹائز میرے گھر میں کیے گئے۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔“

”اوہ اچھا۔“ انہوں نے سمجھ جائے والے انداز میں کہا پھر ڈی ڈی  
لہن پلی کی طرف مڑے۔  
”غور کیجئے سر۔۔۔ اگر یہ شخص یہ کام کرتا ہے تو اپنے گھر میں ہاتھ  
کیل رکھنے لگا۔۔۔ وہ بھی ایک ٹائز۔“

”ہاں! یہ بات قاتل غور ہے۔“ انہوں نے کہا۔

”اب ہم نہیں ہیں۔۔۔ ہم پر کیا ہی تھی۔“

یہ کہ کر انہوں نے اپنی کہانی سنادی۔۔۔ پھر بڑے۔

”اب آپ ہتا ہیں۔۔۔ اس گروہ سے اس شخص کا کیا تعلق ہو  
تاکہ۔۔۔ اگر یہ اس کام میں شریک ہوتا تو اٹا لکھنے پر ضرور اگل

کیوں کرقار کیا ہے؟“

”پولیس کا خیال ہے کہ یہ شخص چور ہے۔ شر سے آئے در دن۔ اس لئے کہ یہ صرف چوری کا کیس ہے۔ جرم کا اقرار کر کے

کاروں کے ہاتھ پچھر کر دتا ہے۔ پھر ساتھ ہی جگل میں واقع ایک مانگل

کے بدلے اسے پھانسی کی سزا دے ہو جاتا ہے۔ اس حسم کی کمی وارد اتنی ہو جگل مانگل

کرنا ہو گی۔۔۔ ورنہ آپ کو مغلبل کر دیا جائے گا۔“

"یہ بات جیسیں پسلے سوچن چاہیے تھی۔ ملک جیسیں پسلے کیا کام کیا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو خود ہی راتی ہے گذ  
ے احساں ہوتا چاہیے تھا کہ تمہارے چھوٹے چھوٹے پیچے ہیں" می خاف کارروائی کرتا تو میرے جانے کے بعد ڈیں پی صاحب  
ایں پی بوئے۔

"میں تو اپ اجازت دیں جائپ۔ اب اس معاملے کی اہل جانے گا کہ وہ اس سلسلے میں کچھ کرتے ہیں یا نہیں"۔  
میں آپ خود کر لے جائیں گا۔" میں خوب جیشی۔ تم آخر تم ہو۔" خان رحمان نے خوش ہو

"بہت اچھا۔ مگر نہ کریں۔ اب اس معاملے کو میں انہوں نکل  
کچھ اپاؤں گا۔"

"یہ کیا کہا بھائی۔ میں آخر میں ہوں۔"

"چھی بات ہے۔ آؤ بھائی چلیں۔"

"خیر خیر۔ جو گئی میں آئے کہو۔ میں کوئی فکلت نہیں کروں  
وہ پولیس اشیش سے لکل آئے۔ جب گاڑی چل پڑی؛ اُنکا دھمک رائے  
وقت محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کیا لیا جان؟"

"بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر استاد گرفتار ہو جاتا تو اس کے

"لگیا بات ہے؟" وہ بوئے۔

"آپ نے معاملہ ڈی ایں پی صاحب کے پرداز کر دیا۔ اور کہتے کہ یہ کیس ختم ہو گیا۔"

ڈی ایں پی صاحب خود بھی اس معاملے میں شریک ہوں تھے؟" ایک کھنچے بعد وہ پھر پولیس اشیش کے سامنے بیٹھ گئے۔

"میں معلوم کرنے کے لئے معاملہ ان کے پرداز کیا ہے؟" وہاں پر حالات جوں کے توں موجود تھے۔ ایک کاشتیل دہوازے  
میں موجود تھا۔ جو نہیں اس نے اپنی دیکھا۔ وہ لگا اندر کی طرف  
بوئے۔

"کیا مطلب؟" وہ سب چوکے۔

"ہم جا نہیں رہے۔ کچھ دور جا کر پلٹ آئیں گے۔ الگا ہوا۔"

ویکیس گے کہ ڈی ایں پی صاحب نے تھانے دار راہی ہے گذ۔ "ایک منٹ جاتا! اندر جانے سے پسلے ہماری بات ختنے

جاںیں۔ اسپلکر جشید کی سڑ آواز گوئی۔

”تھی... تھی فرمائیے۔“ دوچھوں گل کر رک گیا۔

”آپ زرا ادھر آ کر بات سن لیں۔“

”تھی۔ تھی فرمائیے۔“ اب وہ بجورہ ہو گیا۔ ان کی طرف اپنے پستول میرے

”اندر آپ ہمارے ساتھ جائیں گے۔ ہم سے پہلے نہیں۔“ بہت خوب! یہ لیں پستول۔ اسپلکر جشید نے اپنا پستول اس کی

آپلکر جشید کی آواز سرد تھی۔“ وہ سرم گیا۔

اب وہ اندر کی طرف پڑھے۔ تھاتے داری طرح اپنی کار اپنال دیا۔ اس نے فوراً پستول درج کیا اور ان کی طرف تاں

بیٹھا نظر آیا۔ اس کے سامنے والی کرسی پر ڈی انس پلی صاحب تھے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟“

”تم لوگوں کی موت کا۔ کیونکہ اس کے بغیر تو ہم یہاں من مانی جاؤں گو۔“ جاؤروں کی طرح مختہ رہے تھے، قدموں کی آوازیں کر سکتے۔“

جب وہ ان کی طرف ہٹے۔ تو ان کے پہلے من درک گئے۔ بلکہ کامی کر سکتے۔“ اب یہی بات ہے۔ لیکن اتنا تو تھا دیں۔“ کہ استاد کمال ہے۔

کھلے رہ گئے۔ اور آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

”راہیں ہے گانہ کا جنم تو ثابت تھا۔ ہم لگی وکھنا چاہتے تھے۔“ لیکن کون ہے؟“

”اس معاملے سے ہمارا ایک فائدہ بھی تعلق نہیں۔ یہ لوگ اپ کس حد تک اس کے ساتھ شامل ہیں۔“ لہذا آپ بھی اس کے ساتھ نہیں آئے۔ لہذا ہم تو بیس شہے میں پکڑ لیتے تھے

حوالات کا من خ کریں گے۔“ یہ کہ کر اسپلکر جشید نے جیب سے پستول کی اٹاری کی۔ اس کی مرمت کرتے تھے۔ اس کے رشتے دار پیسے دے کر

ٹکال لیا۔

”لیکا کرتے ہیں جتاب۔ آپ بہت بڑی بھول میں ہیں۔“ اڑاکر لے جاتے تھے۔ اور اس طرح ہم اپنی کارروائی وال دینے

لیں پلی فریلا۔

”وہ کیسے؟“

”لیکن ہم نے بھی تو آخر اپنیں پکڑا ہے۔“

”سرخو اور اس کے نائب کو کب پکڑا ہے۔“

”وہ فرار ہو گئے ہیں۔ اب شاید ان سے ملاقات شادر“

”میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے بھلا۔“  
”تو راتی ہے گاہ کے ساتھ آپ بھی اس کے جراحت میں برایہ  
گرفتار کریں گے۔“ اپنکو جشید بولے۔

”بیاس تو کو آپ نے دیکھا ہی نہیں۔“ تھانے دار پہاڑ۔

”تم اسے استاد کی مدد سے دیکھیں گے۔“

”میں یہ تو اس وقت ہو گا۔ جب آپ یہاں سے زندگی میں یہ بھگے دعوت کیوں  
ہے۔“ اور تم یہ بتتے ہوئے من غم کیوں اڑا رہے ہوتے۔

”بہت خوب! تو آپ افراز جنم کر رہے ہیں۔ عدالت میں چاہئیں گے۔ اور یہ ہو گا نہیں۔“

”چھا تو پھر جو کرنا ہے۔ جلد کریں۔“ اپنکو جشید لے کر انہار کر دیجئے گا۔ قاروق نے ہنس کر کہا۔

”عدالت کو کہاں کہاں کر دیتے ہیں۔“ عدالت کو کہاں کہاں کر دیتے ہیں۔

”ہیں! اس لیے کہ ہمارا سیر کر پوگرام غاک میں مانا نظر الادی عدالت ہے۔ اور تم آپ کو موت کی سزا سنائیں گے۔“

”بھی اور اسیں باہر لے جا کر شوٹ کر دیں۔ اب ان کے گندے خون  
ہے۔“

”بھی آپ کو سیر کرتے ہیں۔ آخری سیر۔“

”آخری سیر۔ بھی وام۔ یہ تو کسی ہاول کا نام ہو سکتا۔“

”مگر ڈیالس پی صاحب۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے؟“

”بھروسے خان۔ کیا آپ نے میرا نام شہیں سنائے۔“ وہ پہاڑ۔

”کس بات پر حیران ہیں؟“

”موت تمہارے سروں پر ملچ رہی ہے اور تم جس رہے ہے۔“ قاروق بولتا۔

”کیا مطلب؟“ وہ چوک کر بولتا۔

”دانت کمال رہے ہو۔“

”یہ ہماری عادت ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔“

”میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے بھلا۔“

”میں ہو گی۔ اگر وہ دہاں ہوئے تو ہم اپنیں ضور پہچان لیں گے۔“

”کہ شریک ہیں۔“ اپنکو جشید بولے۔

”اگر ایسا ہے ہوتا تو یہ اس وقت اپنی کری پر کیوں ہوتے۔“ اور

آپ کے ہاتھوں اپنیں نجات دلوانے کی خوشی میں یہ بھگے دعوت کیوں

ہے۔ اور تم یہ بتتے ہوئے من غم کیوں اڑا رہے ہوئے۔

”بہت خوب! تو آپ افراز جنم کر رہے ہیں۔ عدالت میں چاہئیں گے۔ اور یہ ہو گا نہیں۔“

”چھا تو پھر جو کرنا ہے۔ جلد کریں۔“ اپنکو جشید لے کر انہار کر دیجئے گا۔

”عدالت کو کہاں کہاں کر دیتے ہیں۔“ عدالت کو کہاں کہاں کر دیتے ہیں۔

”ہیں! اس لیے کہ ہمارا سیر کر پوگرام غاک میں مانا نظر الادی عدالت ہے۔ اور تم آپ کو موت کی سزا سنائیں گے۔“

”بھی اور اسیں باہر لے جا کر شوٹ کر دیں۔ اب ان کے گندے خون  
ہے۔“

”بھی آپ کو سیر کرتے ہیں۔ آخری سیر۔“

”آخری سیر۔ بھی وام۔ یہ تو کسی ہاول کا نام ہو سکتا۔“

”مگر ڈیالس پی صاحب۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے؟“

”بھروسے خان۔ کیا آپ نے میرا نام شہیں سنائے۔“ وہ پہاڑ۔

”کس بات پر حیران ہیں؟“

”موت تمہارے سروں پر ملچ رہی ہے اور تم جس رہے ہے۔“ قاروق بولتا۔

”کیا مطلب؟“ وہ چوک کر بولتا۔

”دانت کمال رہے ہو۔“

"اس کی بات کا مطلب.... ایسے دیے لوگوں کی سمجھ میں آمد ہانتے ہیں۔ آپ لوگ ہو کچھ کرتے رہے ہیں.... ان کے حکم پر آتا۔" - محمود نے منہ بیٹایا۔

"ان لوگوں کو لے جائے اور شوت کر دو۔" - راتی گرجا۔ (ارس) -

"بیت سے قدموں کی آواز گونج اٹھی۔ پھر انہیں یاد نہ ہو۔ "حکم ضرور ان کا ہوتا تھا۔ لیکن ہم بھی خوشی سے حکم کی حیل پکڑ کر اٹھایا گیا۔ وہ اٹھتے چلے گئے۔ کاشیل انہیں باہر لے آئتے رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ حکم کی حیل کرنے کے لئے ہمارا ہی انہیں ایک طرف درختوں کے پیچے کھڑا کر دیا گیا۔ اور کاشیل انہیں چاہتا تھا اور پھر بھی ہم کرتے تھے جی نہیں۔ ایک کوئی بات سے دس قدم دور کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنی رانگلیں تان پر لکھا۔ ہم ان کے دل و جان سے ماتحت ہیں اور باقاعدہ ہر جگہ میں "میرا تم لوگوں کو ایک مشورہ ہے۔ آخری مشورہ۔" مدد و مصلح کرتے رہے ہیں۔ اب کیوں انکار کریں۔ وہ بھی تم لوگوں

"اور وہ کیا؟" ان میں سے ایک نے کہا۔

"ارے بھی۔ آخر ہمیں ان کے مشورے کی کیا ضرورت۔" یہیے تم لوگوں کی مرضی۔ تم نے اپنی سزا کا فیصلہ نہ دیا۔

مرتے ہوئے لوگ ہمیں بھلا کیا مشورہ دے سکتے ہیں۔" دوسرا۔ اب بھتھتے ہمیں کیا۔"

کہا۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی ان سب کی رائخیں ان کے ہاتھوں سے

"بھی۔ من لیتے ہیں کیا حرج ہے؟" تیرابولا۔

کل گئے۔ کیوں نکل پاؤں کے دوران وہ اپنے پستول ٹھال پکھے تھے۔

"چھو بھی۔ سزا مشورہ۔"

"اگر تم لوگ ایک طرف ہو جاؤ۔ اور ہمیں ان سے بہت بانٹا اچھا صیغہ تھا۔

دو تھا۔ اس میں تم لوگوں کا فائدہ ہے۔ درست تم بھی ان جتنی ہزار جیل، "باتھ اوری ٹھرا جیل"۔ وہ دبی آوازیں بوئے۔

کانوں گے۔

خوف زدہ انداز میں انہوں نے ہاتھ اٹھا دیے۔ اور اندر کیا بات کرتے ہو بھتھی۔

تفتوں کی آواز گوئی۔ اتنی دیر میں وہ درختوں کی اوت لے پکھے۔

"یہ مشورہ ہے۔ نیک۔ تم لوگوں کی بھلائی کے لئے۔ کیوں نہ تھے۔ جب کہ کاشیل ان کی زندگی سے۔ فور آتی تھا۔ وار اور



سب نے تائید کے انداز میں سر بڑایا۔

تمن کھنٹے کے مند سفر کے بعد آخر دہ شارون آباد میں دا  
ہوئے..... لیکن اپاٹک انہیں رُک جانا پڑا..... چند پولیس والے ان  
راستا دو کے کھڑے نظر آئے۔



گاڑی روکتے پر وہ ان کے نزدیک آگئے۔

"گاڑی کے کافڑات دکھائیے جتاب۔"

"بہت بہتر... خان رحمان... کافڑات دکھائیں۔"

"اچھی بات ہے۔" یہ کہ کروہ سکرائے۔

"اپکل جشید کی عادت سے اچھی طرح واقف تھے... وہ اپے  
مو قہوں پر اپنی شناخت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہر چیز کو چیک کرنے کی  
اہمیت دیتے تھے... اس وقت بھی یہی ہوا، ورنہ وہ صرف اپنا کارڈ دکھا  
کر گزر سکتے تھے۔

کافڑات چیک کئے گئے... وہ ہر طرح حمل تھے... بھر بھی  
سازدجت نے کہا۔

"آپ لوگ ذرا نیچے آ جائیں۔"

"کیوں... اب کیا بات ہے؟"

"گاڑی کی بھی ٹلاٹھی لی جائے گی۔"

"اوہ اچھا۔" وہ بوئے اور سب نیچے اتر آئے۔

## عجیب حرکت

انہوں نے کار کی بست اپنی طرح ٹلاشی لی۔ لیکن کول انہوں نے کار کا اچھی طرح جائزہ لیا۔ نہ بڑی چیک کیے گئے۔ انہوں کا اعتراف چیز نظر نہ آئی۔ اس کے پابوجو سار جنت بولا۔ بڑی چیک کیا۔ رنگ وغیرہ کو بخور دیکھا۔ پھر ایک نے کہا۔ "یہ گاڑی آگے نہیں جاسکتی جتاب۔" "مل گئی۔ لیکن یہ کار۔" "لیکوں! اب کیا ہوا۔ کافی قاتلاں تکمیل ہیں۔ ٹلاشی یعنی؟" "لی مطلب؟" اپنکے جیشید نے چونک کر کہا۔ کچھ نہیں ملا۔ اب کس نے روکا جا رہا ہے۔ "میرا مطلب ہے۔ یہ وہی کار ہے۔ جو چراں لگتی تھی۔ اور اس مائل کی ایک کار جو روی ہوئی ہے۔ ہمیں چیک کرنا۔ اس کی پوری کی روپورث ہمارے پاس درج ہے۔" "کہا۔ یہ وہ کار تو نہیں۔" "اور یہ آپ کس سے چیک کرائیں گے۔" "آپ کو روپورث سے کیا۔ آپ کو تو تمہیں یہاں سے یہ دیتے ہیں جو ماہر آئیں گے۔ وہ چیک کریں گے۔" "اور ہمارا جو اتنا وقت منایا ہو گا۔ اپنکے جیشید نے اکم ہیں۔" "اوکیا آپ ہمیں وہ روپورث نہیں پڑھنے دیں گے۔" "تو ہوتا رہے۔"

ایک لمحے کے لیے انہوں نے کارڈ نکال کر دکھادیتے کے بعد۔ "لیکن ہمارے خیال میں اس کی ضرورت ہے۔ اور وہ روپورث میں سوچا۔ لیکن پھر رک گئے۔ انہوں نے سوچا۔... دیکھیں تو ہی۔ پھرنا ہمارا حق ہے۔" لوگ ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ لذاد رک گئے اور اپنے ساتھ کی طرف سکرا کر دیکھا۔ "خیز۔ آپ اپنے وکیل سے ہات کر لیں۔ اگر انہوں نے آپ کا حق ثابت کر دیا تو تمہیں روپورث آپ کو پڑھنے دیں گے۔" "چلو کوئی بات نہیں۔ فخری ہی سی۔" "اوکے۔ وہ پولے۔" اور پھر دو آدمی وہاں پہنچے۔ وہ بھی پولیس کی درودی میں تھے۔ "لیا۔ آپ خود وکیل ہیں۔ کیا واقعی؟"

"میں اپنے کاٹفات دکھاؤں گا... اگر میں وکیل ثابت ہے؟" خان رحمان بولے۔

اس صورت میں تو آپ مجھے روپرٹ دیں گے۔ "ہماری مجبوری ہے۔"

"مذرو... کیوں نہیں۔" ایک نے پریشان ہو کر کہا۔ "کوئی مجبوری نہیں.... ہم جس ہوٹل میں فحص گے۔ اس کا

وہ اپنی پولیس اشیش لے آئے۔ گاڑی کو پولیس ہے آپ کو نوت کرا دیں گے۔ آپ وہاں آجائے گا۔"

کے اندر لے آیا گیا۔ تھانے کا عملہ گاڑی کو گھور گھور کر دیکھنے۔ "میں نہیں.... اگر آپ فرار ہو گئے تو؟"

پہلے اسکے جمیل کے وکالت کے کاٹفات دیکھے گے۔ "اڑے تو گاڑی یہاں رکھ لیں۔"

کاٹفات میں اسکے کا لفظ نہیں تھا۔ "ہاں! نجیک ہے۔ آپ جائیں.... ہوٹل کا نام لکھوا دیجئے

"نجیک ہے۔ آپ اپنی وکالت خود کر سکتے ہیں۔ اب کا۔ تھانے دار بولا۔"

کل عدالت میں چیش کیا جائے گا۔"

"بہت بہتر۔ کیا رات کو ہمیں حوالات میں رہتا ہے؟" بڑے۔

"ہاں مجبوری ہے۔" "یعنی اسکے صاحب۔ ایک بات یاد رکھیں۔"

"یعنی کیوں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ یہ کار وہ نہیں۔ اور وہ کیا؟" اس نے چوک کر کہا۔

"اگر ہماری کار کو استعمال کیا گیا۔" اس کے پر زے نکالے گئے جوچ اتی گئی ہے۔"

"ناہر ہن کا کہتا ہے۔ اس کے نمبر تبدیل کیے گئے ہیں۔" تو میں انہا تپ لوگوں پر کیس کر دوں گا۔ میں بھی آخر وکیل ہوں۔"

ضور وہی گاڑی ہے۔ جس کا ذکر نہیں میں آ رہا ہے۔" اور ایک بات آپ بھی یاد رکھیں۔ تھانے دار نے جل کر

"اچھی بات ہے۔ اس شخص کو بلا نہیں جس کی گاڑی کہا۔ کہا۔" ہوئی ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"اگر کار کے مالک نے اس کو شاخت کر لیا اور یہ اس کی ثابت ہے آج یہاں نہیں۔ شر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔"

"ان کے یہاں نہ ہونے کی سزا آخر ہمیں کس طرح دی جائی گے۔"

"پاکل نیک"۔ وہ سکرائے۔

"کسی سرائے میں، اس موسم میں ہمال کرے جیسی ملتے۔ پڑے۔

اب وہ دو ٹیکیوں میں ہوٹل آفیار کی طرف روانہ ہوئے۔ تب بک کرائے جاتے ہیں"۔

کی معلومات کے مطابق اس قبیلے کا سب سے اچھا ہوٹل آفیار تھا۔ میں اس وقت ایک بڑی کار کے بریک چھچھائے۔ انہوں نے کی ٹیکیاں ہوٹل کے دروازے پر رکھیں تو کوئی بھی ان کی طرف بخشی کی دیوار کے دوسری طرف پاہر دیکھا۔ کار کی طرف بیڑے دوڑ پڑھا۔ شاید اس لیے کہ وہ ٹیکیوں پر آئے تھے۔ اگر شاندار لیے تھے۔ کار سے بے چوڑے اور اوپنے جسم کا مالک اترتا۔ بیرے بڑی گاڑی میں آئے ہوتے تو اس وقت بیرے ضرور ان کی طرف، ان کا سامان اس سے پہلے اٹھا بچکے تھے۔ اسے اندر کاؤنٹر تک لے پڑتے۔

پھر وہ خود دروازے پر آئے۔ دروازے پر کھڑے ہوئے۔ "نفس فرمائیے جاتا"۔ کلرک ہکلا یا۔

"ایک ڈبل کرا"۔

بھی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔

"یہ کیا ہوٹل ہے۔ میرا خیال ہے۔ ہمیں کسی اور ہوٹل کی صورت کیوں نہیں"۔

"کل تک میرے چند دوست بھی آ رہے ہیں۔ ایک ڈبل کرو رخ کرنا چاہیے"۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ خیو... ذرا دیکھیں۔ کاؤنٹر ان کے لئے بھی بک کر لیں"۔

سلوک ہوتا ہے۔

وہ آگے بڑھے اور کاؤنٹر پر آ کر رکے۔

"ہمیں دو بڑے کرے چاہیں"۔

"نہیں ہیں"۔ ایک نے منڈ بنا کر کہا۔

"اچھا تو چار چھوٹے دے دیں"۔

"ایک بھی نہیں ہے"۔

"تب پھر... ہم کہاں جائیں"۔

"اوکے۔ سامان لوپر بیجوائیں۔ یہ رہے گیارہ ہزار روپے"۔

اس نے گیارہ نوٹ دیے اور جیوں کے ساتھ چلا گیا۔

"انہی تو آپ کہ رہے تھے۔ کہ کوئی کہہ نہیں ہے"۔

"ان لوگوں نے ایڈو اس بیکٹ کرا رکھی تھی"۔

”غلطے پاکل غلطے یہ ہمارے سامنے آئے۔ آپ ساتھ یہاں نہیں لائے۔ وہ بھی کل تک یہاں لے آئیں گے۔ سے پوچھا تک شیئر کے ان کے ہم کیا ہیں۔ کمال سے آئے۔ ایک گاری کی کیا بات ہے۔ اگر آپ پس کریں تو ہم گاڑیوں کی اور یہ کہ انہوں نے جگ کب کراں تھی۔“

”آپ کو اس سے مطلب؟“  
 ”لیکن۔ اگر ہوٹل میں کچھ کمرے غالی ہیں تو آپ اُنے۔ آپ کے لئے دو کمرے ڈبل اور پالی ملٹل پر بک کے دینے کیوں نہیں دنا چاہیجے۔“  
 ”ہوٹل کے اخراجات۔ آپ مل ادا نہیں کر سکتے۔“ اچھی بات ہے۔ لیکن آپ نے بالا وجہ ہمارا وقت شائع کیا۔“  
 ہم آپ کامل اپنی جیب سے تو دینے سے رہے۔ ایک سالی نے برا سامنہ بنتایا۔  
 کما۔  
 ”ایں انہوں ہے۔“

”تو آپ ایڈوانس لے لیں۔ کتنے دو ڈبل کروں کا پڑا۔“ پھر خیر۔ کوئی بات نہیں۔“  
 ایڈوانس دے دیں؟“  
 ”بات صرف ایڈوانس کی نہیں ہے۔ اور بھی ہیں کرو نیپر۔“ اور دینے گئے تھے۔ فی الحال انہوں نے سلمان ایک اخراجات کوں ادا کریں گے۔“  
 ”آپ یاتھی اخراجات کے لئے بھی ایڈوانس رقم جمع کر لیں۔“ آپ ہماری سیر شروع ہوتی ہے۔ خدا کا ٹھکرہ ہے۔ اب تک

”کیا!!“ وہ چلا کے  
 ”آپ کیا ہو؟“ اسکٹھ جشید نے من بنتایا۔  
 ”ل میں داخل ہوں گے۔ کیس شروع ہو جائے گا۔“ فاروق نے  
 ”میں۔ ہمارا خیال تھا۔ آپ لوگ کوئی غیر ملکی ہو کر کمل۔

”راستے میں اس سے ملاقات ہو ہو گئی تھی۔“ محمود نے من  
 ”ہماری گاڑی راستے میں ایک جگہ موجود ہے۔ ہم بالا

طرف لے جا رہا تھا تو اس کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔۔۔ تھے منہ تک  
گیا۔۔۔ دلیں سیز کی طرف آیا۔۔۔ کسی کے ہاتھ میں گلاں تھا تو گلاں  
بیٹھنے رہ گیا۔۔۔ کوئی لفڑ پڑا جہاں تھا۔۔۔ تو اس کے منہ کی حرکت رک گئی۔  
انہوں نے حیران ہو کر چاروں طرف دیکھا۔۔۔ پھر ان کی نظریں  
ہوٹل کے دروازے پر چپک کر رہ گئیں۔۔۔ ایک دو رقامت انسان ہوٹل  
کے باہر دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔ دروازے پر موجود دونوں بیڑے ان کے  
مانے کمرے تھر تھر کانپ رہے تھے۔۔۔ اچانک اس کے بازوں حرکت میں  
اٹے۔۔۔ اور اس نے ایک بیگبیگ حرکت کی۔

○☆○

"وہ تو خیراب ختم ہو گی"- فرزانہ بولی۔

دفتر کے اسکے اور بھرے ابھر تک

۱۸۷۳ء کے لئے

یا مدد سرور ایں علاں بڑے ہیں۔

ایس پی لو لوی ہم رے عی میں ہے۔

"بالکل محیک ہے... امید کیا ہے"- پ

نے چوک کر گئی۔

"اوہ جمیں میں تو بھول عی گیا۔"

سی بھاگ کے آب انکل ایں

کے مجھ سے کچھ سمجھا جائے۔

کے کا نیک انتہا

و پر حکایت ملوا ہے یہ۔

"یہاں مخلوکے میں دیر لالے لی۔ جیسے پھر

"چلے یونہی سی"۔

وہ نیچے آگئے کھانے کا آرڈر دیا اور

اے می، احبابِ الائکٹر چند کی نظر ایک

آنکه از میان که آشنا نمودار بودند

مکالمہ میں عرب تھے۔

نہ رہے۔

"لیا بات ہے ایجاداں.... حیرتو ہے" -

"اس.... اس"- وہ کتنے لے تھے کہ ا

ساتا چھا گیا۔۔۔ ہر شخص جہاں تھاں رو گیا۔۔۔ مثلاً

”نمیں... پسلے میخیر۔ پھر گروہیں۔“ وہ پچکارا۔  
بیٹھ جسے نے جلدی جلدی فون پر بات کی اور اس کی طرف

## خبردار

”وہ آرہے ہیں.... آپ انہیں چھوڑ دیں۔“

”نمیں۔۔۔ ہرگز نہیں۔“

”ایجاداں۔۔۔ کسیں یہ حق مجھ مردی نہ چانس۔“ فرزاد نے بوکھلا کر

اب انہوں نے دیکھا، اس کے دونوں ہاندوں دونوں بیڈولنا لائیں آوازیں کہا۔

گردنوں کے گرد سکس گئے تھے.... اور وہ اس کے بازوؤں میں لٹک رہے تھے۔

”نمیں۔۔۔ اس نے انہیں اخفا ضرور رکھا ہے۔۔۔ لیکن سائنس اس

تھے۔۔۔ باقی جسم اب بید کی چھڑی کی طرح کانپ رہے تھے۔۔۔ اسکے سین رک رہے۔“

”لگو! ابھی ہم رک سکتے ہیں۔“

”ہاں! ہم نہیں چانتے۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔“ لہذا اس وقت تک

غل اندازی نہیں کریں گے۔۔۔ جب تک شدید ضرورت محسوس نہیں

کریں گے۔“

”ہمیں سر۔۔۔ لیں سر۔۔۔ وہ ابھی حاضر ہوتے ہیں۔۔۔ مہربانی فرما کر

انہیں چھوڑ دیں۔۔۔ درست یہ اپنی جان سے جائیں گے۔۔۔ ان کا سائز

اسی وقت دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔۔۔ اور ایک دبلہ

پکڑ۔۔۔ پھر تھوڑے سے قد کا گوئی ہاتا ہوا اس کے سامنے جا کردا ہوا۔

”لٹک۔۔۔ چلیز کنگ۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ انہیں چھوڑ

دیں۔۔۔ یہ آپ سے معافی مانگیں گے۔۔۔ آپ جس طرح کہیں کہ۔۔۔

صلانی مانگیں گے۔“

”تو ان دونوں کو دہاں کیوں کھدا کیا گیا تھا؟“

”آپ۔۔۔ آپ اوگوں کے استقبال کے لئے۔“

”تب پھر۔۔۔ انہوں نے استقبال کیوں نہیں کیا؟“ وہ کر جا۔

”آپ ان کی گردیں چھوڑ دیں گے تو یہ کچھ تباہیں گے ہا۔“

"اچھی بات ہے۔ یہ لوگوں کی طرف ریا۔ ان چوہوں کو اس مکوانیے ان سے ملائی۔ فرش پر ناک سے سات لکھن لٹکانے کے لئے۔

"ضور جذب۔ کیوں نہیں؟" میخ بر ان کی طرف مردا۔  
"چلو۔ ناک رگڑو۔"

"لیکن سرے ہم نے کیا کیا ہے۔ پسلے یہ تو بتایا جائے؟" میخ سے ایک ناخن ٹکوار انداز میں کما۔

"ہاں کنگ۔ پلین کنگ۔ بتائیے۔ ان کا قصور کیا ہے؟"

"آپ نے دیکھا۔ روشنی صاحب۔ ان میں کس تدریج میں ایک سے دو کاروں کا جارہا ہے۔" دوسرا بولہ۔

"ہاں! یہ تو خیر میں محسوس کر رہا ہوں۔ ورنہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ پسلے ناک سے لکھن لٹکائے۔ پھر وہ پچھتے۔ میخ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"بالکل تھیک۔ للا اپسلے یہ لکھن لٹکائیں گے۔ پھر میں اس ان کا جرم تاذوں گا۔"

"ساتھ نہیں؟" میخ نے آنکھیں لٹکالیں۔

"ہی ہاں نا۔ لیکن اپنا جرم معلوم کیے بغیر ہم ایسا نہیں کریں گے۔"

"کیا۔ کیا کہا۔ آپ نے سا میخ صاحب۔"

"ہی ہاں۔ کنگ۔ نا۔"

"تو پھر آپ اپنی ملازمت سے کل کر چلتا کریں۔"

"یہ زادہ بہتر رہے گا۔" میخ نے فوراً کہا۔

"کیسے بہتر رہے گا۔ ہمارا جرم بتایا نہیں اور سزا نہادی نہیں۔"

بات تو دوہیں کی وہیں رہی۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"تم بیجوب ہو۔ ابھی تم حرکات پر بہت تھے۔ اب جان بھ

کی ہے تو اپنا پچھا نہیں چھڑا رہے ہو۔" ہوش کا ایک گاہک بول اخفا۔

"لیکن جب ہم نے کوئی غلطی کی ہی نہیں۔ تو آخر ہمیں

ملازمت سے کیوں قارغ کیا جا رہا ہے۔" دوسرا بولہ۔

"آپ نے سا میخ میخبر۔"

"ہاں۔ نا۔ کنگ۔ اب یہ ملازمت میں نہیں رہ سکتے۔ تم جا کتے

ہو۔ کاؤنٹرے اپنا حساب لے لو۔"

"ملازمت دیتے وقت آپ نے ہم سے ایک فارم پر وحشی

کرائے تھے۔ اس میں یہ بھی درج ہے کہ اگر آپ ہمیں فوری طور پر

ملازمت سے قارغ کریں گے تو وہ ضرور بتائیں گے اور ایک ماہ کی

تجوہ بھی ساختہ میں زائد ویس گے۔"

"زائد تجوہ اے لو۔ اور وہ ہو جاؤ۔"

"وہ سنتے بغیر؟" دونوں بولے۔

"یہ اس طرح نہیں مانیں گے۔" یہ کہ کر کنگ نے پھر اپنیں

گرفتوں سے دلچ لیا۔ اس بار اس نے اپنی صرف ہاتھوں سے کام تھا۔ اس کے پادھوں ان کے ہمراں نہیں سے اٹھ گئے تھے۔ یہ دیکھ کر سب لوگوں کی آنکھیں مارے جیت اور خوف کے سیل گئیں۔  
”آخیر یہ کیا ہوا رہا ہے؟“

ایک آواز ہال میں گونج آٹھی۔ اس سے ایک لمحے پہلے اپنے جشید نے دھل اندازی کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن ان کے کچھ بولٹے سے پہلے یہ آواز گونج آٹھی۔ انہوں نے دیکھا۔ ایک پسلوان غما کرنے والے کھڑا ہوا تھا اور کنگ کی طرف پہنچ رہا تھا۔

آپ دھل اندازی نہ کریں۔ درستہ ذمے دار آپ خود ہل گے۔ انہوں نے منہ بنتا یا۔

”آخیر ہم کیوں دھل اندازی نہ کریں۔ ہمارے مامنے دو قریب لوگوں کے ساتھ سراسر نیادی ہو رہی ہے۔ جب کہ ان کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اپنیں ان کا جرم ہتا دیا جائے۔“

”میں نے کہا۔ آپ دھل نہ دیں۔“

”یعنی میں دھل دوں گا۔“ پسلوان کی قدم اور آگے بلند کیا۔

”کیا آپ اس قبے میں پہلی بار آئے ہیں؟“

”ہاں! یہ نیک ہے۔ تمہارے سے کیا ہوتا ہے، کیا کوئی اس قبے میں پہلی بار نہیں آسکا۔“

اس کی اس بات پر لوگ نہیں پڑے۔ رضوانی نے ایک نظر

اس پر ڈال۔ پھر باتی لوگوں پر اور جمل کر بولنا۔

”آپ کنگ کو نہیں جانتے۔ یہ کام کے کنگ نہیں ہیں۔“

”کام کے کنگ نہیں ہیں۔ کیا مطلب؟“ پسلوان چوٹ کتا۔

”ہاں! یہ ایک ریاست کے کنگ ہیں۔ ہمارے ہاں ہر سال موسم گرا گزارتے ہیں۔ یعنی مسلسل تین ماہ۔ یہ ہمارے ہوش میں رہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہوش کو ہر سال لاکھوں روپے کا فائدہ ہوتا ہے۔“

”لیکن اس کا یہ مطلب پھر بھی نہیں کہ یہ دوسروں کو اپنا قلام سمجھیں۔“ پسلوان نے کہا۔

”آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ درستہ ذمے دار آپ مشکل میں پڑ جائیں گے۔ اور پھر اس مشکل سے آپ کو نکلنے والا کوئی نہیں ہو گا۔“

”پتا نہیں آپ کیا کہتا ہاچے ہیں۔“

”لیکن ہماری حکومت کو ہر سال کئی کروڑ روپے کی ادائیگی ہیں۔ لفڑا ہمارے ٹک کی حکومت بھی اپنیں کچھ نہیں کے گی۔“

”اس کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ غربپس سے زیادتی کریں۔“

”مشرطہ وان۔ آپ ایک طرف ہو جائیں۔ اب ان بھروسے پہلے ان صاحب کو سبق سکھانا ہو گا۔“ یہ کہ کر اس نے تکلی بھائی۔

فوراً ہی چار سچ آؤ اندرونی داخل ہوئے۔ ان کے جسم میں پورا کروں گا۔ بلکہ دو گنا ادا کروں گا۔ اس نے فس سیاہ رنگ کی دردیاں تھیں۔ چہوں پر سمجھ دل ہی سمجھ دل تھی کر کر۔

"اوہ! بت تو صحیح ہے۔"

"کیا حکم ہے سنگ؟"

"اس پسلوان کو اخفاک کر باہر پھیک دو۔"

"ہلہلا۔" وہ پسلوان ہٹا۔

"کیا ہوا۔ کسی بات پر فس رہے ہو۔"

"یہ اور مجھے اخفاک کر باہر پھیک دیں گے۔" وہ بولا۔

"کیوں۔ کیا یہ ایسا نہیں کر سکتے۔"

"پاکل جسیں۔ اگر انہوں نے ایسا کر دیا تو میں بھی آپ کا لفڑا بن جاؤں گا۔"

"اور اگر یہ کام میں کر دوں۔" سنگ سکرا یا۔

"آپ سے بات بعد میں ہو گی۔"

"لیکن میں تم جیسوں کو اپنا غلام نہیں بناتا۔ میں تو تمہاری گردان کی پڑی توڑوں گا۔" سنگ نے کہا۔

"پسلے اپنے ان آدمیوں کی ہڑوں مجھ سے تزوہ لیں۔" پسلوان نے منہ بینایا۔

"سنگ کوئی فائدہ نہیں۔ ہوٹل کا سامان بیڑا ہو گا۔" رضوانی نے جلدی سے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"میں جویں جان سے مار دوں گا۔"

"ہا میں پورا کروں گا۔ بلکہ دو گنا ادا کروں گا۔" اس نے فس چاروں جسموں کے اندازے کے انداز میں اس کی طرف پڑھے۔ "وو کچلاو مجھے۔" پسلوان نے اپنے پانوں آگے کر دیے۔ پاروں نے اس کے پانوں مخفی طبی سے پکڑ لئے۔ اور اسے دردازے کی طرف کھینچنے لگکے۔ لیکن ایک قدم بھی اس کی جگہ سے اگے نہ کھینچ سکے۔ اب تو ان کے چہوں پر فٹے کے آثار نمودار ہو گئے۔ وہ اس سے لپٹ گئے۔ اور مل کر اخہنانے لگے۔ لیکن وہ اسے اخہنانی نہ سکے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ تم چار مل کر اس ایک کو اخہنانیں سکے۔ تم لازم سے فارغ۔ نکل جاؤ ہوٹل سے۔ ورنہ سیال تم چاروں کی اشیں پڑی نظر آئیں گے۔ اور اس سے اب میں خود بجنوں گا۔" اسی پڑی نظر آئیں گے۔ اور اس سے اب میں خود بجنوں گا۔ "ارسے۔ تو کیا۔ تم بھی لڑتا بھرتا جانتے ہو۔" پسلوان ہٹا۔ "ابھی ہا چل جائے گا۔" لیکن بات غلام بننے پر فرم نہیں ہو گی۔ سنگ نے کہا۔

"اور ہماری حکومت آپ کو گرفتار نہیں کرے گی کیا؟" اسے صرف دمظلوم انسانوں کے حق میں آوازِ العالیٰ ہے تھا۔ فاروق بول انھل۔

نکل گئے پچھک کر اس کی طرف وکھل۔ اور انگریز بھی۔ "میں نے کہا تھا۔ ابھی پہنچ ہو۔ اس لئے معاف کیا، لیکن ہاتھ ساتھی فاروق کی بات پر سکراتے ایسا لگتا ہے کہ تمہیں بھی سبق سکھانا ہو گا۔"

"یہ کون بولا تھا؟" اس نے بلند آواز میں کہا۔ "آخر تم کس کس کو سبق سکھا گئے۔" فاروق نے جمل کر کما۔

"میں بولا تھا جناب۔" فاروق نے انھوں کرا اور پھر بینڈ گلد۔ "ایسا کہا۔ تم۔ تم نے مجھے تم کر کر پکارا۔" وہ چلایا۔

"ابھی پہنچ ہو۔ اس لئے معاف کیا۔" اور اطلاع کے۔ "تم نے دھیان نہیں دیا۔ میں تو تمہیں پہلے بھی تم کہ چکا عرض کر دیوں کے بیان کی پوچھیں مجھے گرفتار نہیں کرے گی۔" بے اہل۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

خلاف مقدمہ بھی درج نہیں کرے گی۔ جب نکل کر میں خود نہ۔ "اب تم سزا سے نہیں بچ سکو گے۔" درج کرنے کی اجازت نہ دیوں۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔ "تیر پھر پلے آپ اسے سزا دے لیں۔ پسلوان صاحب کو سزا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا اس قبیلے میں ہمارے ملک کا تباہ ہو دیجئے گا۔" اسکری جشید نے پہلی بار دھل رہا۔ راجح نہیں ہے۔

"اس ملک کا قانون مجھ پر لا گو نہیں ہوتا۔ میں تمہاری تحریر برا دلوائی کی بات کر رہے ہیں۔ کیا دشمنی ہے آپ کی اس سے۔" کو کرونوں بعد پیسے سالات امداد ہا ہوں۔

"دشمنی نہیں۔ دوستی۔ یہ میرا بیٹا ہے۔" "اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم ملک کے کسی غصہ کا۔" "اوہ۔ اچھا۔ اور آپ اپنے بیٹے کو قربانی کا بکرا بنا رہے سے مار سکتے ہو۔" فاروق نے کہا۔

"میں ایسا کر کے دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ حکومت میرے خالی۔" پسلوان کی مدد کرنا آپ ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے دو غریب کیا کرتی ہے۔

"ہم اس کی بھی اجازت نہیں دیں گے۔" پسلوان نے کہا۔ کہا تھے ہیں۔ ہم دل سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ اور آپ کے

مقابلے میں ان کی مدد کریں گے۔ لہذا ان کی طرف بڑھتے دلے। "لوگ... یہ ہوئی تاپات۔" پسلوان نے خوش ہو کر کہا  
کہو، تم اپنے جسموں پر روکیں گے۔" اگر آپ نے پسلوان پر فائز کرنے کی کوشش کی۔ تو پھر اس  
"آپ... آپ لوگوں کا ٹھیری۔" لیکن آپ میرے لئے کہاں پہنچے ہیرے پستول سے کوئی نتالی گی اور آپ کے پستول کی گرفتن ادا  
نہ ہوں۔ میں اس سے بہت لول گا۔"

"کیا واقعی؟"۔ نگف ہے۔  
"ہاں کیوں نہیں۔" میں نے پسلوانی کے کمی میں الائقوں ای منظہ کہا۔

جیتے ہیں۔ میری صدارت آخر کس کام آئے گی۔"

"اوہ اچھا۔ جب تو تھیک ہے۔ آپ مقابلہ کر سکتے ہیں۔" یہ تو کسی نادل کا نام ہو سکتا ہے۔"

"یہ بات میں نے پہلی بار سنی ہے۔ لہذا پسلوان کا جواب۔" مد ہو گئی۔ پستول ٹھیٹے کو ہیں۔ اور جیسیں نادلوں کے نام  
دوسری طرح دوں گا۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کے باقاعدہ ہیں۔ فرزان جھلا اُخھی۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔" فاروق نے جمل کر کہا۔

"کیا مطلب... یہ کیا بات ہوئی؟" پسلوان پوچھتا۔

"تب پہلے... کس کا قصور ہے؟" اسکلر جیشید نے اسے گھورا۔

"اگر تم پسلوان ہو۔ تو پسلوانی کے داؤ تھی استعمال کر دے۔" ہم نہیں۔ کسی نہ کسی کا تو ضرور ہو گا۔"

میں وقت کیوں شائع کر دوں۔ جیسیں تو صرف ایک گولی سے ایک بے کوئی تک اس بات کی۔" محمود غرابی۔

"کارڈن چپ رہے۔ اور یہ وکھوک کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہونے کے کا ہے؟"

"کیا یہ انساف ہے۔ کیوں جناب؟" اس نے اسکلر جیشید پر۔

طرف دیکھا۔

"نہیں۔ یا لکھ نہیں۔" اسکلر جیشید فوراً بولے اور انہوں کا۔ "اور پھر نگہ نے پسلوان پر پستول تان لیا۔ اس کی انگلی ٹرینگر  
ہوئے۔ اب ان کے ہاتھ میں بھی پستول نظر آیا۔" لیکن اس سے پہلے کہ ٹرینگر دھلتا۔ اسکلر جیشید

"اچھی بات ہے۔ میں دونوں بیویوں کا قصور معاف کرتا

کے پتوں سے گوئی تلی اور اس کے پتوں کی نالی پر لگی۔ پتوں پر اس پتوان سے بھی کوئی غرض نہیں رکھوں گا۔ اور آپ ہاتھ سے نکل کر دور کھڑے ایک بیرے کے کندھے پر لگا۔ اس سے بھی نہیں۔"

من سے جیخ نکل گئی اور وہ کندھا پکلا کر پیند گیا۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ سمجھ لگا باہر جانے۔ یہ دیکھ کر رمضان

"ارسے۔ کمال ہو گیا۔ اس کی تو اوقتی گرون مزگی طرف دوڑ پڑا اور جیسے بھے میں بولتا۔  
فادر حق بولا۔

"کہہ۔ یہ آپ کہاں بارہے ہیں؟"

سمجھ کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔ پھر اپنے اپنے ایسا نیاست میں۔۔۔ میں یہاں نہیں رہوں گا۔"  
بجادی اور بولا۔

"یہ کیا بات ہوئی جاتا؟" رمضانی نے کہا۔

"بہت خوب۔ اتنا پچھا نشانہ پہلی بار دیکھا ہے۔ آپ میں اس ملک کی امداد بند کر دہا ہوں۔ جس ملک کا ایک چھوٹا پاس ملازمت کریں گے؟"

"جی نہیں۔۔۔ ملکری۔۔۔ دونوں بیویوں کا قصور معاف کرے۔۔۔

اگرچہ انہوں نے کوئی قصور نہیں کیا۔۔۔ پتوان سے بھی مٹا۔۔۔ چھوٹا سا سرکاری افسوس۔۔۔ اس ملک کا؟" رمضانی نے سوالیہ

ٹائیں۔۔۔ اور اپنا کام کریں۔۔۔ ہمارے ملک کے معاملات میں ناکام

اندازی نہ کریں۔۔۔ امداد دینے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو ساہنے تو اور کیا۔۔۔ یہ کوئی چھوٹا سا سرکاری افسوسی ہو سکتا

ہے۔۔۔ میں دخل اندازی کا حق حاصل ہو گیا ہے۔۔۔ آئندہ میں ایک کام کا کام

ستوک آپ نے دھل اندازی کی ہے۔۔۔

"آپ کون ہیں؟" اس نے جمل کر کہا۔

"آپ کو اس سے کیا؟"

"کم از کم اپنا نام تو جادویں۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔ آپ کو اس سے کیا؟" وہ سکرا دیا۔

"اے! آپ من نہیں رہے۔ آپ کے بمل کو کوئی نہیں کا نقصان ہر  
ماں ہو گا۔"

"تب پھر مسٹر رضوان۔ میری ایک شرط ہے۔"  
"اور وہ کیا؟"

"اس پلوان کو ہوٹل سے نکال دے۔ ان لوگوں کو اور انداز میں کمال  
دے۔ اور ان دونوں ہیروں کو بھی ملازمت سے قارغ کر دیا جائے۔ اپنے جمیں  
صورت میں یہاں نہیں گا۔"

"مولانا صاحب سے بھرا دیا۔" فرزانہ نے جعلے کے انداز میں کمال۔  
"اوہ ضرور کیوں نہیں۔ چند منٹ کی مدت دیں۔" لگ نے قسمہ لگایا۔

"میرے ہم آپ کی سیاست کو۔ لیکن ہم بھی آپ کی  
اب رضوانی ان کی طرف مڑا۔"

"دونوں ہیرے ملازم سے قارغ۔ پلوان صاحب  
ہوٹل سے چلے جائیں۔ اگر آپ یہاں نہیں ہوئے جائیں  
وابس لے لیں۔ اور آپ لوگ بھی۔ صرف چند منٹ کی  
لیے۔ اور دونوں ہیرے بھی۔ کیونکہ آپ تینوں اب ہمارے  
آپ کو۔ ہوٹل غالی کر دیں۔ درست آپ کا سامان الخواز  
دیا جائے گا۔ اور ہیروں کی فوج آپ کو نکال باہر کے کا۔  
لائیں۔"

"بہت خوب۔ اچھا حکم ہے۔ پس آیا۔" لگ  
"لیکن ہم اسے نہیں کے تھے۔" اپنے جمیں  
"یہ ہوئی نا یات۔ محدود ہے کمال۔"  
"کیا مطلب؟" لگ اور رضوانی نے ایک ساتھ کہ  
"لبھے مسٹر رضوانی۔ اور لگ صاحب۔ اب آپ ہمیں  
مطلب یہ کہ ہم نہیں یا نہیں گے۔ جتنے دن کے  
کر چکے ہیں۔ اتنے دن تک تو یہاں رہیں گے۔ اسی دلائل سے لکھ دیا گی تو لوگ تو  
سے نہیں نکال سکیں گے۔"

سلامان کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ لے جائیں گے؟"۔ اسکر جشید  
ذاق اڑائے کے انداز میں کہا۔

"چمچی ہات ہے یونہی سی۔۔۔ بھوں کی فوج۔۔۔ باقی س  
پھوڑ کر پلے اپنی ہوش سے نکال دے۔" اس نے بلند آواز میں  
"مے کہتے ہیں عقل۔۔۔ اپنے ہاتھ میر استعمال نہیں کیے۔۔۔ اور  
لوگوں کو ہوش سے نکلا رہا ہوں"۔ سُنگ نے فس کر کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ تو ناصلانی ہے۔" کئی لوگ پکار اٹھے۔

"اگر آپ لوگوں کو یہ ناصلانی نظر آتی ہے۔۔۔ تو آپ بھی  
سے جا سکتے ہیں۔۔۔ سُنگ کے مقابلے میں بھجے اور کسی کی پہاڑ  
ہے؟"

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ سُنگ آپ کی بھی جیب  
ہیں۔۔۔ ایک گاہک نے طبعی انداز میں کہا۔

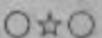
"بہت خوب پہچانا"۔ اسکر جشید نے اس کی تعریف کی۔  
باقی لوگوں کے چرچے پر بھی سکراہٹ آگئی۔

امتنے میں بے شمار ہیرے ان کی طرف بڑھتے نظر آئے۔  
تعداد سو سے کم تو کیا ہو گی۔

"اڑے ہاپ رے۔۔۔ امتنے ہیرے"۔ قابویں کا ٹھرم کاپنے  
بھوں نے قتبہ لگایا۔۔۔ سُنگ اور رسموان بھی پہنچ گئے  
ایسے میں اچانک اسکر جشید نے پستول نکال لیا۔

ان کے ساتھ ہی ان کے باقی ساتھیوں نے بھی پستول نکال لیا۔  
اب اسکر جشید نے سرو آواز میں کہا۔

"خیراً۔۔۔ ہاتھ اور اٹھا دو۔۔۔ ورنہ ہم گولی چلا دیں گے"۔



ہاتھوں اور ہیروں سے روکنا آپ کے بس کا روگ کہاں۔"

"یہ بات تھیں..... بلکہ روگ ہے۔" - قارون کی آواز شایدی دی۔

"کیا مطلب..... روگ ہے۔"

"بیا! یہ ہمارے بس کا روگ ہے۔" اس کو ہم نے بس میں کر

رکھا ہے۔" - قارون مکرا لایا۔

اسے پستول ہیروں کی طرف اٹھے دیکھ کر سب لوگ خوف زدہ "کس کو... بس میں کر رکھا ہے؟" ایک نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"آپ لوگ چانتے ہیں..... ہم نے پستول کیوں نکالے ہیں؟" "تیکی..... روگ کو اور کس کو۔"

"اگر آپ لوگ ان کی مرمت ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کی مرضی..... پستول جیب میں رکھ لو یعنی۔"

"اگر آپ لوگوں کو کوئی چوت دوٹ نہ لگے..... اگر ہل نہ لگا۔" جو نہیں انہوں نے پستول جیب میں رکھے۔ یہ ایک بار پھر شیر لڑائی ہوتی تو دیکھنے والوں کو بھی چوت لگ سکتی تھی، لہذا میں

سوچا۔ ان لوگوں کو اس طرح روک لیتے ہیں..... کیا آپ کو یہ بند پسند آئی۔" "اب آئے گامرا۔" رضوانی ہنسا۔

"لیکن رضوانی صاحب.... اس سے پہلے تم پولیس کو فون کیوں لیتیں کرتے۔ ان کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے۔" انہیں تو پولیس ایسے ہی پکڑ کر لے جائے گی۔ بلاوجہ ہم اپنے ہیروں کو کیوں تھکانیں۔"

"یہ ہوئی دالے ہمیں بہت نوٹھے ہیں..... آئن یہ بات تاذ لگ کی تو از گوئی۔"

بھی ہو گئے۔ ہم چاہتے تھے۔ ان کی خوب پنائی ہوتی ہے اس کی خوب پنائی ہوتی ہے۔ اب شہیں... ابھی بیچے۔" - یہ کہ گریمیخ فون کی طرف بڑھ گیا۔ بلندی اس نے فون کیا سامنے۔ لیکن... آپ لوگ بھی کیا کر سکتے ہیں... اتنے ہیروں کیا

## بس کا روگ

اور پھر رسیور رکھ کر ان کی طرف مڑا۔  
”پولیس آرہی ہے۔ اب آپ لوگ پلے پولیس کا سامنا ادا کر لے ہیں۔ اور ہمیں بلا نہ کی کیا  
گے۔ یا مقابلہ کرنا پسند کریں گے۔“ کنگ بنا۔  
”تو آپ پسند کریں۔“ انسپکٹر جیشید مسکرا کے  
”میں تو چاہتا ہوں۔ پلے معاملہ پولیس کے علم میں آبنا۔“  
”تباہ نہ کرو۔“ کنگ نے ہٹو۔  
کنگ نے کہا۔

”تب تو پولیس آپ کو گرفتار کرے گی۔“

”ہاتھ کنگ کو آرہی کیا۔ ابھی پتا چل جائے گا۔“ کنگ برا۔

”ہمیں۔ آپ کے کنگ ہیں۔“ فاروق نے جران ہو کر کہا۔

”کیوں۔ کیا ہو؟“ اس نے بھی جران ہو کر پچھلا۔

”آپ کو تو یاد ہوا رو اردو آتی ہے۔“

”ادہ اچھا۔ بچپن میں میں اردو میں بست تیز تھا۔“

”اور اب۔۔۔ آپ جرام کرنے میں تیز ہیں۔“  
طنز انداز میں کہا۔

”ایک کمال۔ جرام۔۔۔ میں کنگ ہوں۔۔۔ مجرم نہیں۔“

”لیکن آپ کا انداز تو مجوانہ ہے۔“ خان رحمان نے نہر پاس لائنس نہیں ہیں۔“

انداز میں کہا۔

”آپ کو نگاہ ہو گا۔“

اور پھر ہال میں پولیس داخل ہوئی۔

”یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔ کون ہیں وہ لوگ۔۔۔ جن کے پاس ناجائز  
ہے۔۔۔ اور یہاں تو سنگ موجود ہیں۔۔۔ پھر ہمیں بلا نہ کی کیا  
ضورت تھی۔۔۔ کنگ سب کام کر سکتے ہیں۔۔۔ یہ ان لوگوں کو گرفتار کر  
گے تو قاتلے بھجوادیتے۔۔۔ تھانے دار کی آواز ہال میں گونج اٹھی۔  
”میں تو چاہتا ہوں۔۔۔ پلے معاملہ پولیس کے علم میں آبنا۔“  
”تباہ نہ کرو۔“ کنگ نے ہٹو۔  
کنگ نے کہا۔

”لیا یہ وہ لوگ ہیں۔۔۔ ان کے پاس ہیں پستول؟“

”ہم بالکل ہیں۔۔۔“

”بالکل لو پستول۔۔۔“

پولیس والے ان کی طرف بڑھے۔

”میں سے پلے آپ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ لائنس

وکھنیں۔۔۔ انسپکٹر جیشید نے مت بنایا۔

”لائس۔۔۔ تو کیا آپ کے پاس لائنس ہیں۔۔۔ تھانے دار اچھا۔

”نہیں تو اور کیا؟“

”تب پھر ہمیں یہ اطلاع کیے وہ دی کہی کہ آپ لوگوں کے

لائنس نہیں ہیں۔۔۔“

”یہ ان کی خوش نیتی تھی۔۔۔ ہے آپ شوق سے غلط بھی بھی کہ

تھے ہیں۔۔۔ فاروق مسکرا یا۔

”میں سمجھا نہیں۔۔۔“

"انہوں نے اپنے طور پر یہ خیال کر لیا کہ ہمارے پاس اسے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ بس اپنے کام سے کام رکھیں۔ میں آپ کے حق شے بہتر ہے۔"

"اور آپ کے پاس ہیں؟"

"بالکل ہیں۔ انکلوز جمیش ہو۔"

"تب پھر... دکھائیں۔"

"انہوں نے لائننس ٹال کر ان کے آگے کر دیے۔ ان کے پڑھے ہیں۔ یہ کون ہیں۔ کمال پڑھ کر وہ نور سے چوڑکا۔ پھر اس کا رنگ اڑنے لگا۔ آخر وہ نگاہ رکھے ہیں۔ میں نہیں جانتا، تاہم ان کے نام مجھے پریشان بھی کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ وہی ہیں۔۔۔ تب۔۔۔ وہ کتنے کتنے رک گیا۔ طرف مرے۔"

"یہ آپ نے کیا کیا؟"

"میں نے کیا کیا۔ کیا کیا میں نے۔۔۔ نگاہ نے حیران ہو کر۔

"آپ نے بلاوجہ کیے یہ کہ دیا تھا کہ ان کے پاس اسلئے والوں 'محمود'، 'فاروق' اور 'فرزان'۔"

"اگر۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا مطلب؟" وہ چلا کے لائننس نہیں ہیں۔"

"بھتیجی ان سب کے سب نے یک دم پستول ٹال لیے تھے۔" دیکھا۔۔۔ میں نے تھیک کما تھا تا۔۔۔ کہ ان کے نام مجھے پریشان

ان حالات میں اور کیا کہا جا سکتا تھا کہ ان کے پاس لائننس نہیں کرو بے ہیں۔۔۔"

"اگر ہم جمیش احمد کے نام سے پہلے انکلوز کا لفظ لگا دیں۔۔۔ تو پھر ہیں۔۔۔"

"آئندہ آپ اس طرح کے خلاف اندازے نہ لگائیے گا۔۔۔ اب یہ یہ سونپھدوں کو لوگ بتتے ہیں۔۔۔ نگاہ نے کھوئے کھوئے اندازے میں کہا۔

ان لوگوں کو کیا جواب دوں۔۔۔ اس نے جلدی بلدی کیا۔

"اگر ان کے پاس لائننس ہیں۔۔۔ تو معافی مانگ لے۔۔۔ اور پھر سے کسی نے کہا۔

پھرتے نظر آؤ۔۔۔ ان لوگوں سے میں خود بہت اون کا۔۔۔

"ہاں! یہ تھیک ہے۔۔۔ تباہیے جناب۔۔۔ آپ لوگ کون ہیں؟"

"وہی۔ جو آپ بھے ہیں۔ میں انپکٹر جمیڈ ہوں۔"

"اُرے بات رے۔" کنی آواتریں ابھر۔

"اب بتائیں۔" یہاں کیا گز بھیسا رکھی ہے آپ تھیں۔ ایسا کی ایسا زکے ہو گئی۔ خان رحمان نے جعلے کے انداز میں کہا۔ یہ کنگ صاحب کون ہے۔ قانون جن کے گھر کی لوڈی بناوا۔ "تم سو ش خان رہنم۔۔۔ تم تھیں جانتے۔" انپکٹر جمیڈ نے ہے۔ یعنی یہ جو چاہے کریں۔ کوئی انسیں پوچھنے والا نہیں۔ "مردوں کی اڑائیں کہا۔ کون ہیں یہ؟"

"کیا تھیں جانتے۔ تم پوچھ جاؤ بھی۔"

"یہ۔۔۔ یہ سلگ ہیں۔۔۔ ریاست شون کے والی۔"

"کیا کہا۔ ریاست شون کے والی۔" انپکٹر جمیڈ ہے۔

"چل۔۔۔ تھانے دار نے غرا کر کہا۔ نور سے اچھے۔"

"کیا ہوا آپ کو۔۔۔ اس قدر نور سے کیوں اچھے ہیں آپ؟" ایک بڑے کمرے میں انسیں لایا گیا۔ یہاں سلگ ایک شلبانہ کری پر بیٹھا تھا۔۔۔ اب کمرے میں اس کے اوپر ان لوگوں کے علاوہ کوئی تھیں رہا۔ "ایک منٹ۔۔۔ فاروق۔۔۔ ایک منٹ۔" انہوں نے پر شانی کے لیا تھا۔۔۔ تھانے دار اور اس کے ماتحتوں کو کنگ کے باہر ہی تھمرنے کا عالم میں کہا۔ پھر اچانک ان کا ہاتھ سلوٹ کرنے کے انداز میں انہوں نے کیا تھا۔

"دروازہ بند کر دو انپکٹر جمیڈ۔"

کیا۔۔۔ اب وہ کنگ کے سامنے ایشن کی حالت میں کھڑے تھے۔

"ان سب کو میرے کمرے میں لے آؤ۔" کنگ نے سو آئا۔ میں کہا۔

"یوں یہ نے انسیں اپنے گھرے میں لے لیا۔۔۔ اب سارا ہم۔۔۔ وہ تم جانتے ہو۔۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ تم لوگ میرا احسان منو۔۔۔ حیرت نہ کہا۔۔۔ لیکن سارے ہال سے زیادہ حیرت محمود، فاروق، فرزان۔۔۔ مدنی مکوانے کے لئے بھی میں تھیں یہاں لے آیا۔۔۔ اگر میں پورے خان رحمان اور پوچھردا ہو تو کیا تم نہ ملکتے انپکٹر۔"

جشید۔ اس نے سرہ آواز میں کہا۔

"کیوں نہ ماتکنا سرو... ضرور ماتکنا۔"

"تو پھر ماٹگو معافی.... اور سنو۔ آئندہ اس قبیلے میں نظر آتا ہے دالے انداز میں کہا۔

معافی مانگنے کے قابل بھی نہیں رہتے دوں گا۔ کیا کہے؟"

"سبھی گیا سر۔" وہ بولے

"اور معافی بھیں مانگی۔"

"میں اور میرے ساتھی۔" وہ کہنے لگے تھے کہ کنگ بول الٰہ۔

"یہ خود معافی مانگیں گے۔ تم سرف اپنی بات کرو۔"

"او کے سرو۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھ سے بت بھو۔"

"میں تم لوگوں کو صرف اور صرف پندرہ منٹ کی مدت وہاں ہوئی۔..... لیکن یہ بھول صرف اور صرف اس وجہ سے ہوئی کہ میں

سو بلوں منٹ پر میرے آدمی تمساری ٹلاش میں نکل کھڑے کو چاہتا نہیں تھا۔ پچھاتا نہیں تھا۔"

"او کے..... کوئی بات نہیں۔ اب یہی الفاظ پاری پاری۔

اور تم جواب میں ان پر فائزگر نہیں کر سکو گے۔ اس نے کہ تمسارے ساتھی کہیں گے۔"

"چلو بھی کہیں یہ الفاظ۔"

"او کے سرو۔ وقت کم ہے۔ تو بھی۔"

"جشید۔" خان رحمان نے سچھ کہنا چاہا۔

"خان رحمان!!" انپکڑ جشید نے سرہ آواز میں کما اور غارا اور پیچے آگئے۔ وہ دوڑتے ہوئے ہال سے جو لئے گے تو پورا

رحمان کو اپنی سی گم ہوتی محسوس ہوئی۔ اس نے کہ انپکڑ جشید

لئے گئے تھے کا۔ وہ پیسے پیسے ہو گئے۔ پھر جو نی ہد پاہر لٹکا۔

لہجہ حد درجے خداک تھا۔

"میں معافی چاہتا ہوں۔..... مجھ سے بت بھول ہوئی۔" ناکی کھل

خان بولے

"پورے الفاظ۔ جو انپکڑ جشید نے ادا کیے۔" کنگ نے دھمک

"تو پھر ماٹگو معافی.... اور سنو۔ آئندہ اس قبیلے میں نظر آتا ہے دالے انداز میں کہا۔

"اور یہ بھول اس نے ہوئی کہ میں آپ کو پچھاتا نہیں تھا۔

"بچپا تھا تو ہرگز ایسا نہ ہوتا۔" انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"انپکڑ جشید سے چند الفاظ زیادہ کہ گئے۔ خیر کوئی بات

"میں اور میرے ساتھی۔" وہ کہنے لگے تھے کہ کنگ بول الٰہ۔

"اگا۔"

"او کے سرو۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھ سے بت بھو۔"

"میں تم لوگوں کو صرف اور صرف پندرہ منٹ کی مدت وہاں

ہوئی۔..... لیکن یہ بھول صرف اور صرف اس وجہ سے ہوئی کہ میں

سو بلوں منٹ پر میرے آدمی ٹلاش میں نکل کھڑے

کو چاہتا نہیں تھا۔ پچھاتا نہیں تھا۔"

"او کے..... کوئی بات نہیں۔ اب یہی الفاظ پاری پاری۔

اور تم جواب میں ان پر فائزگر نہیں کر سکو گے۔ اس نے کہ

تمامہ دردی والے ہوں گے۔"

"او کے سرو۔ وقت کم ہے۔ تو بھی۔"

"جشید۔" خان رحمان نے سچھ کہنا چاہا۔

"خان رحمان!!" انپکڑ جشید نے سرہ آواز میں کما اور غارا

رحمان کو اپنی سی گم ہوتی محسوس ہوئی۔ اس نے کہ انپکڑ جشید

لئے گئے تھے کا۔ وہ پیسے پیسے ہو گئے۔ پھر جو نی ہد پاہر لٹکا۔

لہجہ حد درجے خداک تھا۔

"یہ... یہ سب کیا تھا۔ ایجادا۔ کیا ہم لے کوئی ہو۔" "بیشید! آج بھی ہے عزتی ہوتی ہے۔ لگی ہے عزتی تو اُج خواب دیکھا ہے؟"

"نہیں... لیکن پدرہ مت تک خاموش رہو۔" وہ بولے۔ "تواب سچ لو۔"

انہوں نے ہونٹ بند کر لیے۔ ورنہ ان کا جی تو پتہ ہے۔ "بھی کچھ تو وجہ ہو گی۔ جو جیشیہ نے ایسا کیا ہے۔ لذت اسے چاہ رہا تھا۔ اور پھر تھیک چودہ مت بند وہ قبیلے سے باہر کل لے لیاں نہ کرو۔" پردشیرا اور کی آواز ابھری۔

تب کیس چاکر انسپکٹر جیشید نے گاڑی کی رفتار کم کی۔ رکے رہا۔ انسپکٹر جیشید نے اُنہیں مسکرا کر دیکھا۔ پھر یک دم گاڑی نہیں۔

"اپ تو روک لیں۔ ہم باہر نکل آئے ہیں۔"

"ابھی نہیں۔ ہمیں کچھ اور دور طے جانا چاہیے۔"

○☆○

"اللہ اپنا رم فرمائے۔ آخر یہ سب کیا ہے۔"

"ابھی ت پوچھو۔"

"ہم نے آپ کو اس انداز میں زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔" "میں نے بھی خود کو اس انداز میں پہلی بار دیکھا ہے۔" مکرائے۔

"تی۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی۔" محمود نے یوں کھلا کر۔

"بس کچھ نہ پوچھو۔" وہ بولے۔

"تی۔ بہتر۔ اب ہم کچھ نہیں پوچھیں گے۔ آپ ہتھا پہنڈ کے تو خود ہتھا نہیں گے۔" فرزاد نے جعلے کئے انداز میں کلد اور وہ ہنس پڑے۔ لیکن بولے پھر بھی کچھ نہیں۔

"اب اب فتح ہو جائیں گی۔" خان رحمان نے کہا۔  
 "ایسے موقعوں پر میں کمان جھیس سونپ دیا کرتا ہوں۔" وہ  
 حکم دے رکھا۔

کیا ہو گیا ہے  
 "خدا کا حکم ہے جشید۔ تم ان حالات میں بھی مسکرا کے  
 اے۔ جب کہ تم نے ہمارے بیوں تلے سے زمین نکال دی ہے۔"

انہوں نے بیچھے لوٹ لگائے میں ذرا بھی دیر کی ہوتی آنکھوں کو اور دبوبے۔  
 جسم چھلنی ہو پکے تھے۔ اور پھر تو پورا جگل کویوں سے گوئے۔ "جیکن پور فیصلہ صاحب۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔" اُنہیں ہر طرف سے گولیاں اپنی طرف آتی نظر آ رہی تھیں۔ "ہا! یہ تم جانتے ہیں۔ تم بلا داد جہ جھیں بھی بھی خوف نہیں۔" اللہ اپنا برحم فرمائے۔ یہ اس قدر گولیاں کیاں سے آئیں میں کر سکتے۔  
 "یہ کنگ کے آدمی ہیں۔۔۔ کنگ اب بھیں زندہ نہیں۔" اُنہی آپ نے خطرات کا اندازہ لگایا ہی نہیں۔ وہ نہ ہے۔  
 "کیا مطلب۔۔۔ کیا اس سے بھی ہرے خطرات من کھو لے چاہتا۔"

"آخر کیوں۔۔۔ تم نے اس کا کیا بھاڑا ہے۔" اُنہیں  
 "اب پھر کچھ بتانے کا موقع باحق سے انکل گیا۔" یہ کہ کر انہوں نے اپنا یہ سوچ نکال لیا۔ اور جو اپنی فائزگاری ہے۔  
 کروی۔۔۔ انہوں نے بھی یہ کیا۔۔۔ اب دو طرف ڈر نگہ ہے۔ "تم کچھ بتاؤ گے تو سوچ سکس گے نا۔" خان رحمان نے جھلا کر  
 لیکن ان کی طرف سے۔۔۔ ایک وقت میں آئے دس گولیاں پتوں کا۔۔۔  
 نکل رہی تھیں۔۔۔ جب کہ دوسری طرف سے سیکنڈوں کویاں یا جھیس بتاؤں۔۔۔ خود سوچ۔۔۔  
 اچانک ہائلک اور سے گولیاں برسنے لگیں۔۔۔ اس وقت انہیں  
 "اس طرح ہم کب تک مقابلہ کریں گے جشید۔۔۔ ہمارا ادا نہ ہوا کہ وہ شخص اب درختوں پر چڑھ گیا تھا۔"

"مارے گئے۔ ہمارے پاس گولیاں مٹم ہونے کے نہ تھیں تھے۔ نتیجہ یہ کہ جب وہ تیرتے ہوئے جیل کے کنارے پہنچے۔ اسے شادرِ افغانیں ان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ اسی اور یہ لوگ اب اور چڑھتے ہیں۔ گواہیں دیکھ لیں گے۔ بہت خوب! اب کہاں جاؤ گے بھاگ کر۔" غان رحمان نے کہا۔

”مارے گئے۔ ہمارے پاس گولیاں ختم ہونے کے فریضی تھے۔ نتیجہ یہ کہ جب وہ تیرتے ہوئے جیبل کے کنارے پہنچے۔ یہیں... اور یہ لوگ اب اپر چڑھ گئے ہیں۔۔۔ کووا ہمیں دیکھ لیں گے۔“  
”بہترانہ! ان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔“  
خان رحمان نے کہا۔  
”خان رحمان... اپنی فوج کے خوستے بلند رکھنا تسامدی اور داری ہے۔۔۔ کہ خوستے ختم کرنا۔“ اسکرچ جشید نے جلا کر کہا۔  
”خوب۔۔۔ بہت خوب! ہاتھ اپر اٹھا دو۔۔۔ جو ہاتھ اٹھائے گا۔۔۔ اور آگے آگے چلے گا۔۔۔ اسے گولی نہیں ماری جائے گی۔“  
”اوہ ہا! میں معافی چاہتا ہوں۔“  
”آہم... ایجاداں... اس طرف۔۔۔ ایک جیبل ہے۔۔۔ لانٹر چڑھا گئی تھیں۔۔۔“  
”فاروق نے تمثیلے ہوئے انداز میں کہا۔  
اسکرچ جشید کی طرف سے انہیں کوئی جواب نہ ملا تو انہوں نے

"اے تو پھر لگا دیں... دیکھا جائے گا۔" خان رحمان نے کہا۔  
انہوں نے آؤ دیکھاں تااؤ۔ چھٹا نگین لگا دیں، وہ چھپا بڑا  
ہیں؟" محمود نے بلند آواز میں بولا۔ پھر ان کے رنگ اڈ گئے۔ کیونکہ  
پالی میں گرے۔

"اے... وہ پانی میں کوئی جواب نہیں ملا تھا۔  
پیش نہ کر سکے... تو سگ کو ان کی موت کا یقین نہیں دیا سکتے۔ "ایا جان۔ آپ کہاں ہیں؟" فرزانہ چلائی۔  
"میں ایکٹھ کر رہے ہو... وہ پانی میں ہی کہیں ہوں گے۔" یا پھر زندہ اپنیں ان کے سامنے پیش کرنا ہے۔"

بے شمار درجتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور ہر سپاٹی کے لیچے کار  
کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ اور ہر وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے  
کہ لوگ اس قدر جلد جھیل سکتے پہنچ جائیں کے۔ گویا وہ جھیل کے  
دھوندی آئیں گے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ اس لئے کہ سکگ  
ھے سے واقف تھے۔ جب کہ انہیں اس کے بارے میں پوچھا

کے سامنے تم لوگوں کو رات کے بارہ بجے پیش کرنا ہے... اور ہر لڑکے رہے۔ یہاں تک کہ کھڑے کھڑے بالکل تھک گئے  
دپر کا وقت ہے۔ سو من مرے چک رہا ہے۔ "ایا تم بینے کتے ہیں؟"

"ہوں... غیب ہے... جسے آپ لوگوں کی مرشی"۔ فزادہ بے تو بینے کتے ہو۔ ان کے سروار نے کہا۔  
کچھ سوچ کر کمل۔

"میرے سروار"۔

"اب بینے گئے۔ سروار بھی بینے گیا۔ لیکن رانفلیں بدستور

"میرا خیال ہے... وہ پانی میں نہیں ہیں... کل گئے۔ پہلے اس کے باقی ساتھیوں کی والپیں ہوئی۔  
جنگل میں اپنیں تلاش کر دیں۔ میں چند ساتھیوں کے ساتھ تیکیں رہوں گا۔ ان کے چہرے لفٹے ہوئے تھے۔

"اقتنے تو کیا۔ اپنکل جشید نہیں طے؟" سروار نے کانپ کر

وہ ان کے نکتے کا انتظار کرتے رہے۔ ایک گھنٹا گزر گیا۔ لیکن وہ نظر نہ آئے۔

"میرا خیال ہے... وہ پانی میں نہیں ہیں... کل گئے۔ پہلے اس کے باقی ساتھیوں کی والپیں ہوئی۔  
جنگل میں اپنیں تلاش کر دیں۔ میں چند ساتھیوں کے ساتھ تیکیں رہوں گا۔ ان کے سروار نے کہا۔

"اوکے سر"۔

"تی نہیں طے۔" ایک نے حروہ آواز میں کہا۔

"اب تم لنگ کا سامانا کس طرح کریں گے؟"

"بیم نے ان کے تمام ساتھی تک فقار کیے ہیں۔ میرا خیال

میں کچھ نہیں آیا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ عجیب حال۔ تمام اپنیں ہے۔

"تم لنگ کو نہیں کہے کے گا۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

اپنی سیلان گم ہوتی ہو رہی تھیں۔

کے کامیاب ہیں۔"

"ہوں۔ یہ تو ہے۔ پھر اب کیا کرنا ہے۔"

"ان لوگوں کو آزاد کرو۔ تم لوگ بھی آزاد ہو اور میں بھی۔

ان یاد رکھتا۔ لنگ کے ہاتھ بہت لے ہیں۔ وہ نہیں تلاش کرتے

اور پھر وہ اور ہر دوڑنے لگے۔ ان کے قدموں کی آوازاں سے جنگل کو خجھ لگا۔ ان کے دل دھک دھک کر رہے تھے۔ اور

دعائیں کر رہے تھے کہ وہ ان لوگوں کے باختہ شکریں۔ ان کی کم

میں کچھ نہیں آیا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ عجیب حال۔ تمام اپنیں ہے۔

اوھر ان کے سامنے دس رانفلیں تی ہوئی تھیں مسلحہ چاہیے۔

ان لوگوں کے خلاف حرکت میں آئے تھے۔ لیکن وہ سوچ رہے تھے۔

کہیں ان کے والد کا کیا پروگرام ہے۔ کہیں ان کی کسی قدیم یاد رکھتا۔ لنگ کے ہاتھ بہت لے ہیں۔ وہ نہیں تلاش کرتے حرکت سے ان کا پروگرام کھٹائی میں نہ پڑ جائے۔ لفڑا وہ جوں کے تول

کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

"یعنی ہم ایسا کیوں کرس"۔ اکٹ نے کہا۔

مطلب کا کوں کرے۔

"فرم کیا کرنا چاہئے ہو۔" ایک اور ساختی بولا۔  
"کیا مطلب... کیا کیوں کریں۔"  
"فرار کیوں ہوں... لگ کے سامنے حاضر ہو کر سب نے اسے مار دیا لو۔ ہم لگ کے سامنے باقی لوگوں کو چیل کر دیں دیتے ہیں۔ کیا یہ سوری سے کہ وہ ہمیں سزا دے گا۔"

"ہاں! یہ ضروری ہے۔" سردار نے بھٹا کر کمال۔

"لیکن ایک ترکیب الی ہے کہ وہ ہمیں سزا فیں دے رہا رہا جائے۔ انکے جیشید کو دے لے آئے گا۔" بہت خوب! اس ترکیب سے تو واقعی ہم سب لوگ ساری وہی بولا۔

کیا مطلب... کیسی ترکیب "۔

سردار کا وہ ساتھی ترکیب ہتھے کے بجائے اچانک مر جائے۔ اس نے تو ہمیں تمام زندگی سامنے آگیا۔ اور اپنی رانچل اس کی طرف تماں دی۔

یہ تم کیا کر رہے ہو..... یاگل ہو گئے ہو کی؟“

"ہم سے کوئی زندگی بھر جاتے پھر کرو۔ لگ کے نئے، اور دیگرے۔"

بے یار رہوں، بُرداست پریس..... یہ روگرام سے کو منکور ہے۔“

لیکن میر کی رائے تھی۔ اس کا طرف تھی، کہ میرے خفے کے  
یادیں سب سے دوسرے روز سے آپھا۔

میں بھے۔ وہاں

میں.... مم صور پاک ہو کے ہو... رانچل ہٹا لو... اونٹا جائے۔

نے تمساری فکریت کروں گا۔

"یعنی سماری وجہ سے ہم زندگی بھر بھائے پھر لکھے تو کلک کے پاس جانا ہی نہیں چاہتے۔ دوستی پے

لے ذہن تدمی میں پھر بھی میں چھوڑ دیں کے... ٹھاٹ کرنے کے بعد

فاروق نے اسے چونک کر دیکھا۔ اس نے بھی فاروق کو چونکتے

ہی وہم لیں گے۔  
”اوہ تو اس کا یہی طریقہ تو ہیں.... کوئی اور ترکیب مل کر یا۔ الملا بولا۔  
لیکن بات ہے۔ تم اس قدر زور سے کیوں چونگے؟“

اس نے کہ اس وقت اس سے کم زور سے چونکنے کا موقع نہیں  
گئی تو ہم اس پر عمل کریں گے، ہمیں کوئی تم سے خد نہیں۔ لفڑا۔ اور میں ہر کام موقع محل دیکھ کر کتا ہوں۔“  
”میں نے پوچھا ہے۔۔۔ چونگے کیوں؟“  
”خشنی نہیں ہے۔۔۔“

”ہاں! میں جانتا ہوں۔۔۔ اچھا تم مجھے سملت دو۔“ سردار بنا۔۔۔ تب نے کہا ہے۔۔۔ نہ رہے گی پانسی۔۔۔ نہ بجے کا پانس۔۔۔  
”سملت دی۔۔۔ لیکن صرف پانچ منٹ کی۔“ ایک نے فریاد کی۔۔۔  
”ارے! میں نے یہ کہا ہے؟“ کہا۔

”یہ بہانا بنا رہا ہے۔۔۔ یہ کیا جانے ترکیبیں بیانا۔“ دی،  
”میں اس وقت سردار نے تشبیہ میں چھلانگ لگا دی۔  
”لگا۔“ محمود وحاذہ۔  
بولا۔

”جانایا۔۔۔ بت بیوہ بیوہ کر باتیں بنا رہے ہو۔۔۔ اپنے انہیں  
”اعلان فلڑا کیا۔۔۔ سب اس کے چیچے دوڑے۔۔۔ لیکن نزدیک چیچ کر پتا  
ہا۔۔۔ اب وہ اس کے چیچے نہیں دوڑ سکتے تھے۔۔۔ کوئی نکل گولیوں نے  
”اس وقت تو انجمام سے تم ڈر دو۔“ جانایا۔۔۔  
”تم کیا کہتا چاہتے ہو جانایا؟“ ایک اور ساتھی بولا۔۔۔

”یہ فرار ہونے کے لئے پر تول رہا ہے۔۔۔ اور اگر یہ فرار  
اور سکنک چیخ کیا تو تم سب مارے جاؤ گے۔“

”اوہ ہاں واقعی! یہ تو ہے۔۔۔ میرا ذیالیں ہے۔۔۔ تم سردار کو شکنڈال دیں۔۔۔“  
کردیتے ہیں۔۔۔ نہ رہے گا پانسی۔۔۔ نہ بجے گا پانس۔۔۔ ایک اور بیان۔۔۔  
”لاش پالیا پر تحریر لے گئی گی۔“ فاروق نے منہ بھایا۔

"تب پھر... کیا کریں؟"

"اے! ہم کوئی تمارے ساتھی ہیں.... بادوج ہم سے ترکیب

پڑھنے پڑے جا رہے ہیں۔" فاروق نے جملے کے انداز میں کہا۔

"حد ہو گئی... یعنی کہ۔" ایک نے جھٹا کر کہا۔

"دفن کر دو۔ قصہ ختم۔" غان رحمان بول اشے۔

"اوہ بال.... لیکن اس وقت گھر کو ہونے کا سامان کمال سے لائیں۔"

"تب پھر اس کے ساتھ کوئی پتھر باندھ کر جھیل میں ڈال ا۔ اس طرح یہ بے چارہ کم از کم پھیلیوں کے کام تو آئی جائے گا۔" اش کو جھیل کے پردا کر دیا گیا۔ اور اسی وقت محمود نے اپنے نہاد را اور اورہن نکل جانا بے حد آسان کام تھا۔ لیکن ہم نے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور حرث زدہ انداز میں بولا۔

"یہ.... آج... ہمیں ہو کیا گیا ہے؟"

○☆○

## وجہ کی وجہ

انہوں نے حیران ہو کر محمود کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا چاہیے ہو بھی؟"

"بس وقت وہ سب لوگ فائزگر کرنے کے بعد سڑاکی طرف

وپڑتے تھے۔ اس وقت یہ ہمیں تو بالکل بھول گئے تھے۔ اس

لاش کو جھیل کے پردا کر دیا گیا۔ اور اسی وقت محمود نے اپنے

ناہت کی کوشش ہمیں کی۔ آخر کیوں؟"

"شاید اس لئے کہ اب ہم نگہ سے بردا راست مذاقات کر کے

وہاں چاہیے ہیں۔ آخر وہ چاہتا کیا ہے۔ اب اجان کیوں اس سے اس

دوغوف زدہ ہیں۔" فرزان مکرانی۔

"ضور ہم سب کے ذہنوں میں یہ بات جڑ پکڑ گئی ہے۔ ورنہ

اُن رات بھاگ جانا بہت آسان تھا۔"

"نام خیالی ہے۔ تم لوگوں کی۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"نام خیالی.... وہ کیسے؟" فاروق کے لمحے میں حرث تھی۔

"اپنے کہ اس جگہ سے بھاگ کر تم کیسی نہیں جا سکتے۔"

جاو۔ جیس اب بھی اجازت ہے.... کل کرو کھا دو اس بگل۔  
دو سرا بولا۔  
”اگر ہمارا بھاگ لکھا مکن نہیں تھا۔ تو تم لوگ بھی ہیں۔  
کیوں کرو ہے تھے۔ جیس پکرنے کے لئے کیوں آتے تھے۔  
”تم سب کی موت نہیں چاہیے۔ بلاوجہ تم لوگ مارے  
کل سکتے۔“  
”مگر کے پاس لے جانے کے لئے... ورنہ تم بگل سے  
جانتے ہیں پسند نہیں۔“ - محمود نے مت بنایا۔

”آخر کیوں نہیں کل سکتے۔ وضاحت بھی تو کرنا۔“ بھی نہیں لے جا رہے ہیں۔ جانتے ہو، مگر۔ تم سے کیا سلوک کرے  
تملا کر کیا۔

”اس لئے کہ درختوں پر بھی ہمارے آدمی ہیں اور فراز  
رہتے ہیں۔ بس ان کی ذیوقی بدلتی رہتی ہے۔ کوئی فائز کرنا کہا  
بے۔“ قارون سکریا۔  
”تم سکگ کب سے ہو گئے۔“ ایک نے جل کر کہا۔

”ہاں! تم واقعی دیکھنا چاہیے ہیں۔“  
ایک نے مت سے ایک آواز نکالی۔ جواب میں ایک فائزہ۔  
”یہ فائز کس کا نشان لے کر کیا گیا؟“ فرزاد نے فوراً پوچھا۔  
”ہوائی فائز تھا۔ مت سے آواز ہوائی فائز کے لئے بنا لیا۔“  
”خوب نہیں۔ تم نہیں جانتے۔ وہ تم سے کیا سلوک کرے گا۔“  
”تم تو بتا دو ہا۔“  
”بہت خوب! یعنی آگیا۔ کہ درختوں پر بھی تم لوگوں۔“  
”نصف دھرم سکتم لوگوں کو نہیں میں دفن کرائے گا۔ تم  
سامنی موجود ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم بگل۔“  
”اگل کے صاف دھرم نہیں سے اوپر رہیں گے۔“  
”تلک نہیں سکتے۔“

”بھی داف۔ وہ سین تو دیکھنے والا ہو گا۔“ - قارون چکا۔

"یہ... یہ پاگل تو نہیں ہے۔"

"ابھی تک تو نہیں تھا... اب ہو گیا ہو تو کچھ کہ نہیں سکتے  
کیونکہ اس کا کچھ پتا نہیں چلتا۔" فرزانہ نے جبلے پہنے انداز میں کہا

"کیا پتا نہیں چلتا۔" ایک نے حیران ہو کر کہا۔

"میں کسے پتا نہیں... کیا پتا نہیں چلتا۔" فرزانہ بولی۔

"شاید تم سب پاگل ہو... ہاں واقعی... کام تو تم لوگوں کا  
پاگلوں جیسے ہیں... دیکھو نا۔ بلاوجہ کلک سے جھڑا امول لیا۔"

"جھڑا امول اس لئے لینا پڑا کہ مفت نہیں مل رہا تھا۔" قاریل  
نے سخیدہ لپٹے میں کہا۔

"کیا مفت نہیں مل رہا تھا؟" ایک نے حیران ہو کر کہا۔

"جھڑا اور کی؟"

"یہ تو چاٹ جائیں گے ہمارے داش... سیرا خیال ہے۔ اسی  
یہاں سے لے چلتے ہیں... سردار کے پارے میں کہ دیں گے کہ"

"اپنے جوشید کے پیچے گئے ہیں۔"

"پاگل ٹھیک۔"

اور پھر انہوں نے انہیں پھر سے راگلوں کی ندوپ لے لیا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے... ہم تو خود کلگ کے پاس جانا چاہئے  
ہیں۔"

"اس کے پاگلوں، بھیں تم لوگوں کو اسی طرح لے جانا پڑے۔"

"وہ کیوں؟"

"کلگ اعتراض کرے گا۔ کہ تم لوگوں کو راگلوں کی ندوپ  
لیں نہیں لیا گیا۔"

"یہ تمہارا کلگ آخر کیا چیز ہے؟"

"اک ایسی چیز جس سے اپنے جوشید بھی ڈر کر بھاگ گئے۔"

"ڈر کر نہیں بھاگ کے۔" فرزانہ نے پر اسامت بنا لیا۔

"تو پھر؟" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا۔

"کسی وجہ سے بھاگے ہیں... اور اس وجہ کی وجہ وہ وقت ہے  
میں گے۔" قادریہ سکریا۔

"وجہ کی وجہ یہ کیا یات ہوئی؟"

"ہم اس چکر میں نہیں پڑتے۔" قادریہ نے منہ بنا لیا۔

"کس چکر میں۔"

"اس چکر میں کہ یہ کیا یات ہوئی۔"

"تم نوگ کوئی یات بھی سیدھی طرح نہیں کر سکتے۔" ایک جل  
لے۔

"اپنے خیال میں ہم تو ایک یات بھی الٹی طرح نہیں کرتے۔"

"اچھا چپ رہو... دماغ کی چویں ہیں بھی محسوس ہو رہی ہیں۔"

"اس قدر جلد... ابھی تو ہمارا ساتھ شروع ہوا ہے۔"

”خانے پر پختے کے بعد یہ ساتھ ختم ہو جائے گا۔“  
جاونے لگ جائے۔

جانوں کی وجہ سے۔

"اے گر... وہ نکل تو ڈالے رکھتے ہی نہیں۔" ایک ہلا۔

”کیوں! تم لوگ وہاں جسیں رہو گے؟“ فرزاد نے حیران ہوا۔ ”آپ ملٹا سمجھے..... مطلب یہ تھا کہ ہم یہ چان کر رہیں گے۔ آنکھ کا سے۔“ کہا۔

"ریں گے کیوں نہیں۔ میں تم لوگوں سے اس طرح تکملا۔ تم لوگوں کے پاس اب وقت کمال رہ گیا ہے۔" ایک نئے نہیں کہ بات چیز نہیں کہ میں گے۔ سکھ کو یہ بات سخت پیدا ہے۔

کے اس کے آؤی، اس کے دشمنوں سے گھل مل جائیں۔ ”ایا کہاے وقت نہیں رہ گیا۔“

ب پہنچ میں وہ بے سر و سر کیا۔ اور تم لوگوں کو تک تک لے کیوں کر رہے ہو۔

"اے اس بات کا پتیا نہیں پڑے گا۔ یوں بھی ہم لے تم سے بچ کر تم لوگوں کی لاٹوں کو دکھ کر اپنا اطمینان نہیں کرے گا۔۔۔

گیا۔ درست ہم تو تم لوگوں کو سیدھے پاس کے پاس پہنچا دیتے۔“  
”کوئی بات نہیں۔ اگر ہمارا وقت آگیا ہے تو ہم کیا کر سکتے

"ہوں! اپنا حیل ہے... ارے تم نے تیا سکن۔ آخھ! یہ محو رئے فوراً کما۔  
کیا جھے؟" قاتل نے خود کو نہ لگانے والا جس پر اسی سالی کم جلد ملے

"آج تک کوئی نہیں بنا سکا۔ کہ کلگ کیا چیز ہے؟"۔ "کل گکھ۔ خاص طور پر پیوفسرڈاؤن کا پیرا حال ہو گیا۔"

"اوہ، بب پر سایہ میں پھر میں اسی کے پڑے ہیں۔" "اُخڑیں کب تک چلا ہو گا؟" انہوں نے جھلک کر کہا۔ "اوہ بس... گاڑیاں آتے ہی والی ہیں۔" ان میں سے اکنے پھٹکا۔

"یہ کہ اب لگ کے چرے سے نقاب الٹا جائے کا وقت آئی۔ کمال سے سے کمال مطلب... کیا کہا جائے ہو؟"

والی ہیں۔

کا سفر خالص پہاڑی سفر تھا۔ گاڑیاں بار بار موز مرنے لگیں اور وہ "میرا مطلب ہے۔ ہم گاڑیوں تک پہنچنے ہی والے ہیں۔ اپنے ہی اوپنے ہوتے پلے گئے۔ ہر ہمار اپنی یوں لگتا ہے اب گاڑی دیا ہو۔ کیا بھی گاڑیوں پر بھی سفر کرنا ہے۔" کی کمائی میں گری کہ اب گری۔ دنوں طرف سیکھلوں فٹ گری اصل سفری اب شروع ہوا ہے۔ تم لوگوں کو کنکٹ لایا جائیں۔ اور ان کی طرف دیکھتے سے ہول آتا تھا۔ آخر خدا ریاست میں طلب کیا ہے۔ نہ کہ شارون آباد میں۔ "ماگر کے یہ خوفناک سفر شتم ہوا۔ اور گاڑیاں ایک محل تما نمارت اورہ اچھا۔ اور شارون آباد سے ریاست کتنے فاصلے پر۔ اس ساتھ روگ دی گئی۔ یہ محل پہاڑ کے دامن میں بنایا گیا تھا۔ "چار گھنٹے کا سفر ہے۔" "مارے گئے پھر تو۔" محمود نے بوکھلا کر کہا۔ "دفات کمزی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی شر ہو اپنیں گاڑیوں دیکھیں۔" چار گھنٹے کا سفر اتنا مشکل مسئلہ تو نہیں ہوتا۔ اس اندرا گیا۔ پھر محل کے اندر لایا گیا۔ محل کے اندر بھی پختہ سڑک "ہم سفر سے بہت گھبرا تے ہیں وہ بھی گاڑیوں کے سڑک۔ اس سڑک پر اپنیں بیدل چلتا ہے۔ پھر اپنیں پتوں سے بنائے ہاں جماز کا سفر ہمیں بہت پسند ہے۔" اس وقت ان میں سے ایک نے کہا۔

"ریاست میں ایک پورت ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس جگہ۔۔۔ آپ لوگ یہاں آرام کریں۔۔۔ ہم پلے کنگ کو اطلاع دیں۔۔۔ اس کے بعد اگر اس نے آپ لوگوں کو پیش کرنے کا حکم دواترے۔۔۔ ایک کمرے میں لایا گیا۔۔۔ اس وقت ان میں سے ایک نے کہا۔

"چلے جو۔۔۔ کوئی بات نہیں۔" "چھر ان کا سفر گاڑیوں پر شروع ہوا۔۔۔ اس کا پہلا حصہ "لین ہمارے کھاتے پینے کا کیا ہو گا۔" پروفیسر بولے کے درمیان میں طے کیا گیا۔۔۔ پھر دو گھنٹے بعد سڑک پر شوٹ ہوئے۔۔۔ "مکراویے۔" "کھلنا ملے گا۔۔۔ گھبرا نے کی ضرورت نہیں۔" ایک نے ہنس کر چاروں طرف بلند و پلا درخت نظر آئے گے اور یہ درخت پہاڑ تھے۔۔۔ اوپنے اوپنے پہاڑ اللہ کی میت کا اعلان کر رہے تھے۔۔۔ "کرتے کا دروازہ بند کر کے ٹلے گئے۔"

بسم محمود فاروق — ہم تو شارون آیا وکی سیر کا پر گرامیکی طرح یاد آئے۔

گر سے نکلے تھے اور پھر گئے کمال..... وہ ہوٹل اور ہاؤس..... اس دوران انہیں کوئی لینے نہ آیا۔ یہاں تک کہ وہ نماز پڑھنے پہنچ آئے والے واقعات مجھے خواب نظر آتے ہیں..... آخر دا بے کے بعد ۳ گھنے..... دوسرے دن صبح سوریے اٹھے..... نماز اواکی اور تھا۔ ہم جو شی ہاں میں داخل ہوئے تو..... سنگ بھی آگیا تھا..... نہادت کا انتشار کرنے لگے..... ناشتا بھی پدر مزاہی تھا..... ابھی وہ اچھی طرح سنگ اس ہوٹل کے ہاں پر بیٹے چھا کیا..... سب سے مجبوب نامہ بھائی انہیں ہوئے تھے کہ بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور وہی کام تھا کہ اسی آج ہجک اپنی، کسی سے بھی اس قدر خوب کالاں ادا لوگ انہیں نظر آئے

خیلی دیکھا تھا۔ پھر آخر کنگ میں الیکی کیا بات تھی... اسے دیکھا  
ہم، تک خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔

بیاناتیں اور گاؤں

مکالمہ نسبت

"کوئی بات سیک۔ پیٹھ بھر کیا تھا۔ اور یہ بھی بہت ہے۔"

"بہت سا پر اور شاکر معلوم ہوتے ہو"۔

تمہارے کام کے حالات کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے

وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ

卷之三十一

م پند اردو اس سے بھر لانا بھی میں مل سکا ہے۔

"یہیں تک"

لگ کی بان میں بان ملا کرے ہے شیر، وہ حسارے لے

کچھ کا حکم اے

بُت میں ارم بے اس لی ہاں میں ہاں طالی نو وہ سمارے گے

علم کا علم دے گا ہے۔"

"اُن کا خوف میری سمجھ میں نہیں آیا"۔ فرزانہ بولی۔

سے "کے سمجھ میں آتا ہے"

و سیریاب ب عالمیں پہنچے۔

مَنْ كَانَ حُفْظُ لِوْحَدَتِي بِهِ يَجْعَلُ مِنْ أَنْجَانَ

وہ ہمارے ساتھ ہیں جبکی نہیں..... نہ ہی

علوم سے اب ہم کرس تو گیا؟

سید علی بن ابی طالب

..... سر - فاروس سے دوسرے  
گلکی کے " گلکی کے "

"وہ تو کر دے ہیں..... تھرٹھ مل دے ۔

تحوڑی دیے بعد کمرے کا دروازہ مکھلا اور

مکالمہ سرکاری والے اندر نہیں آئے۔

کا ایسا نہ تھا کہ کوئی

کے کے کے کے

"اب ہم صرف کھانے کے لئے تو اس کی ہاں میں ہاں نہیں آپ اور بولا۔  
کہے۔ محمود نے پر اسامنہ بنایا۔

"تم نہیں جانتے جانیا۔" اس نے جلا کر کہا۔

"کیا نہیں جانتا میں۔" جانیا نے کہا۔

وہ انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوئے۔ انہیں پاچا حصہ  
تیر کر۔ ان لوگوں پر کیا وقت آئے والا ہے۔

کی سڑک پر چلتا پڑا۔ تب کہیں وہ محل کے اندر رونی سے میں آتی  
"مہمیں تو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ سکگ کو ہم سے دشمنی  
دیکھو۔ یہی ایک بات سن لو۔ سکن جو کہے۔" اس کا بات۔ یا ہمیں سکن سے کیا دشمنی ہے۔  
انکار نہ کرنا۔" ایسے میں ان میں سے ایک نے کہا۔

"یہ بات تو شاید اپنے جسید جائے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ وہ جو تجویز پیش کرے۔ انکار نہ کرنا۔ اکار نہ کرنا۔ اکار نہ کرنا مناسب نہیں۔"

تم لوگوں کا بھلا ہے۔"

وہ ایک بڑے دروازے کے سامنے رک گئے۔

"ماگر وہ کوئی غلط سرا سر غلط بات کے گا تو کیا ہم اس آئندہ  
انہوں نے دیکھا۔ دروازہ پر انیں لکڑی کا تھا۔ اس پر قش و  
لین گے۔" اور سہری تار سے بھی کام کیا گیا تھا۔

دروازے پر چار آٹی تکیی ٹکواریں لے کر نہ تھے۔

"ہاں! میں مان لیتا۔"

"یہ نہیں ہو سکا۔"

"جیسے تم لوگوں کی مرضی۔ اس صورت میں وہ فراز نہ کر رہے ہیں۔" فاروق نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔  
کی موت کا حکم نادے گا۔"

"کیلے... ایسا کیوں کہا تم۔"

"موت اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔"

"تو اور کیا۔ ان جلادوں کو دروازے پر دیکھ کر کسی دیو کے قلعے  
تم لوگوں کو سمجھنا بہت مشکل کام ہے۔" اس نے جل اور آہن نہیں ہوتا کیا۔

"فاروق نے فوراً جواب دیا۔"

"ارے تو تم کیوں اپنا دماغ خراب کر رہے ہیں۔" مرتضیٰ "سکن کو اطلاع کر دیں۔ یہ لوگ آگئے ہیں۔" ایک بولا۔

"انہوں نے خود ای سیاق بھیجا تھا کہ یہ لوگ آئیں تو انہیں دیں۔ لہذا انہیں اندر لے جا سکتے ہیں۔" یہ کہ کر ان چاروں نے مل کر ایک ایک ہاتھ سے پہاڑ گلایا۔ تب کہیں جا کر دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہو گئے ساتھ ہی وہ بڑی طرح اپٹھے۔

○☆○

ان کے سامنے ایک بڑا صحن تھا۔ صحن کے پہلوں پر ایک کتاب تھا۔ اس تالاب کے اوپر لوہے کا پاپ تھا۔ اس پاپ میں ڈھریں لالکلی گئی تھیں۔۔۔ اس وقت ان زنجروں سے ایک انسان کی اش بندگی تھی۔۔۔ اس کے دماغ میں ایک سوراخ تھا۔۔۔ اس سوراخ سے خون لکلن لکلن کراس تالاب میں بیج ہو رہا تھا۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا؟" فاروق نے قہر مر کا پتی آواز میں کہا۔ "ہمیں خود معلوم نہیں۔۔۔ صرف اتنا اندازہ ہو گیا ہے کہ تھوڑی زی پڑتے ہی اس شخص کو موت کی سزا سنائی گئی ہے۔۔۔ کیوں سنائی گئی ہے۔۔۔ یہ ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔۔۔ ہم تو تمہارے ساتھ اندر آتے ہیں۔۔۔ بالآخر اس کا نام ضرور جانتے ہیں۔۔۔ یہ نوری ہے۔۔۔ نوری۔۔۔"

"نوری! اُن کے منہ سے لکڑا۔

"اہ! بیچن میں نور خان رہا ہو گا۔۔۔ نور خان یا کچھ اور۔۔۔ نور سے یہ نوری بن گیا ہو گا۔۔۔ بہر حال یہ ہم میں سے ایک تھا۔۔۔ یعنی سمجھ

کے لئے کام کرنے والوں میں سے ایک۔ ان دونوں اس کی زیورات پر آئتے نہ کے پادشاہوں جیسا شاید دربار۔ محل کی ایک دیوار کے محل کی بھیلی دیوار کی طرف تھی۔ ضرور کوئی خاص واقعہ رونا۔ ساتھ شبات کری بچھی تھی۔ وہ شری رنگ کی تھی۔ اس کے دائیں ہے۔ اندر چال کر شاید کچھ اندازہ ہو سکے گا۔ خدا کرے سکے اور باسیں دونوں طرف کریاں رکھی گئی تھیں۔ لیکن یہ کریاں عام زیادہ خراب نہ ہو۔ درستہ تم لوگوں کے ساتھ ہم لوگوں کی بھی شور تھی۔ ان پر لوگ بیٹھے تھے۔ درمیان میں ایک ٹھپس کو دونوں آسکتی ہے۔ اور یہ شامت خاص طور پر اس لئے بھی آئے گی۔ طرف سے جگائے ہوئے چار آدمی گھڑے تھے۔ وہ آدمی خود کو سروار ہمارے ساتھ ٹھیں ہے اور اپنکر جشید ابھی تک پکڑے نہیں۔ چھلاتے کے لئے نور لگا رہا تھا۔ ایسے میں یہ لوگ وہاں تک پہنچے اور ایک طرف گھڑے ہو گئے۔

”تو کیا ابھی سکگ کو کچھ معلوم نہیں کہ کل کیا ہوا ہے؟“  
”جنم ٹاہت ہو گیا۔ تم اپنی ذیوقی پوری طرح انجام نہیں دے سکے۔ اللہ اسی وقت چھائی دی جائے گی تھیں۔“  
لچک کر کمل۔

”نہیں۔ اس نے کہ ابھی ہماری پیشی کا حکم ہوا ہے۔ کل،“  
”نہ... نہیں... سکن نہیں۔ آپ بت ابھی ہیں سکن۔“  
”اپنی آمد کی اطلاع انسیں بھجوادی تھی۔“  
بت رتم دل۔ بت نیک۔ مریانی فرم اکرم مجھ پر رحم کیا جائے۔

”ادہ اچھا۔“ لیکن اب تم لوگوں کو خوف زدہ ہو لے گی۔  
بیرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔  
ضرورت ہے۔ سروار کا نام لے کر تم صاف پیچ جاؤ گے۔“  
”اکر جھیں پچوں کی گلر ہے تو انسیں بھی ہمارے ساتھ ہی اور پیچ  
”کچھ نہیں کہا جا سکتا۔“ سکن نے ناخن ٹکوڑا انداز میں کہا۔

”نہ نہیں سکن صاحب نہیں۔ ان کا کیا قصور۔ غلطی میں  
نہیں کی جاسکتی۔ ایک بولا۔“

پھر وہ اس لاش کو سکلتے ہوئے آگے بڑھے، صحن کے لامبے طرف پر ایک کشادہ برآمدہ تھا۔ برآمدہ عبور کر کے وہ ایک اور گز میں پہنچے۔ یہاں بھی صحن کے درمیان ایک تالاب تھا۔ اس تالاب میں فوارہ چل رہا تھا۔ اور اس کے دوسری طرف شاید دربار لگا تھا۔  
”آپ کا شکریہ۔“ آپ بس بچھے پھائی دے دیں۔ میرے

پہلوں کو معاف کر دیں۔" -  
"بالکل بالکل.... تم گلزار کر دے۔ تم سارے بعد اسیں کوئی ایک ہوت کے درواز پر کھدا بالکل ہے بس شخص اور کر بھی کیا سکتا کہا جائے گا۔ ان سے کوئی غرض نہیں رکھی جائے گی.... ہاں آ رہے ہے۔ تم اور گالیاں وہاں چاہو۔ تو وہ بھی دے لو۔ اس سے مجھے کوئی میرے مقابلے پر کچھ کرنے پر قل گئے تو اور بات ہے۔" -  
"وہ اس قابل کہاں۔ وہ تو ابھی بہت چھوٹے ہیں۔" -  
"تم نے شاید آج کل کی فائیس نہیں دیکھیں۔" - کنگ نہ  
"کیا مطلب؟" وہ چوڑا۔

"اے بھی۔ اکثر قلموں کی ایک ہی تو کمالی ہوتی ہے۔" -  
کو کوئی مار ڈالتا ہے۔ اور اولاد جوان ہو کر انتقام لیتی ہے۔  
"کنگ! یہ وقت بھلا ان ہاتوں کا ہے۔ اور پھر وہ ہاتم فریز..... ان کا حقیقت سے کیا تعلق۔" اس نے جلد کئے اندر ایں گلے  
"اوہو۔ بھی کسی حد تک آتا ہے تعلق۔ خب، میں تو  
سے بہت لوں گا، اگر وہ میرے مقابلے پر آئے۔ فی الحال تو تم بالا  
خدا حافظ۔ یہ ہماری اور تم ساری آخری ملاقات ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ اسے باندھ دو۔ اور خوب گھر لانی میں رکھو۔  
منہ دو وقت ایک ایک روٹی کھانے کو دی جائے۔ آگر یہ اس وقت  
تسلیے نہ مرجائے۔ جب یہاں اسکلپر جشید کو چھانی دی جائے  
بھی معاف نہیں کی۔ حالانکہ میں ایک دست سے تم سارے ساتھ  
ہوں۔ اور اب ان لوگوں کو پیش کیا جائے۔ جنہیں اسکلپر جشید اور  
اں کے ساتھیوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔"  
"مردوار! ان لوگوں کو لے آؤ۔" - ایک شخص نے کری سے  
ایادیں بھلا دیں۔ لیکن میری ایک بات نوٹ کرو کنگ۔"

"پھلو کرا دو نوٹ۔ میں نے تم ساری ہاتوں کا برا نہیں مانا۔  
"بالکل بالکل.... تم گلزار کر دے۔ تم سارے بعد اسیں کوئی ایک ہوت کے درواز پر کھدا بالکل ہے بس شخص اور کر بھی کیا سکتا  
کہا جائے گا۔ اس سے کوئی غرض نہیں رکھی جائے گی.... ہاں آ رہے  
فریز نہیں پر جائے گا۔ ہاں تو تم کیا نوٹ کرا رہے ہے۔" -  
"تم سارا انجام نہ دیکھ ہے۔ اسکلپر جشید کا ان حدود میں کتنا یہ  
بٹ ثابت کرتا ہے۔" -

اولم بھی ملے گا۔

”ضورے کیوں تھیں۔ جو ماں گو گے، انعام ملے گا۔“

”اطلاع یہ ہے کنگ۔ کہ سردار لوٹ کر نہیں آئے گا۔“

”کیوں۔ کیا اپنکے جشید نے اسے مار دیا؟“ کنگ نور سے

”اچھا۔ اور ہر باتی لوگوں کے جسموں سے جان لٹھے گی۔ ان کے

”سموں پر لڑنے طاری ہو گیا۔“

”میں نہیں جانتا۔ اسے کس نے مارا۔ لیکن میں نے تمہیں

”لیں اس کی لاش دیکھی ہے۔“

”کیا۔ لاش۔“

”ہیں کنگ لاش۔ اگرچہ اس کے جسم کے ساتھ بماری پھر

”بنا کر پالی میں ڈالا گیا تھا۔ لیکن کسی طرح پتھر کمل گیا۔ اور لاش

”بالا ہے تھی نہیں۔ میں اس طرف ان لوگوں کی کارروائی کا جائزہ لینے کیا

”غافل۔ یہ لوگ مجھے راستے میں ملے۔ لیکن مجھے ان کے ساتھ انکھز

”بیٹھ نظر میں آیا۔ نہ سردار نظر آیا۔ تو میں آگے نکل گیا۔ اور

”کنگ! اکیا مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے۔“ ایک غصہ لے کر

”اوہ۔ اوہ۔ تب پھر تھارے اپنکے جشید۔ تم سرانگ لگا۔“

”اور بجتو کو کس نے مارا۔“

”اوکے کنگ۔ مجھے اس سلسلے میں اختیارات دیئے جائیں۔

”لیکن ان لوگوں سے سوالات کر سکوں۔ اور اگر یہ غلط بیانی کریں تو

”سردار کے بھائے۔ ان میں سے ایک آگے بڑھا۔ پہاڑ پر ملے گا۔“

اور پھر بولا۔

”سردار۔ ابھی تک نہیں آئے کنگ۔“

”کیا مطلب؟“

”یہ لوگ مختلف ستون میں بھاگ رہے تھے۔ ہم لوگ ان

”خاک میں تھے۔ میں نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ سردار اپنے

”جشید کے پیچے تھا۔ ہم نے اس کا بہت انتظار کیا۔ لیکن وہ لوٹ

”نہیں آیا۔ لذا ہم نے سوچا۔ کیوں نہ ہم باقی لوگوں کو آپ کے

”خدمت میں چیز کر دیں۔“

”خوب۔ یہ تم نے اچھا کیا۔ لیکن بھی۔ اپنکے جشید کی

”گرفتاری سب سے زیادہ ضروری تھی۔ اس کے بغیر تو مزا نہیں آتیں گا۔“

”تب پھر ہم سردار کا انتقال کر لیتے ہیں۔“

”ضورے کیوں نہیں۔ ہم اس کا انتقال کریں گے۔“

”کنگ! اکیا مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے۔“ ایک غصہ لے کر

”سے اٹھو کر کم۔

”کیوں نہیں۔ تم تو ہمارے سرافر سماں ہو۔ بلکہ تم تو ہمارے

”اپنکے جشید ہو۔“

”تب پھر کنگ اگر میں کوئی کام کی اطلاع دوں۔ تو کیا مجھ

”لیکن ان لوگوں سے سوالات کر سکوں۔ اور اگر یہ غلط بیانی کریں تو

انہیں سزا دے سکوں۔" اب تک ڈاکٹر خادوے اس کا پوست مارٹم کر چکا ہو  
"جیسیں اس معاملے میں پورا اختیار دیا جاتا ہے۔" اگر اور جو شیخے پوست مارٹم کی روپرث طے گی... میں اس کیس پر  
"اب ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے کنگ؟" اب... بہت جیزی سے آگے بڑھنے لگوں گا۔

کہا۔ "مجھے تین ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔" کنگ بے رحمی سے ہٹا۔  
"اب میرے لئے کیا حکم ہے۔" شرابو سکرایا۔  
"جاوے کام شروع کرو۔" "تب تم ان کے سردار ہو۔" لیکن ہمارے سراخرس کی تھیں  
"آپ بھول رہے ہیں کنگ۔" "اوہ میں کیا بھول رہا ہوں؟" کنگ نے چیلان ہو کر کہا۔  
"مجھے رکاٹ بننے کی کیا ضرورت ہے کنگ؟" جانایا ہوا۔  
"بالکل تھیک۔ ان لوگوں کو ابھی قید میں رکھا جائے اسکے لئے انعام نہیں ملا۔"  
دن میں ایک روشن صبح، ایک روشن شام دی جائے۔" دیکھیں اس کی طرف اچھال دی۔ اس کی الگیوں  
"بہت بہتر کنگ۔ ایسا ہی ہو گا۔" "سرایہ کام فوراً شروع کرو۔" کنگ نے سراخرس کیلی اور انگوٹھیاں بھیجیں۔  
"شرابو۔" تم اپنا کام فوراً شروع کرو۔" کنگ نے سراخرس کیلی اور انگوٹھیاں بھیجیں۔  
خاطب کیا۔ "اوے کنگ۔ آپ بے گل ہو جائیں۔" سردار گاؤں کی بہت ایسیں۔  
کا سراغ میں بہت جلد نکالوں گے۔ بلکہ میں تو آپ کے حکم ہے۔" "غاصب ہیرے کی ہے شرابو۔"  
پہلے اپنا کام شروع کر چکا ہوں۔" شرابو سکرایا۔  
"اس میں کیا تک ہے کنگ۔" میں تو دولت مند ہو گیا ہوں۔"  
"کیا مطلب۔" وہ کیسے؟" کنگ چونکا۔  
"میں نے اپنے ماحتوں کے ذریعے سردار گاؤں کی لاش کو بھیج لے گی۔ اگر اسے اسکے جمیں نے مارا ہے۔ تو اس کی گرفتاری بہت

جلد عمل میں آئی ہا ہیے۔ جانایا تم سن رہے ہو..... تم ابھی اور ایک وقت اس کی تلاش میں روانہ ہو جاؤ۔“

”بیت بہر کنگ۔“ جانایا نے فوراً کہا۔

”ایک منٹ کنگ.... آپ مجھے اختیار دے پکے ہیں۔“

”دکس بات کا اختیار؟“ کنگ نے چونکہ کر کہا۔

”آواز بلند نہ کرو۔“ تم کنگ نہیں ہو۔ کنگ میں ہوں، میری یہ کہ میں تختیش کس طرح کروں گا۔ ان لوگوں سے دوست میں پرندہ بھی میری آبازت کے بغیر نہیں بولتا۔ تم کیا ہو۔ سوالات کرتا ہیں۔۔۔ اگر یہ اسپکڑ جمیش کی تلاش میں نکل گئے تو تم اُنہیں سرافرازیں کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔“

”اوہ اچھا۔۔۔ تب پھر اس طرح تو اس بات کا امکان ہے کہ شرابو کے چہرے کا رنگ اڈ گیا۔۔۔ چد لمحے تک وہ سکتے کہ عالم نہ کمرلا رہا۔۔۔“

”نہیں کنگ۔۔۔ اس کے پنجے اور دوست ہے رے قابو میں نہ۔۔۔“ اب بت کیوں بن گئے۔۔۔ کیا میرا فیصلہ پسند نہیں آیا۔۔۔ میں لہذا وہ آس پاس ہی کمیں منڈلا رہا ہو گا۔۔۔ اور میرے ماحتوں کے اب تیر ہو چکا۔۔۔ اب پسند اور ناپسند سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ گک جائے گا۔۔۔ آپ اس کی گرفتاری کی ذمے داری بھی نہیں ہے۔۔۔ صرف اس صورت میں پuch سکتے ہو۔۔۔ جب اسپکڑ جمیش کو گرفتار کر لو دیں۔۔۔ میں بہت جلد اسے چیش کر دوں گا۔“

”بہت خوب! اگر ایسا ہوا تو تمیری انگوٹھی کے بھی حق ہے۔۔۔“ ”اوے کنگ۔۔۔ ایسا ہی ہو گا۔“

”کہ کردہ مزا اور پھر بہت زور سے چوٹنا۔۔۔“

”شاندار کنگ۔۔۔ مزا آگیلے۔۔۔ آپ جیسے فیاض بھی کم لوگ ہو گے۔۔۔“

○☆○

○

”اوہ اور موت بھی۔۔۔ اگر تم گانو کی موت کا سراج نہ لگا سکے۔۔۔ اور چل جیش کو گرفتار نہ کر سکے تو۔۔۔ پھر جمیش بھی چھانی کی مزا سالی بنتے گی۔۔۔“

”ایی!!!!“ وہ چلا اٹھا۔

## کیا مطلب

"یہ کیا بات ہوئی۔ بھلا میرا اس حالت سے کا تعلق۔ میں نے اسکلپر جیشید اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کے لئے سردار ہاڑ اور اس کے ماتحتوں کو بھیجا تھا۔ اب اس سلطے میں گانو مارا گیا تو ان دادرت سے میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔" سُنگ نے پر اسامنہ بنایا۔

"ہمیں نہ ہو۔ لیکن مجھے حق ہونا چاہیے۔"

"لیک ہے۔ میں حسین یہ حق دھتا ہوں۔" سُنگ نے جلا کر لکھا۔

"اپنے سے میں آگئے سُنگ۔ تب میں معافی چاہتا ہوں اور اپنا اختیار ختم کرتا ہوں۔"

"حسین! اب دے چکا۔ اور یہ بات یاد رہے۔ تم صرف اس مورت میں پیش کو گے جب کافوں کی موت کا سراغ لکا لو گے۔"

"اوکے سُنگ۔ اب میں ابیازت چاہوں گا۔"

"اپنچا نیک ہے۔ جانیا۔ اس کے ساتھیوں اور اسکلپر جیشید کے ساتھیوں کو بھی لے جاؤ۔ جانیا کو ان لوگوں کے پارے میں ہدایات

نہ اب تسلیم کا کام ہے۔ اتنیں جس طرح رکھنا چاہو، رکھ سکتے ہو۔۔۔

لیکن روشنی صرف دو وقت دینا ہو گی۔ ایک ایک روشنی صحیح، ایک ایک روشنی شام۔"

"اپنے کا یہ اصول مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ تمام قیدیوں کو ہوں۔ پوچھ چکھ کر سکتا ہوں۔"

"کیا ہوا شرایط۔ کیا یہاں حسین کسی پر سُنگ ہوا ہے۔" سُنگ نے بھی فوراً حسوس کر لیا کہ وہ کسی بات پر چونکا ہے۔

"یہ بات نہیں ہے سُنگ۔" شرایط پر سکون ہو کر کہا۔

"تب پھر۔۔۔ چونکے کیوں تھے؟"

"ابھی میں نہیں ہتا سکتا۔۔۔ پلے مجھے تحقیقات کر لینے رہیں۔۔۔

الحال تو میں پوست مارٹم کی روپورٹ حاصل کروں گا۔"

"اور پوچھنے کی وجہ نہیں بتاؤ گے۔" سُنگ نے پر اسامنہ بنایا۔

"میں مجھوں ہوں۔۔۔ ابھی چکھ نہیں ہتا سکتا۔"

"خیبر۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ جب بتا سکو۔۔۔ بتا دیتا۔۔۔ میں حسین۔۔۔ اور وہ کون سا؟"

"یہ کہ میں تنتیش کے سلطے میں آپ سے بھی سوالات کر رہا ہوں۔۔۔

"لیکن آپ نے ابھی تک ایک اختیار نہ دیا۔" شرایط مکر رہیں۔

"اوکے وہ کون سا؟"

"یہ کہ میں تنتیش کے سلطے میں آپ سے بھی سوالات کر رہا ہوں۔۔۔

"آپ کا یہ اصول مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ تمام قیدیوں کو

ہوں۔۔۔ پوچھ چکھ کر سکتا ہوں۔"

"ہاں پاکل۔ قیادوں کو معلوم تو ہونا چاہیے کہ ہم یقیناً اسی دن میں رکھو جاتیاں ہیں۔ یہ بھی پیٹ بھر کر ملا رہے ہیں۔ اگر اسیں عیش و آرام اور بہترن کھانا وہ بھی پیٹ بھر کر ملا رہے ہے۔ اگر اسیں اسی واردات کا سفر نہ لگا کا اور اسکے جیش کو گرفتار دہ خود کو قیدی تو سبھیں گے یہی ہیں۔"

"آپ کا یہ اصول مجھے خوب سمجھنے پڑتا ہے۔"

"اچھا ہے۔ مجھے دوسرے مقدمات بھی نہیں ہیں۔"

سب لوگ مڑے اور پاہر کل آئے۔ یہ آدمی عبور کر کے ہوا جاننا ہے۔ لیکن ان لوگوں کی صلاحیت بھی تو حیرت انگیز ہے۔ مگن میں آئے تو لاش اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔ لیکن اب اسی نے۔ پھر یہ تمارے قابو میں اس کس طرح آگئے۔ شراب نے اسے کل آئے۔

"بیکل میں ہم پسلے ہی موجود تھے اور درختوں پر بھی ہمارے چانیاں۔ ان لوگوں نے قید خانے میں ڈال دیے۔ میں زراپس فی موجود تھے۔ جب ان پر چاروں طرف سے فائزگ ہوئی۔ تو مارٹم روپورت حاصل کرنوں۔ اپنے ساتھیوں کو اسکے جیش کی لاشیں لے لے ہاتھ کھڑے کر دیے۔"

لگا دوں۔ ایسا لگتا ہے۔ یہی نہ کہ جیش سروار گانو کو ہوتا ہے۔ اور اسکے جیش کی سروار گانو مکرایا۔

"اس وقت ان میں نہیں تھے۔ آپ ان سے پوچھ کرے۔"

"ہوں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ آگے اٹھ کوچاہے۔"

شرابو کی نظریں جاننا پر جم گئیں۔ پھر وہ ساتھیوں کی طلاق پہنکا را۔

"جی چاہو جانیا۔ گانو کو کس نے مارا ہے۔"

"یہ۔ یہ آپ مجھ سے کہوں پوچھ رہے ہیں۔ جانیا کہر ایسا۔"

"اس لئے کہ اس بیکل میں تم گانو کے ساتھ ساتھ تھے۔"

کی کے ہاتھ تھے۔ جیسیں فہم معلوم ہو گا تو کے ہو گا۔ اور یہ اگر اسیں عیش و آرام اور بہترن کھانا وہ بھی پیٹ بھر کر ملا رہے ہے۔ اگر اسیں اسی واردات کا سفر نہ لگا کا اور اسکے جیش کو گرفتار دہ خود کو قیدی تو سبھیں گے یہی ہیں۔"

"ہوں امیں سمجھتا ہوں۔ لیکن سفر شرابو۔ آپ اسکے جیش

"اچھا ہے۔ مجھے دوسرے مقدمات بھی نہیں ہیں۔"

"اوہ بھی طرح جانتے ہیں۔ ان کی صلاحیت حیرت انگیز ہے۔"

"مگن میں آئے تو لاش اسی طرح لکھی ہوئی تھی۔ لیکن اب اسی

خون نہیں تھک رہا تھا۔ وہ اس پر صرف ایک نظر ڈال کے اور راہ پر کرول۔

"بیکل میں ہم پسلے ہی موجود تھے اور درختوں پر بھی ہمارے

چانیاں۔ ان لوگوں نے قید خانے میں ڈال دیے۔ میں زراپس فی موجود تھے۔ جب ان پر چاروں طرف سے فائزگ ہوئی۔ تو

مارٹم روپورت حاصل کرنوں۔ اپنے ساتھیوں کو اسکے جیش کی لاشیں لے لے ہاتھ کھڑے کر دیے۔"

لگا دوں۔ ایسا لگتا ہے۔ یہی نہ کہ جیش سروار گانو کو ہوتا ہے۔ اور اسکے جیش کی سروار گانو مکرایا۔

"اس وقت ان میں نہیں تھے۔ آپ ان سے پوچھ کرے۔"

"ہوں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ آگے اٹھ کوچاہے۔"

شرابو کی نظریں جاننا پر جم گئیں۔ پھر وہ ساتھیوں کی طلاق پہنکا را۔

"جی چاہو جانیا۔ گانو کو کس نے مارا ہے۔"

"یہ۔ یہ آپ مجھ سے کہوں پوچھ رہے ہیں۔ جانیا کہر ایسا۔"

"اس لئے کہ اس بیکل میں تم گانو کے ساتھ ساتھ تھے۔"

"امیں کو تمہاروں کی طرف لے چلوا۔"

انہیں گھیرے میں لے کر کوٹھریوں تک لا دیا گیا۔ اور پھر خان رحمان نے چاقو کے ذریعے سلامیں کاٹ ڈالیں اور پھر وہ ایک بڑی کوٹھری میں بند کر دیا گیا۔ پھر جاتا اپنے ساتھیوں کے کوٹھری سے باہر نکل آئے۔ لیکن اب ان کے ساتھ قید خانے کی بات اونچی دفعہ ارتھی۔ اس دفعہ کو عبور کرنا بخیر کسی سماں کے انہیں سے طلاں کاں۔

"پا نہیں! یہ سب کیا ہے... ہم لوگ تاب عک پر نہ کے بس کی بات نہیں تھی۔  
سکے اپا جان۔ اپا عک اس قدر خوف زدہ کیوں ہو گئے تھے۔ اے اے! اے! اے! اس قدر پاندھار بیو اری۔ کیا یہ اس قدر چالاک  
لے تو خوف زدہ ہونا سیکھا ہی نہیں۔"

"جب تک اس بات کی سمجھ نہیں آ جاتی... اس وقت تک "لگتے تو نہیں۔ ارے ہاں... ہم دیوار پر بھی تو چاہو آزما کئے پکھ کرنے کے قاتل نہیں ہیں... یا پھر جشید ہمیں کچھ اشارہ دیتا ہیں"۔

"اکابر کو ہمارے خدمت میں کام کرنے کے لئے اپنے جلد آئواز کرو۔

غافر حسین نے دیوار میں چاقو کے ذریعے سوراخ کرنا شروع  
ہٹانے کا وقت نہیں ملا۔

"یعنی ہم یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بھی تو میں بیٹھ سکتے۔ یا میراج کی دوسری طرف پر  
خیک ہے... محمود اپنا چاقو نکالو۔ ہم یہاں شیش رہیں گے۔ ایک دیوار نظر آ رہی تھی۔ اس دیوار کو دیکھ کر وہ جھاٹکے  
عد ہو گئی۔ دیوار دردیوار ہے کوئی تک"۔

"ہاں! ہم ان لوگوں میں قمر تحری و دوڑا دیں سکتے۔ یہ بھائی رسمیں گے۔ ہمیں عاتی دیکھ کر پہلے تو جانتا کی جان لے گی۔ اسی اٹھی۔

شراپ کے ہوش اڑیں کے... اور ایسے میں ہمارے ساتھ آکر  
میں اس لمحے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ جب کہ ابھی  
یہ سو رخ اتنا بڑا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس میں سے ایک لبی تکل سکتی۔  
ایجاداں... تو مزاہی آجائے گا۔

میں چلیں..... تاکہ اٹھیں پڑا۔ چل سکے کہ ہم کیا کر سکے ہیں۔" -  
"پاکل نمیک"۔ پروفیسر بولے۔  
بادت میں جو نئی سکنگ کو پتا چلا۔ وہ جھیس چالائی کی سزا دے گا۔"  
اور وہ فوراً اپنی کو نہزی میں آ گئے۔ سلاخیں ایک دوسری  
ویسے ہی لگادیں۔ کہ کتنی ہوئی نظر نہ آ سکیں۔  
جانشیا اور اس کے ساتھی نظر آئے۔  
"چلو۔۔۔ باہر نکل۔۔۔ تم لوگوں کو صدر شرایبو ٹلا رہے ہیں۔  
پوست مارٹم کی روپورٹ آ گئی ہے۔"  
"لیکن ہمارا اس روپورٹ سے کیا تعلق۔۔۔ گافو کو ہم نے تم  
اڑو داپس نہ آئے۔۔۔ تو اس میں تمہارا کیا قصور۔ اس طرح تم بھی  
یہ مارا ہے۔"  
اوہو۔۔۔ اب تم لوگوں کو وہ ٹلا رہا ہے۔۔۔ چلتا تو ہو گا۔۔۔

"ہم چلیں گے۔۔۔ پسلے یہ بتاؤ۔۔۔ تم ہمارے لئے کیا کریج ٹانے گی۔ گافو کوئی ایک گولی سے تو مرا خسی۔"  
"اوے باپ رے بے یہ۔۔۔ یہ تو ہم بڑی طرح پہنس گے۔"  
"کیا مطلب۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہئے ہیں۔" - جانشیا۔ ٹلا کانپ کریلا۔  
چونکہ کراس کی طرف دیکھا۔  
"اگر آپ نے ہماری حد تک کی تو ہم تمام ہاۓ شرایبو کو بتائیں گے کہ تم شرایبو کو  
گے۔۔۔ محمود مکرایا۔

"عن۔۔۔ صیں۔۔۔ جانشیا کانپ گیا۔  
"کیوں ہو گئی شی کم"۔  
"لیکن اس طرح تم لوگ بھی نہیں بچ سکو گے۔"

"ہم تو پسلے ہی پہنچے ہوئے ہیں۔۔۔ تم اپنی ٹکر کر دی۔۔۔ تمہارے  
بادت میں جو نئی سکنگ کو پتا چلا۔۔۔ وہ جھیس چالائی کی سزا دے گا۔"  
"ہاں! یہ۔۔۔ یہ تو ہے۔۔۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔  
"تے تم ہماری بات ناٹو۔ جو ہم کہیں وہ کرو۔"  
"آخر میں کیا کروں؟"

"اور وہ کیا؟"

"اکل نمیک"۔ جانیا خوش ہو گیا۔

"شراب بہت طاقت در ہے.... اسے ختم کرنا آسان کام نہیں"۔ "تو ہمیں آپ اشارہ کریں گے۔ ہم اسے بھون ڈالیں گے۔" رائش قوہم نے ان لوگوں کی طرف تائی ہی ہوں گی۔... اسے کیا معلوم جانیا ہوا۔

"اوہ..... تم اتنے ہو اور وہ اکیلا۔ سب مل کر اسے نہ لے کر ان لوگوں کی طرف تھی ہوئی را مغل کب اس کی طرف حکوم جائیں دیتا۔ اس نے کوئی بلٹ پروف لباس پن رکھا ہے؟"

"نہت خوب"۔ وہ سکرا دیا۔

"ہوں۔ بات متعلق ہے.... پڑھنے پڑھنے فی الحال تو اس۔ اور یہودہ اپسیں ایک بیٹے کر کرے میں لے آئے۔ جانیا کے آپ س کو طلب کیا ہے؟"

"ٹھیک ہے.... ہمارے سامنے یہ کام کر گزرو۔ ضورت پڑا۔

"کب ماخت تے کرے کارروازہ اندر سے بند کر لیا۔

"کارروازہ اندر سے بند کیوں کیا؟"۔ شرابو نے چوک کر گما۔

"ایسا کھول دوں۔ ان میں سے کوئی فرار ہونے کی کوشش بھی

"اچھی بات ہے۔ پڑھے میں اپنے ساتھیوں کو اس پر آنکھ کر لے۔"

"اوہ اچھا نمیک ہے۔ بند ہی رہنے دو۔ اور میری طرف

"ریکو"۔ وہ بولا۔

سب شرابو کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم لوگ جانتے ہیں۔ گاؤں کس طرح مر؟"

"ایسا مطلب؟" وہ چوک کے۔

"بھلا مارنے والے تے جانیں گے۔" وہ بولا۔

"ایسا مطلب۔۔۔ مسٹر شرابو۔۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

"یہی کہ تم لوگوں نے ہی گاؤں کو ہلاک کیا ہے۔ اور ان لوگوں سزا نہیں ہے۔"

"یہ کر رہا اپنے ساتھیوں کی طرف مزگیا۔

"تم ساری بات سن پکے ہو۔"

"ہاں جانیا۔"

"بھرا ب پتی رائے دے۔ کیا کرنا پسند کر گے۔"

"وہی۔ جو انہوں نے کہا ہے۔ ورنہ کنگ تو ہمیں پہنچی

سزا نہیں ہے۔"

کے ساتھی ہاٹ کیا ہے۔۔۔ اس راز میں شرک ہیں۔۔۔ ان کے خورے سے ہی ایسا کیا ہے۔۔۔

"یہ کہ سردار گاؤں کو تم لوگوں نے ہلاک کیا ہے۔۔۔ وہ اپنکر  
میں ساری بات کنگ کے ساتھ نہادیں گا۔۔۔ ابھی اور جیسی کہ توں نہیں سزا"۔

"اور اس بات کا ثبوت آپ کے پاس یہ ہے کہ اس کے جسم  
وہت ہیں لٹک جاتا ہے۔۔۔"

"تب پھر آپ ہمیں یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔ جانتا نے براہما شکن گولیاں ہماری راکھلوں کی ہیں۔۔۔ جانتا نے اس کی طرف خود سے  
بنا یا۔۔۔

"میں اپنے لٹک کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

"آپ نے تصدیق کیے کری؟"

"وہ میں اب کروں گا۔۔۔ اس کے بعد تم لوگوں کو لٹک ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔ کیا سمجھے۔۔۔"

"چلنے سمجھ گئے۔۔۔ میں چلنے اپنی بات کی تصدیق تو کر لیں۔۔۔  
لٹکا ہے۔۔۔ آپ کا خیال نہ لٹکا ہو۔۔۔" جانتا بولا۔۔۔

"خیں۔۔۔ میں غلط نہیں ہو لٹکا۔۔۔ جیسیں معلوم ہے۔۔۔ گاؤں کو گولیاں سے چھلکی کیا گیا تھا۔۔۔ اس کے جسم سے نکلنے والی گولیاں  
تم لوگوں کی راکھلوں کی ہی ہیں۔۔۔ اسکے باہر نے اس بات کی  
تصدیق کر دی ہے۔۔۔ اب میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔"  
کہتے ہوئے وہ مکر لیا۔۔۔

"سر شراب۔۔۔ آپ کیا سننا چاہتے ہیں۔۔۔ ہمارے منہ سے؟"

اپنے جشید کے ہاتھ لگ گیا۔"

"بالکل... نحیک... لذا تم نے سروار کو مار دیا۔"

"ہم اور کر بھی کیا سکتے تھے... بالکل اسی طرح مسٹر شریڈو۔"

"اُس طرح تم اب بمحروم ہیں۔" جانیا سرو آواز میں بولा۔

"لکھتے کیا مطلب؟"

### لاواجا

چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے۔ آخر شرابو نے یہ بات خاہر ہے۔ تم تو سروار کی موت اور سرانگ لگاتے کے لئے نکلے "جیسا کہنا چاہیے ہو؟"

"اگر تم نے لکھ کو جا کر یہ بات بتا دی۔ تو لکھ اسی کے لئے اور تمہارے پارے میں ہم سے تو پوچھا جائے گا ہی

ہمیں موت کی سزا نہ ادا کی جائی۔ جانیا نے جلدی طلاق کیا۔ "لکھن تم میری لاش کا کیا کرو گے؟" شرابو پہنچا۔

"ہاں! سیکھو گا۔ بالکل سیکھو گا۔" شرابو پر زور دادا۔ اسکی طرح نہیں پادر حاتھا اور پانی میں چاکر دہ اس کے جسم سے الگ بولتا۔

"او کے... سروار گانو کو بھی اسی بنیاد پر ہلاک کیا گیا تھا۔" اسکے دونوں گانو کی لاش دلتے۔ اب جناب کی لاش کا سملہ ہے۔

لوگ اپنے جشید کو گرفتار نہیں کر سکتے تھے۔ اس مالت میں لکھ کے سملہ یہ لوگ حل کریں گے۔ یعنی کہ میرے ساتھی۔ کیوں سامنے پیش ہوئے تو وہ اپنے جشید کو غیر ماضی کرچا۔ جانیا بھروسہ تھا۔ "تم کیا تجویز کرتے ہو؟"

"اس میں لکھ نہیں کہ شرابو کی موت میں ہی ہماری بچت

اور ہمارے پارے میں نہ جانتے کیا سزا تجویز کرتا۔ اس سزا۔" اس کے لیے ہم نے سوچ۔ اگر ہم سروار گانو کو مار دیں تو اسے مار کر کسی بہت گھری کھاتی میں پھینک دیتے ہیں۔ دیں کہ وہ اپنے جشید کے تعاقب میں نکل گیا ہے تو ہم سزا۔ اس کا چائیں گے اسے۔ یہاں ایسی کھانیاں موجود ہیں۔ جن میں چائیں گے اور سروار گانو واپس آئے گا نہیں تو کسی خیال کیا جائے۔ لکھ کو کوئی نہیں اتر سکا۔"

"نہیں۔۔۔ یہ ہمارے ساتھی کیوں ہونے لگے؟"

"تب پھر... انسیں الگ کر کے میں بند کر دیں... تم الگ کرے میں آرام کر لیں گے۔"

"اب تو جب تک کنگ کو شرابو کی موت کا پہ نہیں پہل جاتا۔۔۔  
ہمارا ہمارا اشیں آئے گا۔"

"ہوں نیک ہے... ایسا ہی کرتے ہیں۔۔۔  
انسیں ایک الگ کر کے میں بند کر دیا گیا۔

"اب تک ہم صرف تماثلی بننے رہے ہیں... اب ہمیں بھی پہنچ کرنا چاہیے۔۔۔ محمود نے بے چینی کے نام میں کہا۔  
لیکن کیا۔۔۔ سوال تو یہ ہے۔۔۔ خان رحمان بولے۔

"سوال یہ ہے کہ انپکٹر جیشی کماں ہیں؟"

"ہمیں کیا معلوم ہے۔۔۔ وہ کماں ہیں؟" محمود نے کہا۔

"جب تک ہمیں ان کے بارے میں پچھے معلوم نہیں ہو جاتا۔۔۔  
اں وقت تک ہم کیا کر سکتے ہیں.... پہ نہیں ان کا کیا پروگرام ہے؟"

فرزانہ بولی۔

"لیکن... اتنا پچھہ ہو گیا۔۔۔ آخر ہم کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرنے سے گا گھوٹ دو اور کھائی میں ڈال آؤ۔۔۔  
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جانیا انسیں اس کرے میں لے لے یجھے رہیں گے۔

"تب پھر فرزانہ بتائے گی۔۔۔ کہ ہم کیا کریں۔"

"آخر ہم کنگ کے لئے آسمانی کیوں پیدا کریں۔۔۔ دیکھیں نا۔۔۔

"بہت خوب! تو پھر سوچے کیا ہو۔۔۔ عمل کر گزرو۔" جانیا

"اڑے اڑے... خبوا۔۔۔ کنگ کو آخر کار اس بات کا

جائے گا۔"

"وہ بعد کی بات ہے۔۔۔ اگر پہاڑ پہل گیا تو ہم کوئی اور تباہ

لیں گے۔۔۔ لیکن اس وقت تو تمہاری موت ضروری ہے۔"

"لیکن افسوس۔۔۔ تم مجھے نہیں مار سکتے۔" ان لفاظ کے

یہ اس کے ہاتھ میں پہنچ لظر آیا۔۔۔ لیکن عین اس وقت الگ

اور پہنچ اس کی ہاتھ سے تکل گیا۔۔۔ سب نے دیکھا۔ جانیا کے

ساتھی نے اس کی ہاتھ پر قاتر کیا تھا۔

"بہت خوب بھی۔۔۔ اب پکڑ لو اے۔"

وہ سب اس پر ٹوٹ پڑے۔۔۔ جلد ہی وہ ادھ موڑا ہو گیا۔

"اب کیا کریں۔۔۔ گوئی اس کے دماغ میں اکامہ دیں۔"

بولا۔

"نہیں۔۔۔ اس طرح یہاں سے خون بھی صاف کرنا پڑا۔۔۔

رسی سے گا گھوٹ دو اور کھائی میں ڈال آؤ۔"

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جانیا انسیں اس کرے میں لے لے

میں مشر شرابو نے انسیں رکھا تھا۔

"لیا یہ ہمارے ساتھی ہیں سردار۔" جانیا کے ایک ساتھ

محمود وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ناخن گوار انہا میں کنک

”ہاں! یہی بات ہے۔ کچھ بھی ہو۔ ہم کنگ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ آؤ چلیں۔“ خان رحمان نے کہا۔  
”وہ اس سمت میں روان ہو گئے۔ جمال کنگ کا دربار لگا اٹھیں  
نقراہ کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا۔ عمارت کے دروازے پر اب کوئی  
ٹیکھی تھا۔ دروازہ بھی بند نہیں تھا۔ وہ اندر داخل ہو گئے۔ حکیم  
میں لاش ابھی تک الگی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی کھلی آنکھوں سے اب تک  
خوب صحابک رہا تھا۔۔۔ یا پھر یہ احساس ان کا اپنا تھا۔۔۔ بہر حال اس سے  
کھڑا کر کرہ آگے بڑھ گئے۔۔۔ رہ آمدہ عبور کر کے دوسرے حصہ میں  
داخل ہوئے۔۔۔ وہاں اب دربار نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔ البتہ کرسیاں  
خود اسی طرح پہنچی تھیں۔۔۔ تک تک تھا تھا کنگ کے درباری۔  
”شاید غاصب خاص موقعوں پر یا اوقات میں دربار لگتا ہے۔۔۔  
اس وقت تک کنگ کمیں اور ہو گا۔۔۔ قادر ہوتے مایوسانہ انداز میں  
کہا۔

”لیکن اس میں من بنانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے یہ  
زیادہ مفید ہے۔۔۔ فرزاد بولی۔  
”وہ کیسے؟“ خان رستم نے حیران ہو کر کہا۔  
”ہم اس جگہ کا آزادانہ چائزہ لے سکتے ہیں۔۔۔ اور اور گھوم  
پڑ کر یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کنگ اس وقت کہاں ہے۔۔۔  
”لیکن اس سے یہ بہتر نہیں کہ ہم یہاں سے نکل چلیں۔۔۔ پروفیسر

ایباجان بھی تو اس کے لئے مکملات پیدا کر رہے ہیں۔۔۔ ان کے ذمہ  
ہونے کی وجہ سے کنگ پریشان ہو گیا ہے۔۔۔ نہ جائے کیوں۔۔۔ میں  
تک تو آخر جان نہیں سکتے۔۔۔ لیکن اتنا کہ ہی سکتے ہیں کہ وہ اس کے  
مکملات پیدا کر رہے ہیں۔۔۔ لہذا ہم بھی کیوں نہ اسے پریشان کریں:  
”پاکل نہیں! اب ہم یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔ اس کے بیچے  
موگنگ دلیں گے۔۔۔ محمود نے خوش ہو کر کہا۔  
”اوے کے۔۔۔ آؤ چلیں۔۔۔“

کر کے لا دروازہ باہر سے بند کیا گیا تھا۔۔۔ لیکن محمود کے چافی  
ہوتے اس کو کھوں لیتا کیا مشکل تھا۔۔۔ وہ باہر نکل آئے۔۔۔ جیسا کہ  
اس کے ساتھیوں کا دور دور تک کوئی پاہ نہیں تھا۔۔۔ نہ جائے،۔۔۔ مالا  
تھا۔۔۔

”لیکن نہ ہم کنگ تک پہنچنے کی کوشش کریں؟“ ایسے میں نہ  
نہ کہا۔

”اگر کنگ تک پہنچنا اس قدر آسان ہوتا تو ایباجان کیوں ہاں نہ  
حمدہ پڑا۔۔۔ والا طریقہ اختیار کرتے۔۔۔ کیا ضرورت تھی؟“  
”اس کیس میں سب سے زیادہ عجیب روایہ ایباجان کا ہے۔۔۔ کنگ  
سے بھی زیادہ۔۔۔ وہ ہمیں پر اسرار نظر آ رہے ہیں۔۔۔“  
”اور جب تک ہماری ان سے ملاقات نہیں ہو جائے۔۔۔“  
”وقت تک اس راستے پر وہ نہیں اٹھے گا۔۔۔“

داود نے تجویز چیز کی۔

"لیکن کہاں؟"

"واپس شارون آباد۔"

"بمت خوب پروفیسر صاحب۔ یہ بات مجھے تو پہنند آئی ہے۔"

غان رحمان نے خوش ہو کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ آپ یہاں گھبرا رہے ہیں۔ لیکن ایجاد کیا خیال کریں گے۔۔۔ محمود بولا۔"

"وہ۔۔۔ وہ کچھ صیں خیال کریں گے۔۔۔ بلکہ خوش ہوں گے کہ ہم کلگ کی قید سے نکل آئے۔"

"چنے پھر۔۔۔ پسلے تو یہی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں یا نہیں۔"

اور انہوں نے وہاں سے لٹک کا راستا اختیار کیا۔۔۔ پسلے وہ اس جگد آئے۔۔۔ جہاں ان لوگوں نے اپنی گائیاں کھڑی کی حصیں۔۔۔ لیکن اس وقت یہاں کوئی گاؤڑی ضمیں تھی۔

"اوہ۔۔۔ پیدل تو اتنا لمبا سفر ہم نہیں کر سکیں گے۔ کنی گنٹے تھے یہاں آئے میں۔"

"کسی سے لٹک لے لیں گے۔۔۔ کوئی زک والا دو گناہ کرائے کی ہیش کش پر ضرور ہمیں بخالے گا۔"

"بائلک نحیک۔۔۔ وہ ایک ساتھ بولے۔

اب انہوں نے سرک کا رش کیا۔۔۔ سرک سنتا چڑی تھا۔۔۔ دلائیں طرف سے کوئی گاؤڑی آتی نظر آ رہی تھی نہ باہمیں طرف سے۔۔۔ ہماں نہیں یہ کون سا علاقہ تھا۔۔۔ اور کھڑے رہے انتظار کرتے رہے۔۔۔ آخر غداشد اکر کے ایک سفید رنگ کی کار آتی نظر آئی۔

"کہیں یہ بات سے باخبر گزرنا نہ جائے۔۔۔ ایسے ہم دو تین پھر سرک پر رکھ دیتے ہیں۔۔۔ فرزاد نے تجویز چیز کی۔۔۔  
"یہ نحیک رہے گا۔"

انہوں نے جلدی جلدی پھر رکھ دی۔۔۔ کار نزدیک آئے پر رک گئی۔۔۔ اس میں تین آونی موجود تھے۔۔۔ لیکن تینوں غیر ملکی تھے۔۔۔ انیں ٹھلل د صورت اور بیاس کے آدمی کم از کم ان کے ملک میں تو آتے نہیں تھے۔۔۔

"یہی بات ہے۔۔۔ آپ نے راستا کیوں روکا ہے؟" ڈرائیور نے ہاؤٹ گوار انداز میں کہا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟" پروفیسر داود نے آگے بڑھ کر کہا۔  
"آپ سے مطلب۔۔۔ ہیں کون یہ پوچھتے والے۔۔۔ ارے آپ تو غیر ملکی تھے ہیں۔"

"اکیے کیا کہا۔۔۔ آپ ہمیں غیر ملکی کہ رہے ہیں۔۔۔ ہمارے ملک میں۔۔۔ ہمیں غیر ملکی کہا جا رہا ہے۔۔۔ کمال ہے۔"

"یا کہا۔۔۔ آپ کا ملک۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کون سا ملک ہے؟"

اچاک فرزانہ کے دماغ میں بھلی سی کوند گئی... اس نے فرا  
کہا۔

کھربت سڑک پر پڑے پتھر ہٹانے کے لئے ڈرائیور کو تو کار سے اتنا ہی  
لگبھی وہ اسی کی آنکھ میں تھے۔

"ویکھو ان لوگوں کو۔ اور چند فائر ان کی طرف اور کر دو۔  
اگر درود بھاگ جائیں۔ اس کے بعد تم یخے اتر کر پتھر ہٹانا۔"  
"اوکے سر۔" ڈرائیور بیوالا۔

پھر اس نے چند ہواں فائر کیے اور کار سے یخے اتر کر پتھروں کی  
طرف آیا۔ میں اس وقت اس کے سر پر ایک پتھر گلا۔ اس کے منہ سے  
اعداد چیزیں نکل گئی اور وہ گرتا نظر آیا۔

"کیا ہوا مارٹن؟" اندر سے ایک چالا اٹھا۔  
لیکن مارٹن بے چارہ اب ہواب دینے کے قابل کہاں رہتا تھا۔  
تو ہے ہوش ہو چکا تھا۔ انہوں نے کار کا دروازہ کھلنے کی آواز  
لئی۔ پھر ایک مارٹن کی طرف آیا۔ ساتھ ہی اس کے سر پر بھی پتھر  
اگا۔ اس کے منہ سے چیزیں نکل گئی۔ اب تو تیرا بول کھلا گیا۔ وہ کار  
کے اندر ہی سے اگلی سیٹ پر آگیا۔

"اڑے باپ رہے۔ کہیں یہ کار کو واپس نہ لے جائے۔ اس  
من کا رہا تھا سے نکل جائے گی۔ آؤ جلدی کرو۔"

محمود نے یہ کہ کر دروازہ لگا دی۔ اور آن کی آن میں کار تک پہنچ  
گیا۔ درمرے ہی لمحے محمود نے کار کا دروازہ کھول دالا اور اس کی  
فلکا پر باقاعدہ ڈال کر ایک زبردست جھنکا مارا۔ وہ سر کے مل سڑک پر آ

"کیا یہ ریاست شون نہیں ہے۔"

"ریاست شون۔ وہ یہاں کہاں؟" ڈرائیور حیران ہو کر بیوالا۔

"یہ لوگ بلاوجہ ہمارا وقت شائع کر رہے ہیں۔ فیر مکمل ہیں۔  
پتا نہیں یہاں کیسے آگئے ہیں۔ ان سے کوہمارے پاس اتنا وقت میں  
کہ ان کی بے کار کی یاتمن سنبھل اور ہواب دیں۔ پتھر ہٹانا دیں۔  
لوگ۔" پیکھے ہٹھے ایک ٹھنڈے نے کہا۔

"پسلے آپ یہ بتائیں۔ یہ کون سا ملک ہے؟" خان رہمان نے  
سرد آواز میں کہا۔

"یہ۔ یہ آؤ کس لمحے میں بات کر رہا ہے۔ شوت کرو  
اے۔" پیکھے والا دوسرا غریبا۔

اچاک ڈرائیور نے پستول نکال لیا اور اگر وہ لوت نہ لگا مجھے  
ہوئے تو گولی ان کے جسم میں داخل ہو گئی تھی۔ ساتھ ہی ڈرائیور نے  
دو سرا فائر کیا۔ خان رہمان سڑک کے سے یخے کو دی گئے۔ دوسرا  
نے بھی بھی کیا۔ دوسرے لمحے وہ درختوں کی اوٹ لے پکے تھے۔  
بانیا اور اس کے ساتھیوں نے ان کے پستول تو شروع میں ہی لے لئے  
تھے۔ ہندا اس وقت ان کے پاس اسلو نہیں تھا۔ لیکن اس جگہ پتھر  
بے شمار پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے جھک کر ایک ایک پتھر انہاں پر۔

ربا۔ اتنے میں قاروق اس کا پستول قبضے میں لے پکھا تھا اور فرزاد  
ڈرائیور کا اور دوسرے آدمی کا پستول قبضے میں لے پکھا تھا۔  
”واہ! یہ مال خوب ہاتھ آیا!“ خان رحمان نے چک کر کہا اور  
باتی لوگ سکرا دے۔

اب وہ اپنی سمجھنے کے درختوں کی اوٹ میں لے آئے۔ اور  
بھی انہوں نے سڑک سے نیچے اتار لی۔ جلد ہی تینوں ہوش میں آ  
گئے۔

”ہاں! دوستو! اب کیا خیال ہے؟“  
ان کے تو رنگ اڑ گئے۔ تین پستول ان کی طرف اٹھے ہے۔  
”تھت... تھت... تم کون ہو۔ کیا ڈاکو ہو؟“  
”ڈاکو ہی سمجھ لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔“ محمود

سکرا کر کہا۔

”تو پھر آخر تم کون ہو۔ اور کیا چاہتے ہو؟“  
”اگر آپ لوگ پہلے ہی ہمارے سوالات کے سیدھی ملن  
جو ایات دے دیجئے تو یہ نہوت نہ آتی۔ خود کو زخمی آپ کی مدد  
کر لیا ہے۔ اب چاہئیں۔ یہ کون سالمک ہے؟“  
”لاواجاہ۔ ایک نے کہا۔  
”کیا کہا۔ لاواجاہ۔“

”و رنگ سے رہ گئے۔  
شیان گم ہوتی محسوس ہوئیں۔  
○☆○

## وہی ہو گا

"اُس کا والی کون ہے؟"

"کُنگ ہائی ایک آدمی۔"

"ریاست شون کا ریاست لاواجا سے کیا تعلق ہے؟"

"لاواجا ان کے ملک کی سرحد سے ملتی ایک آزاد ریاست تھی۔ اسے بھی۔ اور ہماری ریاست اس سے ہر طرح تعاون کرتی ہے۔

اس کے لوگ غیر مسلم تھے اور ان کے ملک کے پکے دشمن تھے۔ ریاست لاواجا میں لین دین بھی ہے۔"

نردوں کی غیر مسلم ملک اس کی بھرپور عمد کرتے تھے اور اس طرح آسانی سے بھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آئی۔ خان رحمان نے کہا۔

یہ ریاست ان کے ملک کے خلاف کوئی نہ کوئی شرارت کرنے والی بات سمجھ میں آئی؟" ایک نے جواب ہو کر کہا۔

تھی۔ یہ شرارتیں ان تین غیر مسلم ملکوں کی شہر پر کی جاتی تھیں۔ "جیں۔ یہ ملک اکنٹھا کر کے لایا تھا۔ اور ایک جگہ قید کر رکھا

تاکہ اس ریاست سے وہشت گرد بھی ان کے ملک میں داخل کیا جائے۔

امن جمیں نہ قائم ہو سکے۔ ماہرین کا اذیلیت کے لئے بھی۔ ہم وہاں سے نکل بھاگے ہیں۔ آپ لوگ

بادھ کر رکھتے ہیں؟"

"ہے۔ یہ تائیں۔ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے؟"

"ہاں لیڈز سے۔"

اس ریاست کے لوگ ان کے ملک کے ہر شخص کے جانی دشمن تھے۔

لیکن سوال تو یہ تھا کہ دیساں کیسے آگئے۔ اپسیں تو یہاں لکنگ سے

کیا ہوا۔ کیا یہ نام پہلی بار سناء ہے؟"

"نہ۔ پہلی بار کیا۔ پاک لینڈ کو تو ہم اور ریاست شون

"ریاست شون یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟"

"شمال میں واقع ہے۔ یہاں سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر۔"

آیا تھا۔ اور لکنگ کی اپنی ریاست تھی۔ جس کا نام شون تھا۔

"ریاست شون یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟"

"شمال میں واقع ہے۔ یہاں سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر۔"

لیا مطلب... کیا کام کریں گے۔  
”بارے بارے میں اطلاع دیں گے۔“  
”اہم اطلاع نہیں۔ تب بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔  
”لکھ جائیں گے۔ نہیں تو حیرت ہے۔ آپ لوگ کی قید  
اب وہ سمجھے کہ ان کے والد اچانک کیوں خوف زدہ حال کیے گئے؟“

تحتے وہ لکھ کے بارے میں جانتے تھے۔ اور قلبہ شادی ”اکنے ہماری گرفتاری پر کسی کو مقرر نہیں کیا تھا۔ لہذا ہم  
تمکمل طور پر اس کے قبضے میں تھا۔ اس لیے انہوں نے شہر تباہ کیا۔“

کی کوشش کی تھی۔  
”اپ کو ہاتا چاہتا ہے۔ کہ دیکھو۔ تم لوگ آزاد ہو۔ لیکن  
بہم سمجھ گئے۔ ہم یہاں سے کس طرح نکل سکتے ہیں؟“ یہ سے ہزار بھی نہیں نکل سکتے۔

”لکھ تم لوگوں کو جس راستے سے لایا تھا۔ تم لوگ اے۔“ ہالہ۔ آپ نے اگر ہماری مدد کی تو ہم آپ کی کوئی مدد  
سے ہرگز نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ لکھ کو تو کسی نے راستہ نہ دیا گے۔ عان رحمان نے جبلے کے انہواز میں کہا۔

”نہیں ہو گا۔“ جب آپ جائیں گے تو آپ کو ہر چیز پوٹ۔ ”لیا مطلب؟“  
”اپ کون کون سی چیز پوٹ کراس کریں گے۔“ یہے انکل۔ ذرا انہیں سرڑک سے اور دور لے پہنیں۔

”تباہ چھپ۔ آپ کوئی راستا چاہیں۔“  
”ہم ایسے کاموں کے ماہر نہیں ہیں۔ نہ یہ ہمارا کام ہے۔“ خرم کیا کرنا چاہتے ہو؟“

لوگ ایسے کام کرتے ہیں۔ وہ تم لوگوں کو راستا یافتاتے ہیں۔ ”اکنے تجھ کو اور کار کو گھنے درختوں کے درمیان لے آئے  
ہیں جانتے دوس۔ ہم تمہارے بارے میں کسی کو پچھہ نہیں۔“ اکنے تجھ کو اور کار کو گھنے درختوں کے درمیان لے آئے  
گے۔

”زندگی کرنے پڑی پوٹ پر چھپتے ہی آپ لوگ یہی۔“ ہم پھوٹنی ہی نظر آئی تھی۔ ہاں سرڑک پر سے کوئی گاڑی  
گئے۔ فزانہ مکرانی۔

”وہ تمن ملک کون کون سے ہیں؟“  
”ونناس“ بازن طین۔ اور شلووجستان۔

”اوہ!“ ان کے مند سے لکا۔

نے پسلے ہی ہٹا دیے تھے۔

"دیکھو ہمارے دشمنوں ہمیں تم تینوں سے کوئی ڈالنا

"اوہ..... تو پھر تم تباہو..... ہم جسیں کیسے نکال لے جائیں؟"

ہے۔ تم لوگ ہمارے ملک کے دشمن ہو۔ ہمارے دن

"کوئی خیر راستا تباہو۔ جہاں کوئی چیک پوسٹ راستے میں نہ

ہو۔ لہذا ہم جسیں چھوڑیں گے۔"

"عن نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہ کرو۔"

"اوکے! اب پھر ہم ایک اور کام کرتے ہیں؟"

"تباہ مرلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ شوت کر دو اُنہیں۔"

"اور وہ کیا؟"

تم لوگوں کو ہم اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائیں یہ۔ "عن نہیں۔ نہیں۔ غصہ رو۔ ہم تھاتے ہیں۔"

تم لوگ ہماری بیساں سے نکلنے میں مدد کرو۔"

"کیا تھاتے ہیں۔ پسلے یہ تباہ۔"

"یہ نمیک رہے گا۔" تم 7 کر رہے تھے۔ انہیں تو کوئی چیک پوسٹ نہیں ہوتی تھا۔

"کیسے نمیک رہے گا۔ تم 7 کر رہے تھے۔ انہیں تو کوئی چیک پوسٹ نہیں ہوتی تھا۔"

"نکل نمیک۔" میں ہم سندھر میں لالج کا بندوقت کیسے کریں

جانتے۔"

"ہاں! میں اپنے ملک سے باہر نکلے کے راستے تو ہیں۔"

"اور جب چیک پوسٹ میں آئیں گی۔ وہاں تم آئیں۔ یہ ہمارا کام ہے۔"

"پول نمیک ہے۔ لیکن اگر تم تینوں نے دھوکا دیئے کی کوشش

لے اب ہم بہت بھایاں ہو گا۔ تھارے دھوکے کی وجہ سے ہو سکتا

"ہمیں جاتا۔ فرزان مسکرائی۔"

"کیا مطلب۔" میں جاتا۔ یہ کیا بات ہوئی؟"

"کیا کوہ حال میں موت کے گھٹاٹ اتار دیں گے۔"

"یہ بات اس طرح ہوتی کہ۔ آپ کلام نہیں۔" "عن نہیں۔ نہیں۔ ہم تو لوگوں کا انداز دیکھ کر کے ہیں۔ تم

لوگوں کو دھوکا رہا آسان کام نہیں..... لہذا ہم سمندر کے رائے  
چلیں گے۔ ایک تفریحی جگہ ہے۔ دہاں کرائے پر لاٹچیں ملیں ہیں  
اگر آپ میں سے کسی کو ڈرائیور کرنا آتا ہے۔ تو پھر لاٹچیں ذرا بیش  
بینیر بھی مل جائے گی۔ اس لاٹچی کے ذریعے آپ لوگ کسی بڑا  
دوسریوں نے قادریت کو سکرا کر دیکھا۔  
ہنچ جائیں گے۔ لیکن ہماری ایک شرط ہے۔“  
”اوروہ کیا؟“  
”یہ کہ آپ ہمیں ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ ہوشیار  
آپ ہمیں اسی لاٹچی میں واپس لوٹ جانے کی اجازت دے دیئے گے۔“  
”اوہ..... آخر اس میں کیا خرابی ہے۔ اس کی توضیح  
”میرا ڈرائیور یہ کام جانتا ہے۔ پہلے یہ لاٹچی بھی پالا  
خرابی اس میں یہ ہے کہ ہم آپ کو واپس آجائے دیں گے۔“  
آپ اپنی ریاست کے ساحل پر آتے ہی ہمارے بارے میں ساملی  
ہمیں کو خبردار کر دیں گے۔ وہ تجزیہ فقار ترین لاٹچی لے کر ہمارے  
نواب میں کلک جائے گی۔ اور جہاں تک ہنچ جائے گی۔“۔ قادریت  
ذرا بیش اور ایک دن کا نام مارٹن ہے۔“ اس نے جلدی جلدی  
”میں..... میں ڈی کوم ہوں..... یہ ہی کوم۔ ہم دونوں  
ہمیں ڈی کوم اور ہی کوم کے رنگ اڑ گئے۔ ڈرائیور نے بھی ہمیں  
کرایا۔  
”تو مسڑ ڈی کوم“ ہی کوم۔“ ہمیں آپ کی یہ شرط ہے۔  
”اگر آپ ہی جائیں..... گرہم کیا کریں آپ لوگوں کے لیے۔“  
”کرنا تو اتنا ہی۔“ لیکن جہاں پر آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں  
ہے۔“

”یہ لاٹچی پر ہمیں واپس بینچ دینے والی شرط؟“ ڈی کوم نے  
پھر بھی مل جائے گی۔ اس لاٹچی کے ذریعے آپ لوگ کسی بڑا  
ہنچ جائیں گے۔“ پالک۔“ قادریت نے کہا۔

”دوسریوں نے قادریت کو سکرا کر دیکھا۔  
آخر کیوں۔ اس میں آپ کا کیا تقصیان ہے؟“

”ہے۔ ہم اتنے سیدھے نہیں بتتے کہ آپ خیال کر پہنچے  
کہ آپ ہمیں ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ ہوشیار  
آپ ہمیں اسی لاٹچی میں واپس لوٹ جانے کی اجازت دے دیئے گے۔“

”اوہ..... آخر اس میں کیا خرابی ہے۔“  
”میرا ڈرائیور یہ کام جانتا ہے۔ پہلے یہ لاٹچی بھی پالا  
کریں۔“ ڈی کوم نے جمل کر کہا۔

”خرابی اس میں یہ ہے کہ ہم آپ کو واپس آجائے دیں گے۔“  
آپ اپنی ریاست کے ساحل پر آتے ہی ہمارے بارے میں ساملی  
ہمیں کو خبردار کر دیں گے۔ وہ تجزیہ فقار ترین لاٹچی لے کر ہمارے  
نواب میں کلک جائے گی۔ اور جہاں تک ہنچ جائے گی۔“۔ قادریت نے

ذرا بیش اور ایک دن کا نام مارٹن ہے۔“ اس نے جلدی جلدی  
کرایا۔  
”تو مسڑ ڈی کوم“ ہی کوم۔“ ہمیں آپ کی یہ شرط ہے۔  
”اگر آپ ہی جائیں..... گرہم کیا کریں آپ لوگوں کے لیے۔“  
”کرنا تو اتنا ہی۔“ لیکن جہاں پر آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں  
ہے۔“

گے۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے ملک پہنچ کر آپ کی دلیل انتظام کر دیں گے۔ لیکن آپ اگر وہاں جا کر اپنے وعدے سے پھر ہے۔ ”محود نے جلدی جلدی کہا۔“

”ہمیں پھر گے۔ آخر ہمیں ضرورت کیا ہے پھر نہ کی۔“

”اگر آپ کو ضرورت پیش آگئی پھر نہ کی۔ ذی کوم سکرا یا۔“

”کیوں ضرورت پیش آئے گی۔ سوال تو یہ ہے؟“

”زخم کر لیا۔ ضرورت پیش آجاتی ہے۔“

”تب بھی ہم یہ وعدہ کرتے ہیں۔۔۔ اس ضرورت کی طرف توجہ کی منت تک وہ سوچ میں ڈوبے رہے۔ آخر ذی کوم پر اخبارے۔“

”کیا ہیں گے اور آپ کو واپس ہی پہنچ دیں گے۔“

”سوال یہ ہے کہ آپ اپنے ملک پہنچ کر ہماری واہیں کا انتظام کیے کر دیں گے۔۔۔ وہاں کی پولیس تو ہمیں فیر قانونی واطلے کی نیاز ہے کہ رہے ہیں کہ ہماری جانش بچ جائیں۔۔۔ اگر ہمیں اپنی جانیں جاتی گرفتار کر لے گی۔۔۔ آپ ہمیں ان سے کیسے چھڑائیں گے اور یہیں بھی آئیں۔۔۔“

”اوے کے۔۔۔ آئیں چلیں۔۔۔ اور یاد رہے۔۔۔ یہ ہم صرف اس لئے کہتے ہیں کہ عام آدمی ہمیں ہیں۔۔۔ یہ ہمارے کارروائی پر پوچک کر کما۔“

”آپ صرف یہ خیال رکھیں کہ ہماری زندگیوں کو کوئی خطرہ نہ آئی آجائے۔۔۔ درست ہم بھی پھر آپ کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔۔۔“

”وہ اس وقت ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔۔۔ ہم سے چھڑے ہیں۔۔۔“

”آخر کیے۔۔۔ آپ لوگ کیسے خطرناک ہو سکتے ہیں۔۔۔ اور اگر اب ہمارا اطمینان ہو گیا ہے۔۔۔ آپ لوگ ضرور ہماری را ٹھیک کیوں نہیں ہو رہے؟“

”کارڈ دیکھتے ہی ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔“

”اف۔۔۔ تو آپ میں اسکے جمیش کون ہیں؟“

”وہ اس وقت ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔۔۔ ہم سے چھڑے ہیں۔۔۔“

”اب ہمارا اطمینان ہو گیا ہے۔۔۔ آپ لوگ ضرور ہماری را ٹھیک کیوں نہیں ہو رہے؟“

”فاروق نے جمل کر کما۔“

"کوئی بات نہیں... اللہ مالک ہے۔ جو ہو گا، دیکھا جائے گا"۔  
"اس کے باوجود میں الجھن محسوس کر رہی ہوں۔" فرزانہ نے  
دریبلیا۔

"تکریل رہوں۔ الجھن محسوس کرنا اتنا را بھی نہیں ہے۔ کسی  
دوست اچھا ہے۔" قادرق نے قورا کما۔  
ای وقت ایک لے پیدا کر آؤی وہاں آگیا۔ جو شی اس کی  
لذیں اندر بیٹھے ڈی کوم اور جی کوم پر پڑیں۔ وہ دھک سے رہ گیا۔  
"مک۔ کیا حکم ہے جناب عالی۔"

"آپ کی لاجچ چاہیے۔ ہم لوگ سیر کے لے جائیں گے۔"  
"آئے۔ آپ۔ آپ سیر کے لے جائیں گے۔ میری لاجچ  
میں۔"

"ہاں! ان لوگوں کے ساتھ۔" ڈی کوم نے کہا۔  
"بہت بہتر جو حکم۔" اس نے عجیب سے بجھ میں کما اور چلا  
جائی تھی۔ اور وہ ان پر ساتھ بیٹھے گئے تھے۔ گاڑی بڑی تھی۔  
سب کے سب اس میں آسانی سے ساگے تھے۔ ساحل پر کئی الگی  
موجود تھیں۔

"مارٹن! ان میں سے جس کی لاجچ بڑی ہے۔ اسے اٹاں  
سے بلااؤ۔" ڈی کوم بولا۔  
"اوکے سر۔" ڈی کوم نے کما اور منہ سے آواز لکھائے تھے۔  
"میں پچھے الجھن محسوس کر رہی ہوں۔"

"اُس وقت صورت حال مختلف ہے۔ ہم تم لوگوں کے ساتھ  
میں ہیں۔۔۔ لیکن اگر تم ہماری زندگیوں کی خلافت نہ کر سکے۔ تو تم  
کے بعد ہم تمہارے لیے بہت خلترائک ثابت ہوں گے۔"

"آخر کیسے۔ آپ نے اس بات کی وضاحت اب تک نہیں  
کی۔"

"میں اس بات کی وضاحت نہیں کروں گا۔ آپ کو چلانا  
چلیں۔۔۔ شیں چلانا تو بے شک ہمیں کوئی ماروں گی۔"

"اپنی بات ہے۔ ہم چلانا پسند کریں ن گے۔۔۔ اگر تم خیل  
عافیت سے اپنے ملک چونچ کے تو پھر آپ کو بھی پوری خلافت سے  
بچوادیں گے۔"

"اوکے۔" وہ بولے  
اور پھر وہ ساحل پر بچن گئے۔ گاڑی ان کے ذریحہ رکھائی  
چالائی تھی۔ اور وہ ان پر ساتھ بیٹھے گئے تھے۔ گاڑی بڑی تھی۔  
سب کے سب اس میں آسانی سے ساگے تھے۔ ساحل پر کئی الگی  
موجود تھیں۔

"مارٹن! ان میں سے جس کی لاجچ بڑی ہے۔ اسے اٹاں  
سے بلااؤ۔" ڈی کوم بولا۔  
"اوکے سر۔" ڈی کوم نے کما اور منہ سے آواز لکھائے تھے۔  
"میں پچھے الجھن محسوس کر رہی ہوں۔"

گے۔ آپ فی الحال یہ رقم رکھ لیں والپی پر اور رقم آپ کو بولی۔ "اس نے لاجج دینے کے سلسلے میں بھی کوئی پوچھ چکھہ نہیں کی کیا۔" "تیجی ہماری کار سیکس موجود ہے۔"

"تیجی ہاں! میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے لئے کوئی اور ہمایت کا گاڑی کی قیمت اس بڑی لاجج کے مقابلے میں بہت کم ہے۔" "اس کے بعد میں ابھسن تھی۔" "نہیں بس۔ شکریہ۔"

اور وہ لاجج میں روانہ ہو گئے۔ اب لاجج خان رحمان پا۔ "تیجی ہمیں اس کا کام بہت تحریر تھا۔" "تب پھر آپ کون ہیں۔ آپ کے پاس اس قدر تیجی گاڑی کیلی سے آئیں۔"

"ہاں! اب وقت آیا ہے۔ تمہاری ابھسن پر بات کرنے کے لئے پہنچی بات یہ ہے کہ ہم خود بھی ابھسن محسوس کرتے رہے ہیں بلکہ اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اب جب کہ ہم کھلے سندھ میں وقت اُونڈھانیں۔ تیجیں کیا۔" اس نے کندھے اپکائے۔ "لیکن ہمیں تو ہے۔ میرا خیال ہے۔ بہت جلد ہم سندھ میں گرفتار ہوں گے۔" یہ بات درست ہے تا۔"

"تیجیں۔ یہ بات درست نہیں۔" ڈی کوم نے کہا۔ "یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تم بھی ابھسن محسوس کرتے رہے ہو۔ لیکن اپنی حرث کو پچھائے رہے۔ جب کہ میں نہیں پچھا لکھ سوال یہ ہے کہ اب کہنا کیا ہے؟"

"ایک منٹ۔" مسٹر ڈی کوم۔ لاجج والا آپ کو دیکھ کر غزل را تھا۔ "ایک منٹ۔" مسٹر ڈی کوم۔ لاجج والا آپ کو دیکھ کر غزل زدہ کیوں ہو گیا تھا؟"

"اوہ وو۔ میں خود نہیں سمجھ سکا۔" ڈی کوم کرایا۔

"بُس ہے ضرورت... آپ چلیں۔"

خان رحمان نے لامجھ جزیرے کے ساحل پر روک دی۔  
"آئیے... ذرا اس جزیرے کی سر ہو جائے۔"

"آخر تم لوگ کیا کر رہے ہو؟" ڈی کوم نے بھاکر کہا۔

"اس بات کو جانے دیں... اور ہم جو کہ رہے ہیں، وہ کہاں... اس بات کو جانے دیں... اور انہاں کا جائزہ لے گی۔ ریاست کے ٹکڑے پولیس ساحل پر آئے گی... حالات کا جائزہ لے گی۔" محمود نے دستہ یہاں اس لامجھ پر آپ کی لاشیں پڑی ہوں گی۔ محمود نے آپ کو دستہ یہاں اس لامجھ پر آپ کی لاشیں پڑی ہوں گی۔" محمود نے آواز منہ سے نکالی۔

اور پھر وہ جزیرے پر اتر گئے۔

"اٹکل اس لامجھ کا انجمن چلا کر اسے آزاد چھوڑ دیں... اس پر انہیں نہیں ملوگے۔ ہلہلا۔" محمود تاکہ کر خاموش ہو گیا۔

"ہاں! کیا بات ہے... افسوس تم کہے گئے۔" ڈی کوم نے کریں۔ یہ اس جزیرے سے دور نکل جائے۔

"کیا مطلب؟" ڈی کوم نے بھیج کر کہا۔

محمود نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ اور خان رحمان

کے لیے کی سمجھدی کو بھاپ بکھر تھے۔ قذا کچہ پوچھنے بغیر انہیں کہاں کیا کریں

لامجھ چھوڑ دی۔ لامجھ یہ جا وہ جا۔ جلد ہی وہ نظروں سے اربعین کے۔

گئی۔ ڈی کوم "تی کوم" اور مارش کے چہرے تاریک پڑتے نظر آئے۔

"اب کیوں نہیں پوچھتے... یہ ہم نے کیا کیا؟"

"اب پوچھ کر کیا کریں گے۔" ڈی کوم نے ڈھیلی ڈھالی گواز

کہا، یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

"خوبی... نہ پوچھیں... ہم خود بتا دیتے ہیں۔ آپ اپنی ریاست

لادباد کے بہت خاص آدمی ہیں۔ یا تو بہت بڑے افسوس یا پھر کوئی  
آدمی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ریاست کے والی ہوں۔ اس لیے  
لہلہ والا آپ کو دیکھ کر گھبرا کیا تھا۔ اور اس نے معاملے کی  
پا ریاست کو بخاتب لیا ہو گا۔ نتیجہ یہ کہ اب وہ پولیس کو خبر کرے  
گے۔ پولیس ساحل پر آئے گی۔ حالات کا جائزہ لے گی۔ ریاست  
کے ٹکڑے پولیس کا پرکار گرام پوچھنے گی اور انہاں کا لگائے گی کہ آپ کو  
انہا کیا کیا ہے۔ لامجھ سندھ میں تعاقب شروع ہو جائے گا۔ جلد ہی

اور پھر وہ جزیرے پر اتر گئے۔

"اٹکل اس لامجھ کا انجمن چلا کر اسے آزاد چھوڑ دیں... اس پر انہیں نہیں ملوگے۔ ہلہلا۔" محمود تاکہ کر خاموش ہو گیا۔

"ہاں! کیا بات ہے... افسوس تم کہے گئے۔" ڈی کوم نے

پیٹھلی کے عالم میں کہا۔

محمود نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ اور خان رحمان

کے لیے کی سمجھدی کو بھاپ بکھر تھے۔ قذا کچہ پوچھنے بغیر انہیں کہاں کیا کریں

لامجھ چھوڑ دی۔ لامجھ یہ جا وہ جا۔ جلد ہی وہ نظروں سے اربعین کے۔

گئی۔ ڈی کوم "تی کوم" اور مارش کے چہرے تاریک پڑتے نظر آئے۔

"اب کیوں نہیں پوچھتے... یہ ہم نے کیا کیا؟"

"اب پوچھ کر کیا کریں گے۔" ڈی کوم نے ڈھیلی ڈھالی گواز

کہا، یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

"خوبی... نہ پوچھیں... ہم خود بتا دیتے ہیں۔ آپ اپنی ریاست

تادیں... ورنہ آپ کے لئے اب برا وقت آیا چاہتا ہے۔  
”کیا مطلب؟“ وہ ایک ساتھ پوچھے۔

”مطلب یہ کہ آپ نے محابیے کی خلاف ورزی کی۔  
اب ہمارا آپ کا محابیہ تھا۔ ہم آپ کو اس جزویے پر ہوتے  
حوالے کے کر دیں گے... اور خود کسی بھاز پر سوار ہو جائیں گے۔  
”تھا۔ تم پاگل ہو۔“ ذی کوم چلا اٹھا۔

اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی خوف سے سفید ہوئے۔  
تم۔

”ہاں! ہم پاگل ہیں۔ لیکن اگر آپ نے گڑبڑن کی ہوئی  
بھی پاگل نہ ہوتے۔“

”لیکن اس میں ہمارا کیا قصور۔ ہم نے تو صرف ۳ کامات  
جو تم لوگوں نے کہا تھا۔“

ڈی کوم نے مرے بھی میں کہا۔  
”اوہو۔ اگر آپ لانچ والے کو یہ کہ ٹھیک کہ آپ ابکا  
مشن پر جا رہے ہیں۔ کسی کونہ بتائے۔ تو کیا ہم لانچ میں...  
کل کئے تھے۔“

قاروق نے جعل کئے انداز میں کہا۔  
”ہاں! یہ ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ نے ہمیں یہ ہدایات نہیں  
تحصیل۔“

”اس وقت ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ اس ریاست کے والی

”اب۔ اب کیا ہو گا؟“ تھی کوم نے کاٹ کر کہا۔

”اب وہی ہو گا۔ جو خدا کو منظور ہو گا۔“

یعنی اس وقت انہوں نے ہمیں کاچڑی کی آواز سنی۔

”پنک اٹھ۔“

○☆○

"ہمیں تمیں معلوم سے اس لئے کہ شریبو کے ذمے سردار  
لگائی ہوت کی تحقیقات لگائی گئی تھیں۔ اور وہ اسی سلسلے میں مصروف  
ہو گئے۔ جانیا کے ایک ساتھی ہے کہا۔

"اوکے۔ مشری شریبو کو خلاش کرو۔ وہ جماں بھی ملے۔ اسے

بچپنا پاس لے آؤ۔"

نگ کا دربار جما ہوا تھا۔۔۔ ہر کوئی پادوب کھڑا تھا۔ کہہ

"تی بہت بہتر۔۔۔ جانیا نے فوراً کہا۔

بیٹھنے والے بھی اس طرح پادوب بیٹھنے تھے۔ کہ جیسے کھڑے ہوں۔  
پہر وہ اپنے ساتھیوں کو چلے کر چلا گیا۔۔۔ ان کے جانے کے بعد  
جانیا۔۔۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔ قیدی فرار ہو گئے۔۔۔  
تھے کہا۔

"ہاں نگک۔۔۔ لیکن اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔۔۔"

"ہاں ان۔۔۔ کہاں ہو؟"

"میں یہاں ہوں نگک۔۔۔ ایک ہائل سیاہ قام آدمی نے کری

کیا ہے۔ جس کا حکم ہمیں مشری شریبو نے دیا تھا۔"

"اور شریبو نے کیا حکم دیا تھا؟" نگ کے نزدیک میں کہہ

"ان کی پہاڑت یہ تھی کہ رات کے وقت ان کی کوئی

"اس کا جسم بھی پیارہ بیسا تھا اور چڑھ دوڑجے خوفناک۔۔۔ دیکھ

وروازہ بند نہ رکھا جائے اور نہ غارت کا اندر ہوئی وروازہ الحدود

کی آجی کے اوسان خطاب ہوتے تھے۔۔۔

رکھا جائے۔۔۔ دوسری بات یہ کہ صرف ہیومنی وروازہ بند نہ

"مجھے ان لوگوں پر نگک ہے۔۔۔ گاؤں کی موت پر اسرا ر ہے۔۔۔

پہاڑت انہوں نے دی تھی۔۔۔ اور ہم نے اس پر عمل کیا تھا۔۔۔ بھی زیادہ پر اسرا ر

ہے۔۔۔ پاکا تو۔۔۔ وہ کہا ہے۔۔۔"

"ہم بت بہتر نگک۔۔۔ یہ کام میرے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہو

گے۔۔۔ کیا میں جانیا اور اس کے ساتھیوں سے پوچھ چکھ کر سکتا ہوں۔۔۔"

"ہاں! کیوں نہیں۔۔۔"

## وھاکا

"کیا بات ہے؟" نگ کے نزدیک میں کہہ

"لیں سر۔۔۔ سو فیصد لیں بات ہے۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ مشری شریبو کہاں ہیں؟"

"بہت خوب.... ٹھری کنگ۔"

"اب دربار کل اسی وقت لگے گا۔ اس وقت تجھ بیان کرنے مقام سے واقع نہیں۔ کنگ کو بتنا اعلیٰ مجھ پر ہے۔ اور کسی موجود ہو۔ اور گانو کی موت کے بارے میں تحقیقات بھی مکمل ہو جائیں گے۔"

"جاتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیں ہوں۔"

"آپ ٹھری کریں کنگ۔ یہ خادم کل اسی وقت للاہ اور اہلی اور دھنکائیں۔ آپ کی ذیوقی اگر تغییر کرنے کی لگی ہے تو اور پانی کا پانی کر چکا ہو گا۔"

"بہت خوب!" یہ کہ کر کنگ اٹھ کر رہا ہوا۔ باقی سب لوگ اُد کے میں پسلے تم سے پوچھتا ہوں۔ شرابو کماں ہے۔"

"وہ مجھے جانا کر دیں گے۔ نہ یہ اس کا افسر ہوں کہ اس سے اٹھ کر ہے ہوئے۔"

اوہ! ہماروں فوراً جانتا اور اس کے ساتھیوں کے پاس ڈینگ گلہ اپنے سکا۔ جانتا نے مت بنا کر کہا۔

"اوہ! ہماروں آپ؟" جانتا کا ایک ساتھی پوچک کر رہا۔ "تم یہدی طرح جواب نہیں دے رہے۔ یہ بات تمہارے

"آپ کنگ نے مجھے سراخ سنانی پر مقرر کیا ہے۔ میں شراب اپنے قلروہاک ہو سکتی ہے۔"

چلاوں گا اور گانو کی موت کا بھی۔۔۔ تم لوگ سوالات کے جوابات۔۔۔ میں نے بالکل درست جواب دیا ہے۔"

کے لئے تیار ہو چاہو۔۔۔ جو شخص جواب نہیں دے گا۔۔۔ میں اس "تم نے آخری بار اسے کب دیکھا تھا؟"

گردن توڑ دوں گا۔۔۔ اور اگر اوہ رادرکے جوابات دیے تو ہم۔۔۔ "کل۔۔۔ جب ہم کنگ کے دربار سے لوٹتے تھے۔ وہ قیدیوں کی لوگوں کو کنگ کے پاس پیش کر دوں گا۔"

"آپ بلاوجہ ہمیں ڈرا رہے ہیں۔۔۔ آخر اس میں ہمارا کافی لاش کی طرف چلے گئے تھے۔ کوئی نک ہمیں اس وقت کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ اگر آج شرابو کنگ کے دربار میں حاضر نہیں ہوں۔۔۔ یہ اس لالا۔۔۔

داری اس کی تھی۔۔۔ ہماری نہیں کہ اسے پیش کرتے۔۔۔ جانتا۔۔۔ "تم گانو کی موت کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"یہی کہ وہ مر گیا۔۔۔ اس کی لاش جنمیں سے ملی ہے۔۔۔ یہ باتیں منہ بنایا۔۔۔

لاش میں لکل گیا ہو۔“  
اس کی ذیویتی گاؤں کی موت کا سراغ لگانے کی بھی تھی۔ نہ کہ  
اپنے جدید کو تلاش کرنے کی۔ ذیویتی تم لوگوں کی کافی بھی تھی۔“  
اور ہم اپنے جدید کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لائے تھے۔“  
بانی سکریا۔

”ایکن اپنے جدید کو گرفتار نہیں کر سکتے تھے۔“

”یہ کام گاؤں نے اپنے ذمے لیا تھا۔“ ایک ساتھی نے کہا  
میں تم سے بحث نہیں کروں گا۔ تم بس اس وقت تک  
کہرے پاتھوں سے بچے ہوئے ہو۔ جب تک میں شرایبو کی لاش تلاش  
نہیں کر لیتا۔ جو نبی مجھے لاش ملی۔۔۔ تم گئے کام سے۔“

”تب پھر پسلے اس کی لاش تلاش کر لیں۔“ جانتا نے منہ بیٹایا  
میں تم لوگوں کو وارنگ دے رہا ہوں۔ اور اور ہر جان کی  
کاشش نہ کرنا۔ میرے ماتحت مجھے پل پل کی خبریں گے۔“ یہ کہ  
ایپسے کی طرف ہوا اور اس طرف من کر کے بلند آواز میں بولا۔

”تم لوگ سن رہے ہو۔“

”بالکل سمجھو۔ آپ ٹکرنا کریں۔۔۔ ہم ان لوگوں کو نظرلوں سے  
اویج نہیں ہونے دیں گے۔“

”تو یہاں ہم خود کو قیدی سمجھیں۔“ جانتا نے جل کر کہا۔  
”نہیں۔۔۔ لیکن اب تم جہاں بھی جاؤ گے۔۔۔ میرے ماتحت تمہارا  
سے بات کریں۔۔۔ کیا اس بات کا امکان نہیں کہ۔۔۔ اپنے بڑے

ہمیں شرایبو کے بیان سے معلوم ہوئی تھیں۔“  
”تم بہت خطرناک سکیل سکیل رہے ہو۔“ ہارڈن نے خوش  
میں کہا۔  
”تم سمجھے نہیں۔ آپ کیا کہتا چاہئے ہیں۔۔۔ آپ کا انشاد کہ  
سے سکیل کی طرف ہے۔“

”بہم بہت اچھی طرح سمجھ رہے ہو۔۔۔ کہ میں کیا کہ رہا ہو۔۔۔  
سکیل کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ پہلے تم نے گاؤں کو موت کے گھل  
اتارا۔ کیونکہ تم لوگ اپنے جدید کو تلاش نہیں کر سکتے ہو۔۔۔  
یہی دار شرایبو پر کیا۔۔۔ کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ گاؤں کو سکے  
ہے۔۔۔ شرایبو اگر آج کنگ کے دربار میں یہ بیان دے دیتا کہ یہاں

مارٹم کی رپورٹ یہ کہتی ہے کہ اس کے جسم کو گولوں سے چھل کر  
تھا پھر جیسیں میں ذیویا اگیا۔۔۔ تو تم کہاں ہوتے؟“  
”آپ بلاوجہ اور اور ہر کی پاک رہے ہیں۔۔۔ اگر ہم نے تھا  
پلاک کیا ہے تو پھر اس کی لاش کہاں ہے؟“

”میں بہت جلد اس کی لاش کو تلاش کر لوں گا۔۔۔ یہ پہاڑ  
اور کھائیاں مجھ سے پہچنی ہوئی تھیں ہیں۔۔۔ میں یہاں کے ہی ہی  
واقف ہوں۔“

”تب پھر آپ پسلے اس کی لاش تلاش کر لیں۔۔۔ اس کے  
سے بات کریں۔۔۔ کیا اس بات کا امکان نہیں کہ۔۔۔ اپنے بڑے

تعاقب کریں گے۔"

"ہمیں اس کی پردائیں۔" جانیا نے کہا۔

"تمس پروا اس وقت ہو گی۔ جب شرابو کی لاش مجھے نے الراک

جائے گی۔"

"بھی بات ہے جانیا۔ اب موت کا انتظار کرو۔"

"اور وہ آپ کو ملے گی نہیں۔ اس لئے کہ شرابو تو اپنے یہ کہ کہاڑا مرا اور باہر نکل گیا۔ جلد ہی انہوں نے اس کی اکنہ۔ وہ جلدی جلدی اپنے ماتحتوں کو بدایات دے رہا تھا۔ آخر جمیش کی لاش میں گیا ہوا ہے۔"

"نہیں۔ وہ صرف اور صرف گانو کی موت کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اس نے کہا۔

تھا۔۔۔ کہ تم لوگوں نے اسے بھی نہ کہانے لگا دیا۔۔۔ ورنہ تمہارا لازماً یہ بدل شرابو کا ہے۔ اپنے اپنے کتوں کو سمجھا دے۔۔۔ وہ ہو جاتا۔۔۔ اس پار ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ تم مجھے نہ کہانے نہیں کا سوچے۔۔۔ ادا لاش کر لیں گے۔"

اس لئے کہ وس خفیہ ماتحت ہر وقت مجھے نظروں میں رکھتے ہیں۔ "ہم بتھتر سر۔" کئی آوازیں ابھریں۔

مطلوب یہ کہ تم مجھے تو دیکھ سکتے ہو۔ نہیں نہیں۔۔۔ ابھی تم ان میں کتوں کا ہم من کر رہا ہو کھلا اٹھئے۔۔۔ تاہم انہوں نے من سے کوئی سے ایک کی آواز سن پکے ہو۔"

"ہاں! یہ نہیک ہے۔ ہم نے آواز سنی ہے۔۔۔ لیکن ہمیں ان

سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آخر آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ یہ کام اپنے۔۔۔ اگر وہ نہیں کہیں ہیں۔۔۔ تب بھی انہیں لاش کرنا آسان کام جمیش کر رہے ہیں۔"

"لیکن۔۔۔ وہ ہیں کہا؟"

"یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔۔۔ حرمت ہے،" کمال ہے۔۔۔ اور بھی حرمت۔۔۔ اور بھی موت۔۔۔ میرے فزویک یہ بھرتے جانیا نے جل بھن کر کہا۔۔۔

"اوہ میں کس سے پوچھوں۔۔۔ مشر جانیا۔۔۔ کچھ ہے کہ جگہ وہاں اب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔"

"اور اگر نہیں ملتے تب؟" ایک نے کہا۔

"اس صورت میں لگنگ کا ہاتھ سمجھ لو ہماری گروپوں نے خدا میں سے ہیں۔" جانیا نے مت بنتا۔

گیا۔ کیونکہ انہوں نے اس کے لئے بے شک نہیں اتر سکا۔ "تحت کبوٹ اب نہیں، اب تم اس کے خلاف سازش کرنے ضرور اتر جائیں گے۔ اور لاش کا مکونج لگا لیں گے۔" خدا میں شامل ہو۔"

"اف بالک! ہم تو گئے پھر کام سے۔" دوسرے نے کہا۔ "یہ یہ تم کیا کہ رہے ہو۔ اس الزم کا کام بیوت کیا ہے۔" "میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔" جانیا کی آواز اگرچہ ملے پاہیں۔

"اور وہ کیا؟" "ہم سب اڑاؤں حاصل کرنے والے ہیں۔" وہ پڑا۔

"ایسے نہیں۔ کان میں تباہ کیا ہوں۔" "جب وہ حاصل کر لیں۔ اس وقت پات کرنا۔" جانیا نے جھلا۔

"تب پھر پہلے میرے کان میں تباہ۔" ایک نے آگے آرکا۔

جانیا نے ترکیب اس کے کان میں تباہی۔ وہ بہت نا۔ "لوکے۔ اب اگر تم نے کہا پھوسی کی تو ہم بہت بڑی طرح اچھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

"عن نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔" "عن نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔"

"آخر کیوں نہیں ہو سکتا۔" "آخر کیوں نہیں ہو سکتا۔"

"تم جانتے ہو جانیا۔ ہم میں سے کسی میں یہ بہت نہیں ہوا۔ کافی کہ کیا۔" جانیا مسکرا یا۔

اور پھر۔ وہ کہتے کہتے رک گیا۔ کیونکہ اسی وقت اس کی "اس کی بات نے ہارڈن کے ساتھی پر سکت طاری کر دی۔" چند

دروازے کی طرف اٹھ گئی تھیں۔ دہاں ہارڈن کا ایک اتنی بڑی خاموشی سے کھڑا اسے تکڑا رہا۔ پھر نرم آواز میں بولा۔

انہیں خونوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "ہیں! تم نے تھیک کیا۔ ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ لیکن اسے

"اے۔" تم کیا کھسپھسر کر رہے ہو۔ اب تمہاری کلنا لالہ کے ہارڈن تمہارے جرم کا بیوت آخر کار حاصل کر لے گا۔"

کھو توم لو۔ جب صورت پڑے پڑھ کر سنادھا۔" جانیا نے برا کامیاب نہیں ہو گی۔ تم ہارڈن کو نہیں جانتے۔"

"کیوں نہیں جانتے۔ آخر ہم بھی لگنگ کے لئے کام کرنے

سامنہ بنتا یا۔

"اپنی بات ہے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمارے آگئے ہیں۔"

"چاہیں۔ کس کے برعے دن آگئے ہیں۔ مجھے ہے کہ تمارے برعے دن آگئے ہیں۔"

"لیا کہا۔ تمارے برعے دن بارہوں کے ساتھیوں کے دن۔" اس نے چک کر کہا۔

"صرف تمارے برعے دن۔ لیکہ بارہوں کے لیے، اس کی دھمکی کا درگر خیس ہو گی۔ اس لیے کہ لالجھ میں کوئی ہو گا تو لالجھ کوڑا کے گائے۔ نتیجہ یہ کہ وہ لالجھ پا ہو جائیں گے۔ لیکن آپ کو کیا دن۔"

"تمہاس کھانے ہو کیا؟" وہ پوچھا۔  
میں اس لئے باہر ایک دھماکا ہوا۔

○○○

"تھے۔ تم لوگ حیرت انگیز ہو۔ تم نے پہلے ہی اندازہ لگایا تاکہ ہماری حلاش اس بیانے پر شروع ہونے والی ہے۔" ذی کوم نے یوکلا کر کہا۔

"لیا کریں۔ مجبوری ہے جناب۔" فاروق سکرایا۔

"مجبوری۔ کیسی مجبوری؟"

"اندازے لگانے کی۔ ہم اندازے لگانے پر مجبور ہیں۔ کوئی

"اپنی بات ہے۔ مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمارے آگئے ہیں۔"

### جزیرہ

"بچھے۔ آگئے حلاش کرنے والے۔ لیکن یہ ہمیں خیس۔ اپنے کو حلاش کریں گے۔ پھر لالجھ کو روکنے کی دھمکی دیں گے۔ لیکن ان کی دھمکی کا درگر خیس ہو گی۔ اس لیے کہ لالجھ میں کوئی ہو گا تو لالجھ کوڑا کے گائے۔ نتیجہ یہ کہ وہ لالجھ پا ہو جائیں گے۔ لیکن آپ کو کیا بلدی کہا۔

"حمد ہو گئی۔ لبی چڑھی تقریر کرنے کی رسال کیا ضرورت تھی

۔"

"تھے۔ تم لوگ حیرت انگیز ہو۔ تم نے پہلے ہی اندازہ لگایا تاکہ ہماری حلاش اس بیانے پر شروع ہونے والی ہے۔" ذی کوم نے یوکلا کر کہا۔

"لیا کریں۔ مجبوری ہے جناب۔" فاروق سکرایا۔

"مجبوری۔ کیسی مجبوری؟"

"اندازے لگانے کی۔ ہم اندازے لگانے پر مجبور ہیں۔ کوئی

اگر ہم اندازے نہ لگائیں تو اندازے ہمیں لگانے لگتے ہیں۔" اکابر کی توانی کی اوت میں ہو گئے تھے۔ اور اس میں... میں کچھ سمجھا نہیں۔" ذی کوم نے الجھن کے عالم میں اہل کے لئے محمود نے ان پر پتول بھی تاں لیا تھا۔ تاکہ وہ اوت سے اہل کر بیلی کا پڑھیں بیٹھے لوگوں کو کوئی اشارہ نہ دے دیں۔"

"مسڑوی کوم۔ ان کی باتیں سمجھنے کے لئے انسان کے پڑھنے کی طرف لاٹھ گئی ہاتھی کا دماغ ہوتا چاہے۔ آپ کے پاس ہاتھی کا دماغ ہے؟"

"اب تو ہم ساحل کی طرف جا سکتے ہیں۔" ذی کوم نے کملہ۔

"لیکن اس جزیرے پر ہم آپ کے لئے ہاتھی کے دماغ کا انعام نہیں کر سکتے۔" ہمیں افسوس ہے۔ آپ ہمارے ساتھ چلے۔ ان شاء اللہ ایک عدد بڑے ہاتھی کا دماغ آپ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ ہمارے لئے کوئی سکریٹ نہیں رکھتے۔ یہاں سے ہم کسی نہ کسی جہاز پر سوار ہوئی جائیں گے۔" اس طرف سے تو ہمارے ملک کے جہاز بھی گزرتے ہیں۔"

"آپ چپ ہمیں رہ سکتے۔" مارٹن نے بحثا کر کمالہ۔

"یہ کسی آپ نے کام کی بات۔" محمود سکرایا۔

"گویا آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ آپ کے یہ ساتھی چپ،" لیا ہم بولا۔

"کاش تم لوگ میری ریاست کے باشندے ہوتے۔"

"ہماری تو یہ دیرینہ خواہش ہے۔" فرزانہ نے کمالہ۔

"جیت ہے۔" یہ آپ کی خواہش لا بھی احرام نہیں کرتے۔

"ذی کوم نے طور پر مجھے میں کمالہ۔" احرام کرتے ہیں.... لیکن...."

"وہ تو میں اندازہ لگا سکتا ہوں۔" وہ سکرایا۔

میں اس وقت بیلی کا پڑھنے کے اوپر سے گزرا لیکن، "ا

"چلے آپ مکرائے تو۔"

اسی وقت کی لانچیں آتی نظر آئیں۔

"اے باپ رے۔ اب بڑے بیالے بر آپ کی تلاش فراہم رفتار سے جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔

"ہو گئی ہے۔" خان رحمان بولے۔

"اور اس جزیرے کو بھی گھیرا جائے گا۔" ذی کوم مکرایا۔

"یعنی اس وقت آپ ہماری زد پر ہوں گے۔ پڑھا ہے۔

"ہاں! جیل کا پڑپور دوہنیں صب ہو گی۔ اس کے ذریعے انہوں ختم کریں گے۔ پھر ان سے لیں گے۔ لڑتے لڑتے جان دے دیں۔ لے دیکھا ہو گا۔"

کیا کہے؟"

"مطلوب یہ کہ آپ کے لئے بہتر ہے گا کہ یہ لوگ جو۔

کی طرف نہ آئیں۔" قاروق بولا۔

"ہمکہ آپ دعا کریں۔ کہ وہ اس طرف نہ آئیں۔" ذی کوم شنا۔

مکرائی۔

"آپ لوگ بیگ ہیں۔"

"ہاں! بیگ تو خیر ہم ہیں۔" یعنی اس کے ساتھ رہنے

غوب بھی ہیں۔"

"آپ لوگ شاید اوت پناغ باتیں کرنے کے بہت عاری ہیں۔"

"ایک حد تکست۔ یعنی وہ بھی ضرورت کے تحت۔ اس

ضرورت نہیں ہوتی تو ہم بالکل بات نہیں کرتے۔" قاروق بولا۔

"اوہ۔ پورا ایک بھری جہان۔ کہ۔ میرا مطلب ہے۔"

"نم جانتے ہیں۔ آپ لوگ اس جزیرے پر موجود ہیں۔ میرا

ہنڑ آ رہے ہے۔" پروفسر داؤ کی آواز اپنی چونکا دو۔

اب وہ خوف نہیں انداز میں اس سمت میں دیکھنے لگے۔ جمل

"اے باپ رے۔ اب بڑے بیالے بر آپ کی تلاش فراہم رفتار سے جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔

"تھے انہوں نے اندازہ لکھ لیا۔ کہ ہم یہاں ہیں۔" قاروق

ہو گئی ہے۔" خان رحمان بولے۔

"اور اس جزیرے کو بھی گھیرا جائے گا۔" ذی کوم مکرایا۔

"یعنی اس وقت آپ ہماری زد پر ہوں گے۔ پڑھا ہے۔

"ہاں! جیل کا پڑپور دوہنیں صب ہو گی۔ اس کے ذریعے انہوں

ختم کریں گے۔ پھر ان سے لیں گے۔ لڑتے لڑتے جان دے دیں۔ لے دیکھا ہو گا۔"

"اللہ مالک ہے۔"

"اب تم کیا کرو گے۔ کیا ایک جگہ جہاز کا مقابلہ کر سکو گے۔"

"اللہ کوم شنا۔"

"پھر نہیں۔ یعنی ایک بات طے ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"آپ لوگ تو گئے کام سے۔"

"ہم بھی کام سے نہیں جائیں گے۔ میرے فتنے اس حرم کے

کھون کے بہت ماہر ہیں۔"

"خیر خیر۔ ہم ان کی مہارت دیکھیں گے۔"

اور پھر جہاز جزیرے سے پکھ قاطل پر آ کر رک گیا۔ پھر سیکھ

آواز ابھری۔

"نم جانتے ہیں۔ آپ لوگ اس جزیرے پر موجود ہیں۔ میرا

ڈی کوم مسٹر جی کوم اور مسٹر مارش آپ لوگوں کے قبیلے میں ہیں۔  
ہماری پیش کش ہے کہ آپ ان تینوں کو پچھوڑ دیں۔ اس کے بعد آپ لوگوں سے کوئی غرض نہیں رکھیں گے۔ خاموشی سے پڑے ہائی گے۔

”مسٹر مارش۔ آپ اس جگہ سے نکل کر کچھ دور کلے آہن کے نیچے جائیں اور یہاں گواز میں کہیں۔ کہ جب ہم آپ تینوں کو کچھ جہاز پر سورا ہونے دیں گے تو اس کے بعد تو آپ اس جزویے اور توپوں سے ایک منٹ میں اڑادیں گے۔ پھر بھلا آپ یہاں رکھ گے۔ ذرا اس بات کی وضاحت کر دیں۔“

”مارش کی بجائے آپ مجھے جا کر بات کرنے دیں۔ میں آپ کی رہائی کا وعدہ کرتا ہوں۔“ ڈی کوم نے بے چین ہو کر کہا۔  
”نہیں۔ آپ نہیں جاسکتے۔“

اور مارش دہل سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے محمود کی بات دی۔ جہاز پر چند لمحے کے لیے خاموشی چھاگئی۔ آخر آواز المحری۔

”تب پھر ہم آپ کا اطہران کس طرح کرائیں؟“  
اس کا جواب معلوم کرنے کے لیے مارش پھر ان کی طرف آیا۔  
”مسٹر مارش۔ ان سے کہیں۔ ہمارا مسٹر جی کوم۔ اور ہم کوم کو جان سے مار دالنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔“ ہم تو بیان کے ذریعے اپنے ملک تک جانا چاہتے ہیں۔“

”تب پھر۔ اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔“

”ہمارے ملک کا ایک جہاز ہمارے ملک سے یہاں منتکو ایا بلنسے۔ ہم اس پر سوار ہو جائیں گے اور اپنے سائل پر بیخ کر ہم ہوال جہاز کے ذریعے اُنہیں واپس بھجوادیں گے۔“

”یہ دونوں صوتیں آسمان نہیں ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں۔ آپ لوگ جہاز پر آ جائیں۔ ہم خود آپ کو آپ کے ملک کی بردستک پچھوڑ آئیں گے۔“

”ہم آپ کے وعدے پر اختیار نہیں کر سکتے۔“ خان رحمان نے فراہم کیا۔

”تم لوگ مجھے بات کرنے دو۔“ ڈی کوم نے جھلا کر کہا۔

”آپ سائل پر نہیں جا سکتے۔ مارش کو یہاں بلا کر بات کر لیں۔“

”آجھی بات ہے۔ یہاں مارش کو۔“

جلد ہی مارش دہل آگیا۔

”ان لوگوں کو میری طرف سے کوئی۔ یہ جیسے کہتے ہیں، کہ وال۔ ان کے ملک کا جہاز منتکا۔“ مجھے ان سے ان کی شرائط پر کوئی نکلا نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم نے ان کی شرط دشمنی۔ تو پھر ضرور ہم لکھ رہے ہیں۔“

مارش یہ پیغام لے کر چلا گیا۔ دوسری طرف سے ہواب طلب۔

"نہیں بنا بد... جھنڈا کوئی گارمنی نہیں ہے... کیا ریاست

"ہم وعدہ کرتے ہیں... اپنے ملک کے اخبارات میں انکی کاروائی میں ایسا جھنڈا نہیں ہو سکتا۔"

بات شائع نہیں ہونے دیں گے۔ محمود نے فوراً کہا۔

"چھپی بات ہے۔ ہم ان کے ملک سے رابطہ کرتے ہیں۔" اپنی شاخت کریں گے۔ لہجہ اب بھی تاخوٹگوار تھا۔

"یہ تو کرنا ہو گا۔" محمود سکرایا۔ اور پھر جہاز وہاں سے نہ گیا۔ دوسرے دن ان کے ملک

ایک جہاز وہاں پہنچ گیا۔

"کیا اس جزیرے پر اپنے جشید کے بچے اور ان کے واسطے موجود ہیں؟"

"ہاں! بالکل۔ آپ کون ہیں... اپنا تعارف کرائیں۔"

"ہمیں حکومت پاک لیڈنے بھیجا ہے... ریاست لاواجاں

حکومت نے معاملہ کیا ہے۔"

"آپ میں سے ایک صاحب اتر کر جزیرے پر آجائے۔"

ذمے دار ہو۔ اور جس کے پاس اپنی شاخت کے کامنزات ہوں۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے؟" جہاز پر سے کہا گیا۔

"ہمیں پورا اطمینان کرنا پڑے گا۔"

"لیکن آپ کو جہاز پر پاک لیڈنے کا جھنڈا نظر نہیں آ رہا۔"

تاخوٹگوار تھا۔

"اوہ... اور یہاں... ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں۔"

وہ چونکہ اٹھنے کے لئے بھیجے جانے والے کا بڑا

تاخوٹگوار نہیں ہو سکتا تھا۔

لیکن کہ کچھ گیا۔

222

"اس طرح ہماری ریاست کی بہت پڑنا ہی ہو گی۔"

"ہم وعدہ کرتے ہیں... اپنے ملک کے اخبارات میں انکی کاروائی میں ایسا جھنڈا نہیں ہو سکتا۔"

"اپ لوگ بیجیب ہیں۔ ہمیں اتنی دور سے بلایا۔ اور اب

"چھپی بات ہے۔ ہم ان کے ملک سے رابطہ کرتے ہیں۔"

اپنی شاخت کریں گے۔ لہجہ اب بھی تاخوٹگوار تھا۔ اور پھر جہاز وہاں سے نہ گیا۔ دوسرے دن ان کے ملک

ایک جہاز وہاں پہنچ گیا۔

"کیا اس جزیرے پر اپنے جشید کے بچے اور ان کے واسطے موجود ہیں؟"

"ہاں! بالکل۔ آپ کون ہیں... اپنا تعارف کرائیں۔"

"ہمیں حکومت پاک لیڈنے بھیجا ہے... ریاست لاواجاں

حکومت نے معاملہ کیا ہے۔"

"آپ میں سے ایک صاحب اتر کر جزیرے پر آجائے۔"

ذمے دار ہو۔ اور جس کے پاس اپنی شاخت کے کامنزات ہوں۔"

"اس کی کیا ضرورت ہے؟" جہاز پر سے کہا گیا۔

"ہمیں پورا اطمینان کرنا پڑے گا۔"

"لیکن آپ کو جہاز پر پاک لیڈنے کا جھنڈا نظر نہیں آ رہا۔"

تاخوٹگوار تھا۔

"اوہ... اور یہاں... ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں۔"

وہ چونکہ اٹھنے کے لئے بھیجے جانے والے کا بڑا

تاخوٹگوار نہیں ہو سکتا تھا۔

لیکن کچھ گیا۔

”تم جپ رہو۔ دماغ چاٹ گئے ہو۔“ ڈی کوم نے جھلا کر کہا۔

”مہمت بھتر۔ اب میرے بھائی آپ سے بات کریں گے اور اگر

ہوتا ہے اور پانی بھی۔“ فاروق نہ۔

”یہ تم نے ہمیں کس مصیبت میں پھنسا دیا۔“ وہ جل کر براہ

کہ کوان کی آواز بھی پسند نہ آئی تو پھر میری بہن آپ سے بات

لے گی اور اگر۔“

”ہم نے شیں۔ آپ کی اپنی ریاست کے لوگوں نے۔“

”ہیں بس۔ میں سمجھ گیا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔“

”ہبھو۔۔۔ خبیر۔ ان سے تو میں سمجھوں گا۔“

”خدا کا شر ہے۔ آپ سمجھے تو۔۔۔ اب ہم آپ کو اور کیا

کہائیں۔“

”بہن آپ خاموش ہو جائیں۔ میں بھتر ہے۔“

”اوکے۔“ فاروق نے کما اور ہونٹ سمجھ لے۔

ایسے بہنوں نے ایک عجیب سی آواز سنی۔

○☆○

”درختوں کے پتے کس دن کام آئیں گے۔۔۔ ان میں کہا۔

”یہ تم نے ہمیں کس مصیبت میں پھنسا دیا۔“ وہ جل کر براہ

کہ کوان کی آواز بھی پسند نہ آئی تو پھر میری بہن آپ سے بات

لے گی اور اگر۔“

”ہبھو۔۔۔ خبیر۔ ان سے تو میں سمجھوں گا۔“

”الجرا سمجھ لیجئے گا۔۔۔ وہ ہماری بہن کو شیں تا۔۔۔ فالعلی۔۔۔ کمال۔۔۔“

”بے کوئی تک اس بات کی؟“

”ان حالات میں تک کمال سے لاوں۔“

”افوس!“ ڈی کوم کے مند سے لکلا۔

”کس بات پر افسوس ظاہر کر رہے ہیں آپ۔۔۔ انہوں

ناکہ ہم بھی ظاہر کر سکیں اور کہ سکیں۔۔۔ ہے ظاہر کرنے کی جو۔۔۔

پار پار ظاہر کر۔۔۔“

”افوس اس پر ہے کہ تم لوگوں نے جہاز والوں سے اٹاگر

کما کہ وہ کھانے پینے کی کچھ چیزیں جزیرے پر پھیلک دیں۔۔۔ ان

خیال میں ہمارے پاس خواراں موجود ہو گی۔۔۔ درست وہ مجھے بھوکی

مرتے دیتے۔۔۔“

”ہا۔۔۔ تو کیا آپ بھوکوں مر رہے ہیں۔“ فاروق نہ۔۔۔

ظاہر کی۔

"اب تو ہمیں دیکھنا ہو گا۔" - ہارڈن کا ساتھی بولا۔  
 "اپنے کون سا ہم نے روکا تھا۔" - جانیا بولا۔  
 اور پھر ہارڈن کا ساتھی چلا گیا۔  
 "یہ دھاکے تو واقعی ہماری سمجھ میں بھی نہیں آئے۔" - جانیا کا  
لائقی بولائے۔

## کون

وہ سب بری طرح اچھے اور اچھل کر زمین پر گرسے۔ ان - "ضرور کوئی گزیرہ ہے۔ ہمیں بھی اپنا اختلاف کرنا ہو گا۔ کسیں چوں پر ہوایاں اٹتی نظر آئیں چیز۔" ہارڈن کے رگڑے میں نہ آ جائیں۔" -  
 "یہ.... یہ دھماکا کیسا تھا؟" جانیا کے ایک ساتھی نے کہا - "تب پھر... ہم کیا کریں۔" -  
 "ہمیں باہر نکل کر دیکھتے ہوں۔ تم لوگ یہیں خصو۔" جانیا نے کہا۔  
 "چا نہیں۔ شاید ہارڈن نے کوئی تجربہ کیا ہے؟" ہارڈن - ساتھی نے کہا۔  
 "بہت بہتر۔ لیکن نہ جانتے کیوں۔۔۔ اب ہمارے دل و حکم کیا کہا۔۔۔ تجربے۔۔۔ وہ کوئی سائنس دان ہے۔" جانیا نے زبان مکمل کر لے گئے چیز۔" -  
 "ہمیں اس میں تو اب کوئی نیک نہیں کہ سکت ہمارا دشمن ہو کر کہا۔  
 "نہیں۔ لیکن اس قسم کے تجربات وہ کرتا رہتا ہے اور اُن پاکا ہے۔ اور جو شخص کوئی شہوت اس کے ہاتھ لگا۔۔۔ وہ ہمیں نہیں کامیاب رہتا ہے۔" -  
 "تب ہم اس سے ضرور پوچھیں گے۔۔۔ یہ کیسا تجربہ تھا؟" -  
 "میں اس وقت ایک اور دھماکا ہوا۔۔۔ اور ہارڈن کو اس نے اسی لے ہمارے ہیچکے کالا ہے۔" -  
 "اڑے باپ رے۔۔۔ اتنے دھماکے کماں سے آ گئے۔" - جانیا کہا  
 "تب پھر۔۔۔ ہمیں اب نہ تو ہارڈن کی کوئی پرواکرنی چاہیے۔۔۔" -  
کیا۔

د سکھ کی۔ اپنی جانیں بچانے کی گلر کرنی چاہیے۔ کیا خیال ہے  
تم لوگوں کا؟"

"ت پھر... ہم کیا کریں؟"

"میرا ساختھ دو۔ میں میرا انتظار کرو۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ  
ملکے کیے ہیں... اور ہارڈن کہاں ہے۔" اس نے جلدی جلدی کہا۔  
"چھا! اب ہو آپ کسیں گے... ہم کریں گے۔" ایک نے کہا۔

"اور پھر جانیا چلا گیا۔ باقی لوگ اس کا انتظار کرنے لگے۔  
"یہ جانیا... پسلے تو ایسا نہیں تھا۔ گافو کے سامنے تو بھی لی بنا  
رہتا تھا۔"

"اب گافو کی جگہ ہو لے لی۔ کچھ بھی ہو۔ ہمارے حق میں تو  
ایسا ہے۔ ورنہ ہم تو اب تک پچانی پا چکے ہوتے۔"  
"اس سے پسلے کہ شریروں کی لاش ہارڈن کوٹے۔ میں کچھ نہ  
کو پکاؤ کرنا ہو گا۔"

"اب ہم اپنے معاملات جانیا کے حوالے کر کچے ہیں۔ وہ جو  
کے گا۔ ہم تو اس وہ کریں گے۔ اریا پار۔"

خوبی دیر بعد جانیا اندر واخل ہوا اور انہیں خاموش رہنے کے  
لئے کرنے کے بعد ائمہ کا اشارہ کیا۔ وہ سب الحکمرے ہوئے۔  
لیں تھے۔ اکیسوں جانیا تھا۔ وہ باہر نکل۔ یہ دیکھ کر انہیں  
بیٹھ ہوئی کہ وہاں ہارڈن کا کوئی ساتھی نہیں تھا۔

"ارے! یہ کیا۔ یہاں تو۔"

"شش۔ شش۔ اس نے انہیں پھر خاموش رہنے کا اشارہ

"یہ بات تو ہم بت دیں سے کتنا چاہ رہے تھے۔ لیکن کہ نہیں  
رہے تھے۔ کہ کہیں آپ ہمیں سکھ سے خداوی کا طعنہ نہ دے  
اگر تم لوگ ساختھ دو تو یہ میرے لئے اور آسان ہو جائے گا۔" وہ بڑا  
لیکن ہم میں ہارڈن یا سکھ سے مقابلہ کرنے کی بالکل طاقت  
نہیں ہے۔"

"اور تمہیں ان سے لانے کے لئے کون کر رہا ہے۔ لیکن ایں  
جانیں بچانے کا تو ہمیں حق پہنچتا ہے۔ یا نہیں۔ یا وہ بھی نہیں  
پہنچتا۔ جانیا نہ من جانیا۔  
بالکل پہنچتا ہے۔"

"اگر پہنچتا ہے۔ تو میں تمہیں اجازت دتا ہوں۔ اپنی جانی  
بچا جاؤ۔"

"اس کا آسان ترین طریقہ تو یہ ہے کہ آپ ہمیں فوری طور  
یہاں سے چلے جانے کی اجازت دے دیں۔"

"اس طرح تم گرفتار ہو جاؤ گے۔ ہارڈن کے ماتحت تم  
نہیں چھوڑیں گے۔"

میں ہوت اور زندگی کا ہے۔ اگر اس کا مقابلہ نہیں کریں گے تو ب

کیا۔ اور اپنیں ایک سوت میں لے چلا۔ وہ بہت دیر تھا۔ کتاب پرے موت مارے جائیں گے۔“ رہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک پیاری کمبوڈی میں بیٹھی گئے۔

”اور مقابلہ کرنے کی صورت میں بھی تو ہے موت مارے جائیں ”فی الحال یہ جگہ ہمارے لیے حفظ ہے۔ وہ دھمکے ہاتھ کے لئے۔“

اپنے آدمیوں کے ذریعے کرا رہا تھا۔ مگر انکلز جشید خوف نہ۔“ اپنام ایک طرف ہو جاؤ۔ میں تمہان کا مقابلہ کروں گا۔“ اور ہر بیانگے لگے اور کپڑا جائے۔“

”یہ ایک اور تھا۔ تم سب مل کر تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم اکیلے کیا کرو گے۔ بھول گئے ہارون کیا چیز ہے۔“

”تو پھر کیا ایسا ہو گیا؟“ ”میں نے تو بس موقع سے فائدہ اٹھایا اور تم لوگوں کو۔“ ”کیا چیز؟“ اس نے منہ بنا لیا۔

”میں۔ یہ تم کر رہے ہو۔ لگن نے جب اپنے غاصن تھی۔“ کل آیا۔ اب ہم ہارون کی بیٹھی سے دور ہیں۔“

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہارون یہاں نہ آ سکے۔“ اگلے پہلو ان روڑوان کا مقابلہ اس سے کرایا تھا۔ روڑوان اس زمانے میں

”تم غلط سمجھے۔ وہ یہاں آئے گا۔ یہاں۔“ چنان کچھ لگ کا انہم تین آدمی تھا۔ اور ہارون ملازمت کے لیے لگ کے پاس کھتے رک گیا۔

”یہیں کیا۔ یہ جسمیں کیا ہو۔“ بولتے بولتے رک کیا۔ ان تھی اور اس کی گردن کی پڑی توڑی تھی۔ پھر جب روڑوان کے

اس کے ایک ساتھی نے منہ بنا لیا۔ انت فنس پر قابو نہ پاسکے اور اس پر مل کر ثبوت پڑے۔ تو اس نے

”وہ آئے گا۔“ ہم پر حملہ اور ہو گا۔ اور ہمیں اس لائن کتاب کی لگنک بوٹی کر دی تھی۔“

”وہ اور بات تھی۔ وہ لا ایک ہاتھوں بیوں کی تھی۔ میں اس کا کرتا پڑے گا۔“

”تم اور ہارون کا مقابلہ کریں گے۔ گھاس کھا گئے ہو کل۔ خالہ گولیں سے کروں گا۔“

”وہ نشانہ باز بھی ہے۔“ ”میں جانتا تھا۔“ تم کی وجہ دو گے۔ یہیں ذرا سوچ۔ ”یہیں نشانہ بازی میں میں اس سے زیادہ بڑھ کر ہوں۔“ یہ تم

بھی جانتے ہو۔ نشان کا مقابلہ اس سے میں جیت گیا تھا۔  
میں ہاں نہ کر سکا۔ یا پکڑ کر لگ کے سامنے پیش نہ کر سکا۔ تو خود  
”ہاں! یہ تو خیر ہے۔ لیکن لگ نے اس سے کما تھا۔“  
”مگر تو نہیں بچ سکے کا۔“ اس کے ساتھی نے کہا۔  
کے اندر وہ نشان یا ذی کا مقابلہ بھی جیت کر دکھائے۔“  
”ہاں! یہ بات ہے۔۔۔ اس وقت وہ بوکھلاہٹ کا فکار ہے۔۔۔ اور  
”اس کی بوکھلاہٹ سے فائدہ اخراجیں گے۔“  
”لیکن ایسا نہیں ہوا۔“

”اوہو۔۔۔ مقابلے کی نوبت ہی نہیں آئی۔۔۔ لگ کچھ بھر  
اور ہارڈن نے بھی اسے یاد نہیں دلایا۔۔۔ شاید اس لے کے اس طرح پتا چلا کہ وہ بوکھلاہٹ میں جلا ہو چکا ہے۔“  
خیال میں ابھی وہ مقابلہ جیتھے کے قابل نہیں ہوا۔“  
”جب وہ سامنے آئے گا۔۔۔ تو میں تم لوگوں کو اس کی بوکھلاہٹ  
بیوں۔۔۔ خب۔۔۔ یہ سب باتیں ہیں۔۔۔ اس وقت مسلسل نکلنے والیں گا۔“

موت کا ہے۔۔۔ کیا ہمارے لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم اس دنیا کو ہیں؟  
”کچھ بھی ہو۔۔۔ ہم تمارے ساتھ فرار ہو سکتے ہیں۔۔۔ اس سے  
جاہیں۔۔۔ یعنی لگ کی دنیا کو۔۔۔ اور یہاں سے انکل جائیں۔“

”ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن اس وقت نہیں۔“  
”چھپی بات ہے۔۔۔ چھر تم لزو اس سے۔۔۔ ہم نہیں تریں گے۔۔۔ اس کے ساتھ مل جاؤ اور اسے بتا دو۔۔۔  
”افسوس! تم نے ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ تم اس وقت میرے نہیں۔۔۔ اس کے ساتھی ہو۔“

”نہیں۔۔۔ ہمارا چھر کارا اس طرح بھی نہیں ہو گا۔۔۔ اس طرح تو  
سے بھی پھر گئے ہو۔“  
”اوہو! ہم ہارڈن کے ہام سے ہی خوف کھاتے ہیں۔۔۔ الہ اسے اور آسمانی ہو جائے گی۔۔۔ اور وہ ہمیں لگ کے سامنے پیش کر  
مقابلہ کیے کریں گے۔“

”تم برداشت اس سے مقابلہ نہیں کرو گے۔۔۔ اس کے لئے تم پھر آخوند چاہجے کیا ہو؟“  
تمہارے مقابلہ میں آئیں گے۔۔۔ جانتا نے جمل کر کہا۔  
”ہماں لکھنا چاہتے ہیں۔۔۔ تم میاں رک کر اگر اس کے مقابلہ  
”وہ ساتھ تو خیر ہو گا۔۔۔ اس کی بھی جان پر نہیں ہے۔۔۔ اس کا پاپتھے ہو تو کرف۔۔۔ لیکن ہمیں اجازت دے دو۔“

”اوہ! تو تمہارا یہ پوگرام ہے... ابھی بات ہے... تمہارے کم چاہتا ہوں۔ کہ تم سب کو سکنگ کے سامنے پیش کر جائیں خاموش رہا۔ ابھی تک اسے یہ اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ اڑائے گا... مجھ پر نہیں گا۔“

”تم ملکر نہ کرو جائیں۔ ہارڈن ان پہاڑوں سے ان واقعہ نہیں اتنا کسی ہجک موجود ہے۔ نہ اس کا کوئی ساتھی نظر آیا تھا۔ لذا خاموش رہنے میں ہی عافیت تھی۔“

”بھنا کہ تم ہیں۔“

”ہاں! یہ تو خیر ہے۔ وہ بہت بعد میں سکنگ کا ساتھی ہاں ہے۔“ پھر سکنڈ بعد ہارڈن کے الفاظ پھر سنائی دینے لگے۔ ساتھی ہی ”اپنا تو ہم طے۔ پھر میں کے... اگر زندگی رہی تو۔“

”اپنا تو ہم طے۔“ اس نے شراب کی موت کا سرول اٹھا کر کچھے مزکر بھی تدینکھا۔ ہارڈن زندہ ہے یا مر گیا۔ جب اور پھر وہ سب دہاں سے رخصت ہو گئے... جانیا اُسکی؟“

ہوئے دیکھتا رہا۔ ایسے میں اس نے ہارڈن کی اوڑائی۔ اور پھر ہارڈن کے الفاظ درمیان میں رو گئے۔ وہ تصور کر گرا۔ اور پھر ”بڑدل جانیا۔“ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر کہاں پڑے گے اس کے ساتھیوں میں عکھڑ رج گئی۔ وہ اس طرح خوف زدہ ہو کر جہاں پچھے ہو۔ سامنے آؤ۔ میں نے شراب کی موت کا سرول اٹھا کر کچھے مزکر بھی تدینکھا۔ ہارڈن زندہ ہے یا مر گیا۔ جب اسے بھی گاؤں کی طرح موت کے گھمات اتار دیا گیا۔۔۔ جانا دیکھن ہو گیا کہ وہ جا پچکے ہیں تو وہ کھودہ سے لٹکا اور ہارڈن کی کھالی میں پھینک دیا گیا ہے۔ ہمارے جاوس کتے اس کھالی تک اب پال۔ اسے نیچین تھا۔ کہ وہ بارا جا چکا ہے۔ پھر بھی وہ پچکے ہیں۔ اور میں نے دور بیان کے ذریعے اس کی لاش کو کہاں کھل سے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ آخر وہ اس کی لاش کے قریب پہنچ گیا۔

”وہ شرابوں کی ہی ہے۔ اور یہ تم لوگوں کا ہی کام ہے۔“ ہارڈن ساکت پڑا تھا۔ اور اس کے ساتھی دور دور تک نظر کے باخوس سے جھیس کوئی نہیں پھاٹکا۔۔۔ تم سامنے آمدیں آ رہے تھے۔ وہ اس پر جھک گیا۔۔۔ میں اس وقت ہارڈن کے ورنہ یہ پیازیاں تمہارے خون سے رنگنے ہو چاہیں گے اور تم گکھاں۔ اس کے پیٹ میں لگے۔۔۔ اس کی ایک فیصد بھی امید سامنے چانے سے پلے ہی ہلاک کر دیے جاؤ گے۔۔۔ جب کہ میں کہا گی۔۔۔ وہ اچھل کر دور جا گرا۔۔۔ اور پھر وہ جانے کے مرف سے

تک اگر تم ہارڈن کو اس میں قید کرو۔ تو ہارڈن بھی نہ کل سکے  
لکھ کر ہارڈن کے حام ساتھی اس پر ثبوت پڑے۔ اسیوں لے اے  
اے۔ یہ کہ کر دے جائے۔

ساتھ ہی جانیا کو اٹھایا گیا۔ پھر اسے ایک تاریک کو فخری میں  
بے وقوف جانیا۔ تو ہارڈن سے ٹکر لینے کیا تھا۔۔۔ اب ایک دل گیا۔۔۔ اس کے کرنے کی آواز کے جوب میں ایک آواز  
تھی تھے جو کہ ہارڈن کیا ہے۔۔۔ اس نے اس کی پر غور آواز کی۔۔۔  
اسے بھری طرح جکڑ دیا گیا۔۔۔ تب اس نے پھر ہارڈن کی  
لگن کون؟“

○☆○

لکھ کر ہارڈن سے باندھ دیا۔  
کی آن میں رسیوں سے باندھ دیا۔

”بے وقوف جانیا۔ تو ہارڈن سے ٹکر لینے کیا تھا۔۔۔ اب ایک دل گیا۔۔۔ اس کے کرنے کی آواز کے جوب میں ایک آواز  
تھی تھے جو کہ ہارڈن کیا ہے۔۔۔ اس نے اس کی پر غور آواز کی۔۔۔  
اسے بھری طرح جکڑ دیا گیا۔۔۔ تب اس نے پھر ہارڈن کی  
لگن کون؟“

نئی۔

”کل اسے لگن کے دربار میں پیش یا جائے گا اور ان کے  
ساتھیوں کو بھی“ ان میں سے ایک بھی نیچ کرتے جائے پائے۔۔۔  
طرف سے نکلے ہیں۔۔۔ ابھی زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔۔۔ ہل؟  
خوف زدہ ہیں۔۔۔ اور خوف کھائے ہوئے شو حیز نہیں بھاگ سکے  
جاو۔۔۔ سب کو پکلا لاؤ۔۔۔ اپنی خوشخبری سنادیتا۔۔۔ ان کا بند  
گیا۔۔۔ جس پر انسیں بہت مان تھا۔۔۔ اور جس کی شہ پر دہلی سے  
کرتے رہے ہیں۔۔۔ اب ایک ایک جرم کا حساب ان سے یہ۔۔۔  
گا۔۔۔ جاؤ۔۔۔ ہارڈن نے چلا کر کہا اور اس کے ساتھی بھری ملن  
چڑے۔۔۔ صرف جانیا کی گجراتی کے لئے دس آدمیوں کا رک گئے  
”اے اٹھالو۔۔۔ اور تم نہ کو فخری میں ڈال دو۔۔۔“

”ھل۔۔۔ لیکن۔۔۔ مسٹر ہارڈن۔۔۔ تم نہیں تو۔۔۔“

”اوہو۔۔۔ میں چانتا ہوں۔۔۔ تم اسے اس میں ڈال۔۔۔ صرف  
کو فخری ایسی ہے۔۔۔ جس میں سے کوئی بھی بھاگ نہیں سکتا۔۔۔“

## سمندر کی آواز

"وہل کے بیان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" خان  
رمان بولے۔

"بیان سے کیوں نہیں پیدا ہوتا۔"

"وہل بہت کمرے پانچلوں میں ہوتی ہے۔"

"تب پھر یہ کیا ہے؟"

"آواز ضرور وہل کی تھی..... اور کیسے سنائی دے گئی..... ہم کچھ  
کیا کہا۔" سمندر کی آواز۔ فاروق چھوڑا۔

"کچھ کیوں..... تمہیں کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں میرا مطلب ہے۔ تو کسی نادل کا نام ہے جس کی کہانی کر سکتے ہیں۔" ذی  
ہے۔

"نادل کا نام..... کیا مطلب؟" ذی کوم نے جی ان ہو کر پوچھا۔ اتنے بھن کے عالم میں کمال۔

"اب آپ خود مجھ سے مطلب پوچھ رہے ہیں..... میں..... خاموش ہو گئے خود بھی آواز کے بارے میں سوچتا چاہے  
مطلوب بیان کیا تو..... پھر آپ کہیں گے..... خاموش ہو جاؤ۔" ادنال غصے اپنے میں آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ اس بار آواز حد درستے  
جل بھن کر کما۔

"میں..... میں اس آواز کے بارے میں پریشان ہوں۔" ادنال غصے کھڑا ہو گئے۔ ذی کوم اور اس کے دونوں ساتھی تو تمغیر کا پہنچے  
ہو۔ جب کہ خوف نے اسیں بھی اپنی پیٹ میں لے لیا تھا۔ وہ بولا۔

"الا طرف دیکھنے لگے۔ لیکن کچھ نظر نہ آیا۔"

"لیکن کیوں۔ آپ کس لئے پریشان ہیں؟"

"اس لئے کہ میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔" وہل۔ "اک انس ایک جزا بہت دور سے آتا نظر آیا۔ وہ خوش ہو۔

ہے۔ ان اطراف میں پسلے بھی ایک دوبار وہل کا ذکر بننے میں آیا  
ہے۔ اگرچہ اسے آج تک دیکھا کیا نہیں..... ہاں آواز ضرور سنی  
ہے۔"

میے۔ اور ساحل کی طرف دوڑ پڑے۔ ساحل پر ہنچ کر انہوں نے پاٹھ بیرہنانے شروع کیے۔ کپڑے پلاٹے۔ تب کسیں جا کر جہاز کا اس ان کی طرف ہوا۔ ورنہ وہ جزیرے سے دور رہ کر دوسری طرف جانا تھا۔ اب ان کی جان میں جان آئی۔ آہست آہست جہاز نزدیک آتا ہوا۔ ان کو قسم لے جائیں گے۔ اس صورت میں حکام پریشان کریں گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اور بھی خوش ہو گئے۔ وہ مسافر جہاز تھا۔ اور فتنہ اور ہم پر اخوا کا مقدمہ بھی بن سکا ہے۔

بھی ان کے ملک کا۔ پانی میں جس حد تک وہ آسکتا تھا، اُکارہ پڑے۔ لگی سی۔ آپ صرف ہمیں لے پہنچنے۔ ہم اپنی کاٹ کے حال پر پھوڑ دیتے ہیں۔ ان کے ملک کے لوگ آکر اپنی سماں گے۔ لیکن ایک بات ہے۔ یہ لوگ ہیں بہت اہم۔ اور بات کا انکان ہے کہ یہ ہمارے کام آجائیں۔

"ہم پاک لینڈ کے رہنے والے ہیں۔"

"ہیا کما۔ پاک لینڈ کے باشندے۔" کپتان چوتالا۔

"ہاں جتاب! اگر آپ ہم میں سے ایک کو جہاز پر آئے اجازت دے دیں تو وہ ساری کمائی آپ کو نہ سکتا ہے۔ ورنہ" کرتے گا پہاڑ پرے گا۔ محمود نے کہا۔

"ہوں نجیک ہے۔ تم ہی آ جاؤ۔ کیا تم جمر سکے گے؟" سمجھوں۔ لیکن لاج اتارنے میں وقت لگے گا۔

"آپ غفرنہ کریں۔ ہم تحریکتے ہیں۔"

یہ کہ کر محمود نے چھلانگ لگا دی اور تحریک سے جہاز کی تیرے لگا۔ جلد ہی وہ جہاز کی سیڑھی تک ہنچ گیا۔ دو مت بعد

ہنک کو اپنی کمائی سنا رہا تھا۔ اس کے خاموش ہونے پر کپتان نے

"نجیک ہے۔ ہم آپ لوگوں کو تو لے جاسکتے ہیں۔" لیکن ان کو قسم لے جائیں گے۔ اس صورت میں حکام پریشان کریں گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اور بھی خوش ہو گئے۔ وہ مسافر جہاز تھا۔ اور فتنہ اور ہم پر اخوا کا مقدمہ بھی بن سکا ہے۔

"چٹے۔ لگی سی۔ آپ صرف ہمیں لے پہنچنے۔ ہم اپنی کاٹ کے حال پر پھوڑ دیتے ہیں۔ ان کے ملک کے لوگ آکر اپنی سماں گے۔ لیکن ایک بات ہے۔ یہ لوگ ہیں بہت اہم۔ اور بات کا انکان ہے کہ یہ ہمارے کام آجائیں۔"

"اچھی بات ہے۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔" لیکن ایک

"ہماری۔ حکومت کے آدمی ہمیں کچھ نہیں کہیں گے۔"

"یہ ہماری ذمے داری ہے۔"

"چٹیں پر آ جائیں۔ کیا باتی لوگ بھی تحریکتے ہیں؟"

"ان تین کا پاٹا نہیں۔ ورنہ ہم تحریکتے ہیں۔"

خود اپنی جزیرے پر آگئے۔

"یہ لوگ ہمیں لے جانے پر تیار ہیں۔ آپ تینوں تحریکتے ہیں۔"

"ہمیں۔ ہمیں تینا نہیں آتا۔"

"کپتان صاحب۔ ان تینوں کو تینا نہیں آتا۔ لہذا آپ کو

لاجھ آئ رہا ہو گی۔۔۔ محمود نے بلند آواز میں کہا۔  
”اوے کے۔۔۔ تم لوگوں کے لے یہ بھی سی۔۔۔ اس لے غازی  
کر کہا۔۔۔

”چھ نہیں انکل۔۔۔ یہ کیا جواب ہوا۔۔۔ لیکن غور طلب بات یہ  
بے کہ یہاں ہمارے ساتھ ذی کوم اور اس کے دونوں ساتھی نہیں  
کر کہا۔۔۔

”مکریہ بہت بہت۔۔۔ محمود بولا۔۔۔

آخر لاجھ کنارے آ گئی۔۔۔ وہ اس پر سوار ہو کر جہاز  
چکے۔۔۔ پھر ان کا جہاز پر سفر شروع ہوا۔۔۔ اب انہیں یاد آیا۔۔۔

”اے۔۔۔ یہ کیا؟“ وہ دھک سے رہ گئے۔۔۔

”مطلوب یہ کہ وہ جہاز ہمارے ملک کا نہیں تھا۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ یہ کیسے ہو سکا ہے۔۔۔ پو فسر بولے۔۔۔“

”ذی کوم کی انتظامیہ جب ہیلی کاپڑ اور اپنے جہاز کے ذریعے ہم  
دینے کا حکم دیا۔۔۔ اس طرح انہیں کھانا نصیب ہوا۔۔۔ کھانے کے بعد  
کھری نینڈ سے گئے۔۔۔ آنکھ مکھی تو وہ جہاز میں نہیں تھے۔۔۔ مگر اس  
شان دار کمرے میں بستروں پر تھے۔۔۔ ایک جہاز پاک لینڈ کے  
نہیں۔۔۔ جہاز میں اتنا شاندار کمرہ۔۔۔ اور یہ سازہ میں  
فاروق چونکا۔۔۔“

”پاگل ہوئے ہو کیا۔۔۔ یہ جہاز نہیں ہے۔۔۔ محمود نے مذہب  
”اس کا مطلب ہے۔۔۔ ہم لوگ اب ذی کوم کی قید میں ہیں۔۔۔“

”ہاں! جلد ہی یہ بات۔۔۔“

”کوئی عمارت۔۔۔ جس کے ایک کمرے میں ہم قید ہیں۔۔۔“  
”میں اس وقت انہوں نے قدموں کی آواز سنی اور پھر کمرے کا  
ہوا، کھڑا گیا۔۔۔ انہوں نے ذی کوم اور جی کوم کو اندر آتے دیکھا۔۔۔  
”حد ہو گئی۔۔۔ بھلا ہم جہاز سے اس عمارت میں نکلے  
گئے۔۔۔“

”باکل اسی طرح۔۔۔ بیسے جزیرے سے جہاز پر آگئے  
نہیں باکل تیار تھیں۔۔۔ ذی کوم اور اس کے بھائی کے چھرے یہ۔۔۔“

لے۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"بلکہ اس سے بھی آگے بہنچ جائیں گے۔ میری ابھی انگل

سے بات ہوئی ہے فون پر۔۔۔ میں نے اسے تم لوگوں کی گرفتاری کی خبر

لئی ہے۔ اسے اس قدر خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔۔۔ اس

خوشی کے سلسلے میں مجھے چند بہت قیمتی تھانف دینے کا بھی اعلان کیا

ہے۔۔۔"

"پہنچنے پر آپ کی تو ہو گئی میش۔۔۔ مارے گئے ہم بے چارے۔۔۔"

"تو پھر انگل کی دشمنی مول لینے کیا ضرورت تھی۔۔۔ ذی کوم

تم جال میں پھنس گئے۔۔۔"

ہے۔۔۔"

"دوسرا تیرے کی۔۔۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ آپ کی بند

ریاست میں اتنی عضل کے مالک لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔"

"تو اب سوچ لیں نا۔۔۔ ذی کوم ہے۔۔۔"

ہے۔۔۔"

"ہاں! اب تو سوچنا ہی پڑے گا۔۔۔ دراصل میں بھول ہوا رہے ہے

خدا را کتابت ہوئی۔۔۔ ہم نے آپ لوگوں کو عضل سے پہل کیاں ہی

ہا۔۔۔ تو بیان سے بھاگ کر ہوئے تھے۔۔۔ اگر دشمنی مول لینے کا سے کیس

لیا۔۔۔"

"پہلے۔۔۔ آئندہ کسی کو عضل سے پہل نہ جانتا۔۔۔ ذی کوم ہے۔۔۔"

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟۔۔۔"

"یہ بات اس نے مجھے بتائی ہے۔۔۔ جانتے ہو۔۔۔"

ہے۔۔۔"

ضورت ہے۔۔۔ انگل ہمارا دوست ہے۔۔۔ گمرا دوست۔۔۔ ہماری اور ال

ہا۔۔۔ اپنے زمینیں کے بھاگ کھڑے ہونے سے دشمنی شروع ہے۔۔۔"

ٹھیکنے سکرائیں تھیں۔

"کیا حال ہے دوست؟"

"یہ ہوا کیسے۔۔۔ بس آپ اتنا بتا دیں؟"

"یہ کارتا میرن انتظامیہ کا ہے۔۔۔ اپنے ایک جہاز پر آپ کے

ملک کے لوگوں ہیجنے چلتے والے اور بیاسوں والے سوار کیے۔۔۔ آپ نے

ملک کا جھنڈا لگایا۔۔۔ اردو بولنے والا کپتان اس پر بھیجا گیا۔۔۔ اسی ملن

تم جال میں پھنس گئے۔۔۔"

"دوسرا تیرے کی۔۔۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ آپ کی بند

ریاست میں اتنی عضل کے مالک لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔"

"تو اب سوچ لیں نا۔۔۔ ذی کوم ہے۔۔۔"

"ہاں! اب تو سوچنا ہی پڑے گا۔۔۔ دراصل میں بھول ہوا رہے ہے

خدا را کتابت ہوئی۔۔۔ ہم نے آپ لوگوں کو عضل سے پہل کیاں ہی

لیا۔۔۔"

"پہلے۔۔۔ آئندہ کسی کو عضل سے پہل نہ جانتا۔۔۔ ذی کوم ہے۔۔۔"

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟۔۔۔"

"آپ کو انگل کے حوالے کروں گا۔۔۔ انگل کو آپ کی بند

ضورت ہے۔۔۔ انگل ہمارا دوست ہے۔۔۔ گمرا دوست۔۔۔ ہماری اور ال

ہا۔۔۔ اپنے زمینیں کے بھاگ کھڑے ہونے سے دشمنی شروع ہے۔۔۔"

"چلو یہ اچھا ہے۔۔۔ جمان سے چلے تھے۔۔۔ پھر دیں ہمیں پہنچ جائیں

"جیرت ہے۔ کمال ہے۔۔۔ اب دشمنیاں اس طرح بھی نہیں گا۔۔۔" ہونے لگیں۔۔۔ پھر نیس کیا ہو گیا ہے ان کو۔۔۔ فاروق نے براہما بنا یا۔۔۔

"آپ ان سے درخواست کریں تاکہ وہ ہمیں بھی پھروری سے۔۔۔ تم بھی تو آپ کے کام آئتے ہیں۔۔۔"

"ختم کیا کام آئتے ہو۔۔۔ پروفیسر قاسم نے دان ہیں۔۔۔"

"ہم ان کے معاون ہیں کہ کام کریں گے۔۔۔"

"نیں۔۔۔ میں سکگ سے بس ایک آدمی مانگنا پنڈ کروں گا۔۔۔ میں سکگ ناراض نہ ہو جائے۔۔۔"

"آخر یہ سکگ کیا ہا ہے؟۔۔۔ محمود نے جمل کر کما۔۔۔"

"یا نہیں۔۔۔ تم نے اسے بلا کما۔۔۔ وہ تو بہت اچھا انسان ہے۔۔۔"

"ہاں! لوگوں کو موت کے گھٹک اتار دتا ہے۔۔۔" اس کی

"پھلی ہی تو ہے۔۔۔ فرزان نے طنزہ انداز میں کہا۔۔۔"

"پھلی میں قون پر اس سے بات کروں گا۔۔۔ پھر آکر تم لوگوں کو

بافت کروں گا۔۔۔ ویسے تم پختے ہت یرے۔۔۔"

"آپ ہمارے ہمارے میں پریشان نہ ہوں۔۔۔ ہم اس سے کہیں

"ذرا ہرے پختے رچے ہیں۔۔۔ خان رحمان نے جمل کر کما۔۔۔"

"یہ تم اس لیے کہ مرہبے ہو کہ سکگ کو جانتے نہیں۔۔۔"

"کسی حد تک جان کے ہیں۔۔۔ باقی بھی اب جان لیں گے۔۔۔"

اور پھر وہ پڑھے سکھے پڑھے میں مست بعد پھر ان کی واپسی

کی پالیسی، "ضور کیوں نہیں۔۔۔ اگر سکگ نے جیسی زندہ پھروری دالتا

"کن کو؟۔۔۔ پروفیسر داؤن نے بے خیالی کے عالم میں کہا۔۔۔"

"تی۔۔۔ دشمنیوں کو۔۔۔ اور کن کو؟۔۔۔"

"ماں جاؤ۔۔۔ اب تم سے کون مفتر مارے۔۔۔" پروفیسر داؤن اٹھے۔۔۔

"آپ کو مفتر مارنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ اس لیے کہ مفتر کی

بہت ضرورت پیش آتے والی ہے۔۔۔ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔۔۔"

"اڑے ہاں۔۔۔ یہ بات تو تم نے بہت تردید کی۔۔۔ از

خیال تو مجھے بھی نہیں آیا تھا۔۔۔ خیر میں سکگ سے مانگ لیتا ہوں۔۔۔"

"کوم نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔"

خیرناک ہی کہا۔۔۔ کیا مانگ لیتے ہیں سکگ سے؟۔۔۔"

"پروفیسر کے یہ اب میری ریاست کے لیے کام کریں گے۔۔۔"

"پھر یہ تو خیر نہیں ہو گا۔۔۔ پروفیسر مکرا ہے۔۔۔"

"اہم بھی دیکھیں گے کہ یہ کیسے نہیں ہو گا۔۔۔"

"آج ب دیکھے چھین۔۔۔ تو ہمیں بھی دکھا دیجئے گا۔۔۔" فاروق۔۔۔

ضورت سفر کہا۔۔۔

کی پالیسی، "ضور کیوں نہیں۔۔۔ اگر سکگ نے جیسی زندہ پھروری دالتا

ہاں۔۔۔ ذی کوم کا چڑھو چک رہا تھا۔۔۔"

"نگ نے خوشی سے اجازت دے دی۔ کہ میں پرنسپر رک سکتا۔"  
روک سکتا ہوں۔ بلکہ اس نے تو کہا ہے کہ میں چاہوں تو بیٹھ لو گوں کو بھی روک سکتا ہوں۔ لیکن میں تم لوگوں کا کیا کرالا گئی  
میرے لئے تم بے کار ہو۔"

"لیکن میں یہاں نہیں رہوں گا۔ میں ان لوگوں کے ساتھ  
جااؤں گا۔" پروفیسر داؤڈ نے ٹھبرا کر کہا۔

"پاگل تو نہیں ہو گئے پروفیسر۔ یہ لوگ تو موت کے من میں ہا  
رہے ہیں۔ اور آپ یہاں رہ کر زندہ رہیں گے۔ آپ کو تو خوش یہاں  
چاہیے۔"

"تی نہیں۔ میں ان کے ساتھ مر جانا پسند کروں گا۔"

"لیکن انہوں نے آپ کی یہ خوشی پوری نہیں کروں گا۔ اس  
لئے کہ میں آپ سے اپنی ریاست کے لئے کام لوں گا۔"

"نہیں کروں گا۔ تو تم چاہے کچھ کرو تو۔" پروفیسر روایے۔

"ہم کام لے لیں گے۔ آپ دیکھیں گے۔"

"نہیں! میں ان لوگوں کے ساتھ جاؤں گا۔ یا پھر ان سب کو  
یہاں میرے ساتھ رکھو۔"

"نہیں۔ میں بے کار لوگوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔"

"خان رحمان۔ تم سن رہے ہو۔ محمود، فاروق اور فرازانت۔

تم سن رہے ہو۔ میں یہاں نہیں رک سکتا۔ ناتم نے۔ میں یہاں

لیکی رک سکتا۔"

انہوں نے بھی کہا۔ عالم میں ڈی کوم اور پروفیسر داؤڈ کی  
لڑکیوں کی صورت حال بہت جیج ہو گئی تھی۔ آخر خان رحمان  
لے آواز انہی کی۔

"مسٹر ڈی کوم۔ آپ اپنی ہمارے ساتھ جانے دیں۔ یہ  
لدنی آپ سے درخواست ہے۔"

"میں تم لوگوں کی درخواست کیوں نہیں۔ کس قدر عجک کیا  
دے لائے چاہے۔ وہ پڑتا۔"

"اچھا ان کی جگہ مجھے روک لو۔" خان رحمان پولے۔  
لکھ کیا کہ رہے ہو خان رحمان۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔"

"پروفیسر داؤڈ گھبرا کر پولے۔  
تو پھر کیا کریں۔ آپ تاکہیں۔"

"یا ہم سب جائیں گے۔ یا سب بیہیں رہیں گے۔" پروفیسر  
روایے۔

"لیکن ہم کری کیا کر سکتے ہیں۔"

"کیوں نہیں کر سکتے۔ اللہ نے چاہا تو ہم بت کچھ کر سکتے  
ہو۔" پروفیسر داؤڈ جیج سے اندازوں پولے۔

"کیا مطلب؟" وہ چوکٹ اٹھے۔

"میرے باتحث میں اس وقت ایک قلم ہے۔ یہ دیکھ رہے ہو۔

"اپ۔۔۔ اپ کیا کروں"۔ اس نے محمود کی طرف دیکھا۔

"اچھا دیں۔۔۔ ہم آپ کو پازار سے اور لا دیں گے۔۔۔ آج کل

لاریں نئے نئے قلم آئے ہوئے ہیں"۔ محمود نے من بناتے ہوئے

"خبردار۔۔۔ یہ قلم ہماری طرف اچھا دو"۔ پو فیرداود چوٹکے

"کیں۔۔۔ اس نے مجھے کیا کہا تھا"۔ پو فیرداود چوٹکے

"بڑا"۔ فائدتی بولا۔

"نہیں اچھاون گا۔۔۔ اب تو نہیں اچھاون گا۔۔۔ ہاں اگر یہ اپنے

فائدہ لیں۔۔۔ تم اس صورت میں اچھاں سکوں گا"۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

یہ میں اس لئے قلم میں سے ایک شعلہ لکھا۔۔۔ اور سیدھا ان کی

لگا۔۔۔

○☆○

خان رحمان"۔

"قلم۔۔۔ ہاں! قلم ہے آپ کے پاٹھ میں تو پھر؟"

"اس قلم سے میں ایک کام لیتے لگا ہوں"۔

"خبردار۔۔۔ یہ قلم ہماری طرف اچھا دو"۔ ذی کوہ میں پانی کے

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ میں حمیں ہرگز نہیں دے سکتا۔۔۔ ہاں

گمرا کر بولے۔۔۔

"چھینک دو یہ ہماری طرف۔۔۔ ورنہ ہم گوئی چلا دیں گے"۔

"اڑے باپ رے۔۔۔ یار خان رحمان۔۔۔ یہ تو گول پالا

گے۔۔۔ اب کیا کریں"۔

"آپ اس قلم سے کیا کام لینا چاہئے ہیں"۔ خان رحمان

لگا۔۔۔

انہیں کہا۔۔۔

"عجیب احمق ہو۔۔۔ قلم سے کیا کام لیا جائتا ہے"۔ پو فیرداود

نے آنکھیں نکالیں۔

"وکھنے کا"۔

"بس تو پھر۔۔۔ میں تو اس سے لکھنے کا کام لینا چاہتا تھا۔۔۔

جانے کیا خیال کر بیٹھے"۔

"ہم حمیں اپنی طرح جانتے ہیں بڑھے۔۔۔ یہ ہی مل

اچھا دو۔۔۔ ورنہ ہم گوئی چلا دیں گے"۔

"سپاہی... کیا مطلب؟"

"بیان سپاہی... خاک پر لورہا تھا... آج کل مسلمان بھر سے بیدار رکتے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے لورے ہیں۔ اسلام کی نشانہ ٹانی کے بعد... اسلام دشمن طاقتیں ان کے خلاف ڈٹ گئی ہیں۔ پوری دنیا جانیا نے آجھیں بخاک پھر کروکر کو شہری کا جائزہ لیا۔ پھر اس اسلام و شام مسلمانوں کی اس جماعت سے خوف زدہ ہیں۔"

## ساتھی

جانیا نے آجھیں بخاک پھر کروکر کو شہری کا جائزہ لیا۔ پھر اس اسلام و شام مسلمانوں کی اس جماعت سے خوف زدہ ہیں۔

بوجھلا کر کمل۔

"چپ... پلے آپ تھائیں۔ آپ کون ہیں؟"

جتنوں نے قریب قریب پورے غائبان پر قبضہ کرتے کر رہے ہیں۔ جتنوں نے قریب قریب پورے غائبان پر قبضہ کر رہے ہیں۔ جب کہ میں جسیں دیکھتا ہوں۔ میں توڑا سا حصہ رہتا ہے۔ میکن اس تحفے سے ہوں۔ اس لئے کے میں اس تاریکی میں دیکھنے کا عادی ہو پکا ہوں۔ میکن اس ملک اپنی طاقت لگانے ہوئے ہیں۔" جانیا نے حیران ہو چکی۔

"تم بھی ہو جاؤ گے آہست آہست۔ ہر حال میں پسلے تصارا ہاں۔ اللہ چاہوں گا۔" آواز سنائی دی۔

"میں... میں جانیا ہوں۔"

"جانیا... کیا مطلبیں میں نے تو ساتھا۔ یہ کوئی نہیں۔ آپ کا نام کیا ہے؟"

خاص لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے۔

"کیا پوچھتے ہو؟"

"شاید ان کے تذکرے میں بھی خاص ہوں گا۔" میکن پر کہا۔

"لیا تم مسلمان ہو؟"

"میں... میں اپنے بارے میں کیا جاؤں۔" کچھ کچھ میں سمجھ رہا۔

"میرے بارے میں تائیں۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔" میں جسیں اپنے بارے میں کہاں جاؤں۔

"میں ایک سپاہی ہو۔"

لے۔ ان سے پہلے بھی دن میں صرف ایک روٹی دیتے رہے ہیں۔ وہ  
میں کسی سالن کے بیٹھنے... روکھی روٹی اور پانی کا ایک یوالہ اور میں یہاں  
جنہیں سے تقدیر ہوں۔"

"لوہ نہیں"۔ ان کے مذہب سے لکھا۔  
"مشتری جایا۔" موت کے خوف سے کوئی خوبی سے نہیں کھل رہا۔  
ہلاکر کے لئے آؤ۔"

"میں آ رہا ہوں... اس دوسرے تینی کو اخنانے کیا تھا ذرا۔"  
جسیں اس سے کیا۔ یہ خود اٹھ کر آئے گا۔ ہارون کی آواز  
جائیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ آج یہ لگنے کے حمیر، بھیڑاں  
فیصلہ کیا ہے۔"

"اس سے نہیں اخنا جا رہا۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے  
پہاڑ کے دنوں پارہوں میں باقاعدہ اس کے اخدا دیا۔  
"اب میں چل سکتا ہوں۔" سپاہی بولا۔  
"یا کہا۔ تم چل سکے ہو۔" تین دن بھوکے پیاس سے رہنے کے  
بعد بھی چل سکتے ہو۔"  
"ہیں، ایکوں نہیں"۔ سپاہی بولا۔

"جب کہ تین ماہ سے صرف ایک روٹی دی جا رہی ہے۔"  
"ہیں! اس کے پار جو دیں چل سکتا ہوں۔ اخنا اس لئے نہیں  
ہیکا موت کے خوف سے جان نکل گئی آپ کی۔"

"یا!!! وہ چلا اٹھا۔"

سپاہی نے ناخن ٹکوار انداز میں کما۔  
"آخر خوبی نہ جائیں۔" میں بھی آپ کو اپنے بارے میں کہا  
تباہ۔" جائیا نے بھی مذہب کر کمل۔

اور پھر کوئی خوبی میں غاموشی چھا گئی۔ دوسرے دن کوئی  
دروازہ کھولا گیا۔

"مشتری جایا۔" باہر نکل آؤ۔ اور دوسری قیمتی بھی ہے:  
جائے۔ اتفاق کی بات ہے کہ آج یہ لگنے کے حمیر، بھیڑاں  
فیصلہ کیا ہے۔"

"اللہ اکبر۔" سپاہی کی آواز ستائی دی۔  
جایا اٹھ کر پارہ کی طرف چلا۔ لیکن پھر اس نے مجھے  
پہاڑ کے دنوں پارہوں میں باقاعدہ اس کے اخدا دیا۔  
سپاہی سے اخنا نہیں جا رہا۔ شاید اسے بھوکا یا سارکھا یا دماغی  
بہت کم کھانا دیا جا رہا تھا۔ خود اسے بھی کوئی خوبی میں کوئی خوارک  
وی گئی تھی۔ اور وہ بھی بہت کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ تاہم  
اور اندازے سے اس جگہ پہنچا۔ جہاں سپاہی تھا۔ اس نے اس  
اسے سارا دیا۔ تب وہ اٹھ سکا۔

"شکریہ۔" اس کے مذہب سے لکھا۔  
"کیا موت کے خوف سے جان نکل گئی آپ کی۔"  
"بیاتا کہ میری زخمی ناگز کا ان لوگوں سے علاج نہیں کریا تھا۔"  
پوچھا۔  
"نہیں۔" مجھے ان لوگوں نے تین دن سے کھانے کو تبدیل

"جانتا۔ تم اپنی گلر کرنے کے لئے تم سے ملاقات کرنے کے لئے اس کا شکریہ۔ کہ اس نے میرے ساتھیوں کو ابھی تک کچھ بہت بے چین ہے۔"

"میں اپنی گلر کیوں کروں۔ اور اس غریب کی کیوں دکھلے۔ جس کے زخم پر کوئی پیٹ تک نہیں کی گئی۔" - جانتا کی آواز میں دودھ قدم۔  
"تم جانتے ہو جانتا۔ یہ کون ہے۔۔۔ یہ ایک مسلمان ہے۔۔۔ یہ جان کر اور خوش ہوئی۔"

"اور تمارے لئے پھانی کے پھندے نکلنے بچکے ہیں۔"  
"کہاں ہیں۔۔۔ محل کے سخن میں؟" جانتا نے جان ہو کر کہا۔  
"نہیں۔۔۔ دہاں اتنی جگہ کہاں۔۔۔ دہاں صرف جانتا تھیں پھانی معلوم ہوئی ہے۔۔۔ کیا یہ انسان نہیں کہ اس کے زخم کا علاج کرنا جائے۔"

"تم جانتے ہو۔۔۔ تکف میں اور ہم میں رحم ڈم کی کعلہ نہیں۔۔۔ ہمارا نہیں۔۔۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔"

"اوہ اچھا شکریہ۔" - جانتا بولا۔

"کیا بات ہے۔۔۔ بت دوں ہو۔۔۔ جب کہ موت کو سامنے پا کر آئے اپنوں کا یہ پانی ہو جاتا ہے۔"

"جگہ تو پتا ہی نہیں۔۔۔ پتا یہیے پانی ہوتا ہے۔" - جانتا کہا۔

"ابھی مصوم ہو جائے گا۔" - ہمارا نہیں۔

"تم نے سا میرے ساتھی قیدی۔" - جانتا اس کی طرف مڑے۔

"ہاں سنائے۔۔۔ مجھے موت سے نہیں ذرتیں۔۔۔ وہ قہشادت کی موت

"جانتا۔۔۔ تم اپنی گلر کرنے کے لئے ملاقات کرنے کے لئے میں اپنی گلر کیوں کروں۔۔۔ اور اس غریب کی کیوں دکھلے۔۔۔ جس کے زخم پر کوئی پیٹ تک نہیں کی گئی۔" - جانتا کی آواز میں دودھ قدم۔  
"تم جانتے ہو جانتا۔ یہ کون ہے۔۔۔ یہ ایک مسلمان ہے۔۔۔ یہ.... خائن کے مجاز پر لڑ رہا تھا۔"

"میں جانتا ہوں۔۔۔ اس نے اپنے بارے میں یہ بات تھی۔۔۔ لیکن زخم کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔ یہ بات ابھی اسی معلوم ہوئی ہے۔۔۔ کیا یہ انسان نہیں کہ اس کے زخم کا علاج کرنا جائے۔"

"تم جانتے ہو۔۔۔ تکف میں اور ہم میں رحم ڈم کی کعلہ نہیں۔۔۔ ہمارا نہیں۔۔۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔"

"اوہ کے۔۔۔ ہم آرہے ہیں۔" - جانتا کی آواز ابھری۔  
پھر دونوں کوٹھری سے نکل آئے۔۔۔ اب اسیں راکھلی کے گیرے میں لے لیا گیا۔

"فرار ہونے کی کوشش کرو گے تو تکف کے سامنے پہنچے۔۔۔ پہلے ہی بارے جاؤ گے۔"

"اس اطلاع کے لئے ٹھری۔۔۔ میرے باقی ساتھیوں کا کیا ہا۔۔۔" "وہ بھی پکڑ لے گئے ہیں۔۔۔ تکف کے سامنے پیش کر دیئے گے۔"

پسند کرتے ہیں اور شہیدوں کے بارے میں اش تعلی فرماتے ہیں۔  
شہیدوں کو مردہ مت کوئی... وہ زندہ ہیں، لیکن تم شور نہیں رکھتے۔  
سپاہی مکروہ آواز میں بولا۔

"کاٹش" - جاتا بولا۔

"کاٹش کیا؟" اس نے پھر کہا۔

"کاٹش" - اس نے پھر کہا۔

"آپ کے نام پڑھ کہو نا۔"

"بم" - کہتا چاہتا ہوں۔ کہ نہیں سکتا" - وہ بولا۔

"کبود۔ دوستے ہو ان سے" - سپاہی میں طرف اندرونی لکھ

"یہ بات حقیقی" - نے مٹھا بیا۔

"بس تو پہل پہ رہو" - سپاہی نے بھی جھا کر کہا۔

اور پھر وہ ثابت میں داخل ہوئے۔ سجن میں ابھی تک اپنے لفک رہی تھی۔ اس پر اپنے نظر ڈال کر وہ آگے پیدا گئے۔ اب سجن ان کے سامنے تھا۔ اس میں نوارہ چل رہا تھا اور وہ سری ناف لگ کا دربار لگا ہوا تھا۔ اس وقت اس کے دربار میں ایک اولیٰ گلہ سکنگ اس کے باخوبی پہنچنے کی طرف بندھے تھے۔ اور سر آگے کی طرف جھکا تھا۔ وہ آدمیوں نے اسے دامنی ہائی میں سے پکڑا ہوا تھا۔ اور

تمیرے نے اس کا سر جھکایا ہوا تھا۔

"جرم ثابت ہو گیا۔ اسے لے جا کر بنا دو۔" پرانی اش اس کے لئے کہا۔

اکملانی میں پہنچ دو اور اسے اس کی جگہ بنا دو۔"

"آن نہیں۔ لگ ک نہیں۔" میں آپ کا ساری زندگی خادم

بے... بھی یہ قاطعی معاف کر دیں۔"

"معافی کا لفظ تو ہر رے ماں۔ ہے ہی نہیں۔"

"لیکن لگ ک میں نے پہنچ سے لے کر آج تک۔ یعنی آپ کے والد صاحب کے زمانے سے لے راجح تک آپ کے خاندان کی ذمہت کی ہے۔ کیا مجھے اس کا صد بھی نہیں دیں گے آپ"۔ اس لے بل کر کہا۔

"او، ہاں نوکل۔ اس بات کا مجھے خیال نہیں رہا۔" میں تورے کمر والوں کو تازندگی و نیفہ پہنچو تو اڑوں گا۔"

"اور میرے لیے لگن۔ آپ مجھے عمر قید کی سزا دے دیں۔"

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا نوکل۔ تمام زندگی کو خڑی میں ایسا رہو گے۔ اس سے بہتر نہیں ایک آدمی مفت کی تکلیف اخخار کرنے کے نتائج حاصل کردا۔"

"آن نہیں۔ لگ ک نہیں۔" میں مرا نہیں چاہتا۔ مجھے مرنے

سے انتہا لگتا ہے۔"

"بھیجی مرنے سے کون نہیں ڈرتا۔" لیکن آخر کو سرما پڑتا ہے۔

تھا میں رجھتے ہوئے بھی جب موت آئے گی تو کیا اس وقت ذر نہیں

لے سکا۔"

"نہیں... اس وقت کیوں لگے گا ؟... اس وقت کا تو نہیں  
تھیں بودھا گا۔"

"چھا نوکل... تم بھی کیا یاد کرو گے۔" سُنگ نے جن سُنگ کر پر رم نہیں کھلایا۔ تم پسلے تو ہی ہو جس کی سزا تبدیل کی گئی ہے۔"  
"سُنگ زندہ ہاں... میں کو خڑی میں رہ کر بھی آپ کو دعائیں والوں گو۔"

"پلو دے دیا... تمہاری مرضی۔ اسے لے جاؤ اور کوئی خوشی میں ڈال دو۔"

نوکل کو وہاں سے بٹا دیا گیا۔ اب سُنگ کی نظر ان پر پڑیں۔  
"آہ... جانیا... اور اس کے ساتھی ۲ گھنے... خدا جانیا۔ نہ اس ساتھی... انہوں نے میرت و فادا رتنیں ساتھی کاون کو اور پھر شریک اہلاک کیا ہے... کیوں بارہن کی بات ہے نا۔"

"ہاں سُنگ... ٹوٹ مکمل ہو چکا ہے۔"  
"شہوت پیش کرو۔"

بارہن نے ۲ گے بہن کر کچھ چیزیں اس کے سامنے میر پر دے دیں... اور ان کے پارے میں بتاتے لگا... جب وہ قاموں ہوا تو سُنگ کی آواز اکھری۔

"شہوت مکمل ہے... شباش بارہن... تاہم میں ان کا یاں گئی سنا چاہتا ہوں... ہاں جانیا... کیا تم بوگوں نے گانو کو بلاک کیا تھا؟"

"اگر میں کہتا ہوں... نہیں... میں نے بلاک نہیں کیا۔ تو بھی

مکن سایہ بات کو تسلیم کرو گے۔" جانیا نے جل کر کہا۔

"تم بوگ کیا کہتے ہو۔" اس نے جانیا کے ساتھیوں کی طرف

نگولہ

"وی... جو جانیا نے کہا ہے۔"

ایسے میں اس کی نظریں سپاہی پر پڑیں۔

"اڑے باں! اس سپاہی کو تو میں بھول ہی گیا۔ پسلے اس سے دو

"بائیک ہو جائیں۔ ہاں تو تمہارا دماغ درست ہو جائی نہیں۔"

"میرا دماغ تو الحمد للہ بھی خراب تھا ہی نہیں۔"

"لیکن تمہارے جو ولایات سے تو یہ بات ثابت ہوئی تھی کہ تمہارا

دماغ خراب ہے۔ کیونکہ میں نے پیش کش کی تھی کہ تم اپنے خاندان

کی تمام تر معلومات دے دے۔ ہم جسمیں پچھوڑ دیں گے۔ لیکن تم نے

بات مانی نہیں تھی۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تمہارا دماغ

خراب ہے۔"

"تھی نہیں۔ میرا دماغ بالکل درست ہے۔ جب میں سب

ہمیں آپ کو ہتا دوں گا تو آپ پھر مجھے کیوں چھوڑنے لگے۔ دوسرا

ہشتھ میں اپنی جان بچانے کے لیے اپنے ملک کے راز ظاہر نہیں کر

کر سکا۔"

"یہ ایک سپاہی ہے۔ عام سپاہی بھلا کیا راز ہتا کہا ہے۔" جانیا

لے جیان ہو کر کمل۔

"یہ عام سپاہی نہیں ہے۔ ان کا وزیر خارجہ ہے۔"

"کیا... نہیں۔" - چانیا چال اخخار۔

"کیوں... تمہیں کیا ہوا؟" گنگ نے جیان مر کمل۔

"میں اس خیال میں تھا کہ یہ عام سپاہی ہے۔"

"تو ہبھی تم اس قدر زور سے کیوں چونگے؟"

"غاص نور سے بھی نہیں پہنچتا۔"

"تو پھر تم موت قبول مرتے ہو۔"

"یاں! سپتی نے کمل۔

۔۔۔ لے جاؤ اسے اور چھانٹی دے دو۔"

"یعنی گنگ... اگر یہ وزیر خارجہ ہیں تو ان کے پہلے میں خانستان سے بہت سے قیدی چھڑا جاسکتے ہیں۔"

"یہ بات بھی ہو چکی ہے۔" گنگ نے منہ بٹایا۔

"پھر کیا کوئی بات ملے نہیں ہو سکی۔"

"ان باوقas کا مجھے کوئی علم نہیں۔ میں تو میں ان لوگوں کا دوست ہوں۔ جو اس وقت خانستان میں ان سے لارہبے ہیں۔"

"وہ... اپنا۔"

"اور وہ اپنے قیدی خانقت کے لیے مجھے دے دیتے ہیں۔"

کیوں گنگ خانستان والے اپنے قیدیوں کا سراغ لگایتے ہیں۔ اور چھڑا۔

بات ہے۔ لیکن جب سے خفیہ طور پر ان لوگوں کے قیدی ہے۔  
اے کرنا شروع کیے ہیں۔ اس وقت سے وہ ایک قیدی بھی نہیں  
ہذا کے۔"

میں اس وقت بہت سے قدموں کی آواز ابھری۔



## آخری کھانا

شعلے کا لپٹنا تھا اک... وہ سب اٹ کر گئے۔

"آؤ.... نکل چلیں.... ایسا موقع پھر نہیں ملتا گا۔" پروفسر

بولے۔

وہ تجزی سے باہر کی طرف پڑے۔ باہر ایک بڑی گاڑی تیار کر دی

تھے۔ انہوں نے آؤ دیکھا۔ تاکہ... نکل کر ڈھونے۔ راستا مسلم

پس تھا۔ میں چل پڑے۔

"آپ کا قلم واقعی شاندار ہے۔۔۔ لیکن ہم یہاں کے راستے

پا نکل نہیں جاتے۔۔۔ ویسے دو لوگ کب تک ہوش میں آ جائیں گے۔"

"آدھ کھنے سے پہلے نہیں آئیں گے۔"

"ہوں اچھا۔۔۔ ہمیں آدھ کھنے کے اندر اندر اس جگہ سے لگا

ہے۔"

وہ چلتے رہے۔ پھر ایک چوراہے پر احمد رکنا پڑا۔۔۔ کوئی

آگے پولیس چیک پوسٹ تھی اور راستا روکا گیا تھا۔۔۔ وہ سب کی

گاڑیاں جو ان سے آگے تھیں۔۔۔ وہ بھی ہماری باری چیک کی جا رہی

"اب کیا ہو گا.... ہم تو یہاں سے چکپے بھی نہیں جاسکتے۔" - خان

رمان بڑراۓ۔۔۔

"اتر تو سکتے ہیں۔" - فرزانہ مسکرائی۔

"کیا مطلب؟"

"گاڑی سے اتر کر پہلی گھنیوں میں نکل پڑتے ہیں۔۔۔ وہاں کسی کو

اویسی کر کے معلومات اور گاڑی حاصل کر لیں گے۔"

"تریک ٹھیک ہے۔۔۔ آؤ۔"

انہوں نے گاڑی کے ایک طرف کے دروازے کھولے اور نیچے

لے گئے۔۔۔ چکھے کھڑی کار والے نے اُسیں جیران ہو کر دیکھا۔۔۔ پھر سر

کار کاٹاں کر بولتا۔۔۔

"اے۔۔۔ آپ لوگ کہاں چل دیے۔۔۔ گاڑی کوں، آگے

بٹلے گا۔۔۔" - جلد انگریزی میں کہا گیا تھا۔

"آپ پرہامیں گے اسے۔" - محمود نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

مطلوب تھا۔۔۔ کی جگہ وہ گلی میں داخل ہو گئے اور وہ اسے

لے کر آ رہا گیا۔۔۔ ایسے میں محمود نے کہا۔

"لیکن اب پولیس بہت جلد ہمارے چکپے لگ جائے گی۔۔۔" پھر

ہے گا کہ ہم کسی گھر میں مجھے جائیں۔"

"او کے۔" دہ ایک ساتھ بولے۔

پھر جو شی اُنمیں ایک دروازہ کھلا نظر آیا۔ دہ اس میں واٹھ گئے۔ ساتھ ہی کسی نے جیچ کر کما۔

"ہمیں۔" یہ کسی کے گھر میں داخل ہونے کا کون سا طریقہ ہے۔"

"مجبوڑی کا طریقہ۔" فاروق نے مدد بیٹا۔

"کی مطلب۔۔۔ مجبوڑی کا طریقہ۔" آواز سنائی دی۔۔۔ پھر ایک

ادھر عمر آدمی سامنے آگیا۔

"ہاں جناب۔۔۔ مجبوڑی کا طریقہ۔"

"بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ تم لوگ کون ہو۔"

"سمان۔" فاروق نے کہا۔

"بن بانے سمان؟" اس نے سایہ انداز میں کہا۔

"کسی سمجھ لیں۔"

"میں بن بانے۔ ارسے۔۔۔ تم لوگ تو ہو بھی غیر ممکن۔۔۔

"میں بن بانے۔۔۔ اسے۔۔۔ اب لگا اس کا ساف پھولنے آنکھیں باہر کو

مسلمان ہو؟" اس نے چوک کر کما۔

"ہاں جناب بالکل۔"

"ت بت تو میں تم لوگوں کو ایک منٹ بھی برداشت نہیں کہتا۔

غل رحمان نے پر سکون انداز میں اس کی طرف مڑتے۔ بازو

گا۔۔۔ میں مسلمانوں کا پد ترین دشمن ہوں۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم نے کب کہا ہے کہ آپ مسلمانوں۔۔۔

"بات اے ہم کیا کرتے ہیں۔"

"میں دست ہیں۔" غل رحمان مکاراے۔

"تب لوگ چلتے پھرتے نظر آئیں۔۔۔ درخت میں پلیس کو فن  
دل کا۔"

"آپ کو تم ایسا کرنے کیوں دیں گے۔ اب سیدھی بات یہ  
کہ ہمیں بھوک بھی گلی ہے۔ اور گاڑی کی بھی ضرورت ہے۔۔۔

بان رانوں چیزوں کا انعام کر سکتے ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" دہ سخت بیٹے میں بولا۔

"اکل۔۔۔ یہ صاحب اس طرح میں نہیں گے۔"

"اچھا۔" انہوں نے کما اور آگے بڑھ کر اس کی گردان پر ہاتھ  
لیو۔۔۔ اور بازو کو کستہ ہوئے بولے۔

"اب بتاؤ۔۔۔ تم انعام کر سکتے ہو یا نہیں۔۔۔ یہ بات تو معلوم ہو  
گی۔۔۔ یہ کہ تم مسلمانوں کے پد ترین دشمن ہو۔۔۔ لہذا اگر ہم تمیں

ماتے بھی مار دیں تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہو گا۔" یہ کہ کر انہوں  
نے اسے بھی مار دیں تو ہمیں کوئی غیر ممکن۔۔۔

باڑا اور کس دیڑ۔۔۔ اب لگا اس کا ساف پھولنے آنکھیں باہر کو  
لائیں۔۔۔ ایسے میں ایک حورت کی جی خنائی دی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟"

غل رحمان نے پر سکون انداز میں اس کی طرف مڑتے۔ بازو

گا۔۔۔ کے اور بولے۔

"بات اے ہم کیا کرتے ہیں۔"

اسکل..... وہ چونک اٹھے۔

"اُس وقت یہاں کون آ سکتا ہے؟" فرزانہ نے ان دونوں کی

"میں ابھی پولیس کو فون کرتی ہوں ..... یہ کہ کہاں تھاں بیکھرا۔ فوراً یہ محمود نے اس کا پابند کر لیا ..... اور پسکون آواز میں بولا۔

"دودھ والا"۔ عورت نے کہا۔

"ٹیک ہے ..... آپ دروازے کی طرف چلیں ..... دودھ کا برتن

..... آپ تھوڑا سا دروازہ کھولیں گی اور برتن میں دودھ ڈالوائیں

"ہمارا صاف اور سیدھا مطالبہ ہے ..... ایک گاڑی اور کلب"۔ "دودھ والا" نے دو دنیں کے ..... اگر آپ نے دودھ والے کو کوئی

آپ دونوں کو اور کچھ نہیں کیں گے ..... گاڑی بھی شر سے باہر نہیں لایا۔ یا اسے کچھ بتانے کی کوشش کی تو ہم سے پرانی نہیں ہوں

آپ لوگوں کو کھڑی مل جائے گی ..... پولیس آپ کو پہنچا دے گی۔

"میں اس کے ساتھ جاتا ہوں"۔ محمود نے کہا۔

"بات معمول ہے ..... جان ..... جو کہتے ہیں ..... کر ڈالیں"۔

"بولیں ..... ٹھیک ہے"۔

دو توں یہ دونی دروازے پر پہنچے ..... عورت نے دروازہ کھونتے کے

وقت پر بڑا بڑا

ہو کر کہا۔

"چلے پا چوہلیں ..... باہر کون ہے؟"

"دقت اسی کا ہے"۔ اس کے بعد

"کچھ لینے میں کیا حسن ہے؟"

"باہر کون ہے؟"

"دودھ والا"۔ باہر سے آواز آئی۔

عورت نے اس کی طرف طوری انداز میں ایکھاں مجھے کہ رہی

اس نے جلدی جلدی اگریزی میں اسے تادیا۔ "گھر میں اور کون کون ہے؟"

"ہم دونوں ہی ہیں ..... اور کوئی نہیں"۔

"ہمارا صاف اور سیدھا مطالبہ ہے ..... ایک گاڑی اور کلب"۔

آپ دونوں کو اور کچھ نہیں کیں گے ..... گاڑی بھی شر سے باہر نہیں لایا۔ یا اسے کچھ بتانے کی کوشش کی تو ہم سے پرانی نہیں ہوں

آپ لوگوں کو کھڑی مل جائے گی ..... پولیس آپ کو پہنچا دے گی۔

اتھی سی بات کے لئے کیا ہنگامہ کرنا۔"

"بات معمول ہے ..... جان ..... جو کہتے ہیں ..... کر ڈالیں"۔

میں ہمارا کیا نقصان ہے۔"

"واہ ..... مرد کی نسبت عورت حصل مند ہے" فرزانہ نے اس وقت پر بڑا بڑا

ہو کر کہا۔

"تم یہ بات نہیں کہو گی تو کون کہے گا"۔ محمود نے میں اور فرزانہ سکرا دی۔

"اچھا ٹھیک ہے ..... تم جسمیں کھانا کھلانیں گے ..... اور گان

لے جانے کی اجازت دیں گے ..... ہمیں پھوڑ دو"۔

"ایسے نہیں ..... باروچی خانے کی طرف پڑو"۔

باروچی خانے میں وہ ابھی کھانا کھا رہے تھے کہ درواز

"بیس ہو گیا اطمینان۔"

"ہاں نمیک ہے۔ ہو گیا اطمینان۔ آپ دودھ کا برتاؤ  
نکال کر دودھ ڈالو لیں۔ دروازہ پورا نہ کھولیں۔"

"اپنی بات ہے۔" عورت بولی اور پھر اس نے دروازہ کھوئے کہا۔

"اس میں ڈال دیں دودھ۔"

میں اس وقت عورت کو ایک جھکا سالگا اور ہم باہر ہلیں۔ اس ساتھ یقین نہیں تھیں تو ایک نظر بہر ڈال لو۔ ڈال لو۔ کوئی نہیں۔ یہ وہ ہم دروازے سے ہٹ جاتے ہیں۔

ساتھ یہ چند سلی پولیں والے اندر واپس ہو گئے۔

"باقہ اور انعاموں۔"

محمد دھک سے رہ گیا۔ اسے حیرت ہوئی کہ ہوتے۔ ملت تھے۔ سب کیسے کر ڈالا۔ پھر عورت اندر آئی تو اس کے پچھے اور کہا۔ "دروازے کی طرف آ جائیں بھی۔" اس گھر سے ہم جو فائدہ  
ملا تھے۔ اخالیا۔ یعنی کھانا تو کھائی لیا۔ یہ عورت صاحبہ کافی تھا۔

"بیت خوب! آپ کی چالاکی پسند آئی۔" یہیں یہ آپ نے اسکی پسند کیا تھی۔ ہم اسیں مارا، لوگ خیال کر رہے تھے۔ اس لئے یہ نہ سوچ سکے کہ

"جب آپ میرے خاوند سے باتیں کر رہے تھے۔ ایسا بھائی پچھر دے سکتے ہیں۔"

میں نے وہ باتیں سن لیں تھیں۔ اور تم بگور کو پھر کر دیکھا۔ اس کی بات من کر باقی لوگ سامنے آ گئی۔ یعنی ان کے تھا۔۔۔ بس میں نے پولیں کو فون کر دیا۔ اور ساتھ میں یہ بھی کہا۔۔۔ کوئی رنج اور مال نہیں تھا۔۔۔ اس لئے کہ اس قسم کے حالات جب وہ آئیں اور میں پوچھوں کہ باہر کون ہے تو وہ کہ دیں کہ اس ادارہ کا معمول تھے۔

"باں! اب بات کی ہے عقل مندی کی۔"

"اچھا اگر آپ یہ بتا دیں کہ ہم آپ کو کمال لے جا رہے ہیں... تو ہم آپ کو لے جانے سے پہلے شاندار کھانا کھائیں گے۔"

"ابھی آپ کہ رہے تھے... نہیں بتا سکتے۔ اب خود ہم سے رہی ہے۔"

"علم کر رہے ہیں؟"

"آپ سے معلوم کرنا اور بات ہے۔"

"لیکن اتنی یہ بات کے لئے آپ ہمیں شاندار کھانا کیوں

ٹھانیں گے۔"

"کھانا کھانے کا حکم تو مجھے مسٹر ڈی کوم کی طرف سے دیے گئی

ہے۔ اس صورت میں ذرا زیادہ اچھا کھانا کھلا دیں گے۔"

"مگر بات ہے۔ آپ ہمیں لگ کے پاس لے جا رہے ہیں۔"

"پاکل درست۔ بت خوب! اب پہلے کھانا ہو گا۔"

"نہیں... مہل پر پہنچ کر آپ کو معلوم ہو گا۔" اس نے ڈال

"لیکن ہمیں افسوس ہے۔" فرزانہ مسکاری۔

"افسوس... کس بات پر؟" آفسرنے جریان ہو کر کما۔

"ہم اب کھانا نہیں کھائیں گے... ابھی ابھی تو کھایا ہے۔"

"ذیکر ہیں... سوچ لیں... پانچ گھنٹے کا سفر ہے... اور لگ

پانچ چڑھوں کی طرح پکڑے گے۔"

"دو سو روپے کے بارے میں انسان جب غلط اندازہ لگاتا ہے تو

یہ ہوتا ہے۔ کچ کے بعد ہم کسی کو بھی عقل سے پہلی خیالیں

کریں گے۔ خود کو سب کو عقل مند سمجھیں گے۔"

"باہر آپ کے لئے گاڑی تیار کھڑے ہے۔ آپ کا شکریہ۔"

ہمارے لئے بت آسان فکار ثابت ہوئے۔ مسٹر ڈی کوم ہمیں ہم

انعام دیں گے۔ ویسے اس وقت پورے شرمنیں آپ کی خلاش کی

روتی ہے۔"

"وہ تو ظاہر ہے۔" فاروق مسکرا یا۔

اور پھر انہیں ایک گاڑی میں بھاکر پولیس ہینڈ کو اڑانے لگا۔

ڈی کوم کو اطلاع دی گئی۔ پولیس والوں نے اس کی ہدایات سنیں اور

پھر انہیں ایک گاڑی میں بھاکا۔

"اب ہمیں کمال لے جائیا جا رہا ہے۔"

"آپ لوگوں کی منزل تک۔" پولیس آفسرنے مسکرا کر کہا۔

"اگر یہ آپ پکو نہیں بتائیں گے۔"

"نہیں... مہل پر پہنچ کر آپ کو معلوم ہو گا۔" اس نے ڈال

روا۔

"چلنے صاحب۔"

"ہم نے تو تم لوگوں کی بہت تعریض سنی ہیں۔ لیکن اس

پاکل چڑھوں کی طرح پکڑے گے۔"

"دو سو روپے کے بارے میں انسان جب غلط اندازہ لگاتا ہے تو

یہ ہوتا ہے۔ کچ کے بعد ہم کسی کو بھی عقل سے پہلی خیالیں

کریں گے۔ خود کو سب کو عقل مند سمجھیں گے۔"

"اس وقت بھوک نہیں۔ آپ کھانا ساتھ لے ہیں۔" گاؤںی روک دی گئی۔  
رانچوں کے درمیان ان کے لئے دستر خوان پھیلایا گیا۔ اس پر  
راستے میں کھالیں کے۔" قاروق نے براسامنہ بنا کر کہا۔

"خیر ہونی سکی۔ دیسے بھر تھا۔ آپ یہیں سے گاہ کر پہنچے۔ اس طرح راستے میں پھر رکنا پڑے گا۔" ایسے میں پند جگنی جانور کھانے کی بوپا کر دبائ آگئے۔ آفسرنے ایک بار پھر اپنیں راضی کرنے کی کوشش کی۔ "ہم زیادہ وقت نہیں لگائیں گے۔ صرف پند منٹ میں کھانا لیتے ہیں۔" فرزانہ نے پنج کھانا ان کی طرف پھیلتا چاہا۔

○☆○

محمود نے تیز بیجے میں کہا۔

"چھی بات ہے۔"

اور پھر ان کا سفر شروع ہوا۔

"جب بھوک گئے۔ بتا دیا۔"

"چھی بات ہے۔ بتا دیں گے۔" فرزانہ نے کہا۔

سفر جاری رہا۔ لیکن انہوں نے بھوک کی بات دیکھ کر سازھے تین گھنٹے گزر گئے۔ اب پھر آفسرنے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ کھانا نہیں کھائیں گے۔"

"ہاں غمک ہے۔ اب کھائی لیتے ہیں۔ کیا خیال نے اپنے فیسر۔"

"باکل۔۔۔ مجھے بھوک لگ چکی ہے۔" انہوں نے کہا۔

## سلاخ کا مزا

”ہاں! اب یکی کرنا ہو گا۔“

یہ کہ کر اس نے جیب سے موبائل فون نکالا اور نمبر طلب کئے۔  
سلسلے ہی بولا۔

”ڈی کوم۔ سلگ بات کر رہا ہوں۔ اپنے جیشید کے پیچے اور

انہوں نے نظر میں اٹھائیں تو سلگ مسکرا دیا۔ اور خوشی میں اس نے اس ایسا بتا دیا۔

”میں کام سلگ۔ اب تک یہاں نہیں پہنچے۔“

”ہاں! نہیں پہنچے۔“

”بہت خوب! یہ ہوئی نا بات۔“

سلگ کے ساتھیوں نے ویکھا۔ سلگ کے کئی تو ہی اپنے جیسے

”جیت ہے۔ وہ تو بہت دیر پہلے یہاں سے روانہ کر دیے گئے۔“

”خیر میں چیک کرتا آتا ہوں۔“ کہیں انہوں نے پھر کوئی چکر نہ چلا دیا۔

”ایسے یہ لوگ ہیں بہت بیجیب۔“

”ان کا بیجیب پین ہی تو آج نکلنے کا پروگرام ہے۔“ سلگ بنتا۔

”میں ابھی معلوم کر آتا ہوں۔ اور فون پر اطلاع رہتا ہوں۔“

”ڈی کوم کی بات سن کر اس نے فون بند کر دیا۔ اور ان کی

انعام بھی بست بڑا ہو گا۔ لیکن بھی۔۔۔ ابھی تک اس کے ساتھیوں کی

”میں پہنچے۔ اپس بھی ڈی کوم نے گیر تو لیا تھا۔ اور میری فارم۔۔۔“

”اپنے جیشید۔۔۔ بہت خاموش ہیں۔۔۔ اتنی خاموشی بھی اچھی

”تک یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔“

”بولنے کا کوئی موقع آئے گا تو بولوں گا ہا۔“

”اس بارے میں ہم کیا کہ سکتے ہیں سلگ۔۔۔ ویسے آپ ہیں؟“

”اس سے بہتر موقع پھر آپ کو نہیں ملے گا۔۔۔ کیونکہ آپ کی

”نہ کا پروگرام ترتیب دیا جا پکا ہے۔“ سلگ بولا۔

”سلگ ہم اپنے جیشید کو بھی پکڑ لائے۔۔۔ آخر ہم کام بے

”۔۔۔“

”گئے۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا۔“

”ہاں! یہ میرے لئے ہے۔ بڑی خوشی کی خبر ہے۔۔۔ اور ان

”میں ابھی معلوم کر آتا ہوں۔۔۔“

”انعام بھی بست بڑا ہو گا۔۔۔“

”لیکن بھی۔۔۔ ابھی تک اس کے ساتھیوں کی

”میں پہنچے۔۔۔“

”اپنے جیشید۔۔۔ بہت خاموش ہیں۔۔۔“

”اتھی خاموشی بھی اچھی

”تک یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔“

”اس بارے میں ہم کیا کہ سکتے ہیں سلگ۔۔۔ ویسے آپ ہیں؟“

”اس سے بہتر موقع پھر آپ کو نہیں ملے گا۔۔۔ کیونکہ آپ کی

”نہ کا پروگرام ترتیب دیا جا پکا ہے۔“ سلگ بولا۔

"اڑہ اچھا۔ اس اطلاع کے لیے شکریہ۔"  
 "آپ کے باتی ساتھی کمیں ہیں؟"  
 "پچھوٹنیں کہ سکتا۔ اسیں تو مجھ سے جدا ہوئے بہت زیاد مغلور کر لیا۔"

"میں نے اس سے سودا ملنے کر لیا تھا۔ میں اسے اس وقت  
 موت مار سکتا تھا۔ اپنی زندگی پچالے کے لیے اس نے مجھ سے سودا  
 پچھوٹنیں کہ سکتا۔ اسیں تو مجھ سے جدا ہوئے بہت زیاد مغلور کر لیا۔"

"تن نہیں۔ نہیں۔ یہ غلط ہے۔"

"ہوئی آثار سے خوف زدہ ہو کر کیوں بھاگے تھے؟"  
 "مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ سے وہاں ملاقات ہو سکتا۔ اسی مدد اپنے لئے کام کرنے کی پیش کش صفت نہیں کی تھی۔ اسے  
 آپ کے بارے میں میں میں بہت پچھوٹ جاتا ہوں۔ یہ تک معلوم ہے کہ ایک مغلول تھواہ دینے کا بھی وعدہ کیا تھا اور وہ تھواہ اس وقت  
 کہتے۔ آپ کے کچھ جاؤں اس سلسلے میں میری گرفتاری کرتے ہے میرا اس کے گھرواؤں کو بچانج رہتی ہے۔"

"ایا!!! کنک چلا اخھا۔"

"کیوں۔ یہ خبریں آپ کے لئے تھیں اور انوکھی ہیں نہ۔"  
 "ہاں! بہت۔ میں تسلیم کرتا ہوں، لیکن یہ خبریں بھی نہیں

"ہیں۔ ایک بار ایک جاؤں پر میں ہاتھ بھی ڈال دیا تھا۔"

"کیا۔ ہیں۔ یہ۔ یہ غلط ہے۔" لگکن نے چاڑکر کہ  
 "کیا غلط ہے؟" اسکنر جیشید پر سکون آواز سے ہے۔

"یہ کہ تم نے میرے کسی جاؤں پر ہاتھ ڈالا ہے۔ لگتے ہیں۔"  
 کوئی اطلاع آج تک نہیں مل سکی۔"

"میں بہت کر دوں گا کہ خبریں پگی ہیں۔" اسکنر جیشید بولے۔  
 "تب پھر تھا تو۔ میرا وہ کون سا آدمی ہے۔ میں نے غداری کی

"ہوں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔"  
 "ہاں میں کسی سمجھتا ہوں۔ تم اب بھی غلط ہیاتی کر رہے۔"

"نہیں۔ میں اس جاؤں کا نام بتا سکتا ہوں۔ جس بے انتہا تباہی میں آئی تو تباہیوں گلگا۔ درست وہ بے چارہ بے موت مارا جائے

تھے ہاتھ ڈالا تھا اور پھر اسے میں نے اپنا بنا لیا تھا۔"

"اور صورت حال تھا۔ قابو میں آئے گی نہیں۔ لیکن ہم

"کیا کما۔ اپنا بنا لیا تھا۔ یہ کیا بات ہوئی؟"

نہ دستی بھی قوم سے اگلوں کئے ہیں۔"

"نہیں۔ ہرگز نہیں اگلوں کئے۔"

"میں ابھی اگلوں کر دکھاؤں گا۔" سکنگ غریا۔ پھر اس نے ہدایت کیا۔

آواز نہیں کیا۔

"ہارڈن۔ اسکنگ جشید سے اگلوں لایا جائے۔" ہمارے سکن کا درکار نے مجھ سے غداری کی ہے اور ان سے سودے بازی کی ہے۔

"میرا خیال ہے سکن۔ اسکنگ جشید ہے پر کی اڑا رہے ہیں۔" ایک کوئی بات نہیں ہے۔"

"انہیں ہے پر کی اڑا نے کی کیا ضرورت ہے بھلا۔ جب کہ یہ ایک واضح اشارہ بھی دے رہے ہیں۔ وربار میں موجود ایک کارکن بول اخفا۔" شاید وہ ہارڈن سے جلتا تھا۔

"کیا مطلب۔ واضح اشارہ۔ کون سا واضح اشارہ دے رہے ہیں؟" ہارڈن چوتھا۔

"آخر انہیں یہ کیسے پا چلا کر سکن نے ان پر جاسوس مقرر رکھے تھے۔ سکن کیا ان کی یہ بات درست نہیں ہے۔ کیا آپ سے جاسوس مقرر نہیں کیے تھے؟"

"بالکل کیے تھے۔" سکن نے فوراً کہا۔

"تب پھر۔ اگر اسکنگ جشید نے آپ کا کوئی جاسوس نہیں کیا۔ اور اس سے معلومات حاصل نہیں کی تھیں۔ تو انہیں کس ملن

ہے میں گیا کہ آپ نے ان کے لئے جاسوس چھوڑ رکھے ہیں۔"

"ہاں واقعی۔ ہارڈن۔ اس بات کا جواب دو۔"

"ہارڈن کا رنگ اڑ گیا۔" وہ چند لمحے تک سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"سکن ہے سکن۔ اسکنگ جشید کی بات اسی درست ہے۔"

"چلو تم نے بات تسلیم تو کی۔" اب ان سے اگلوں۔ ہمارے سکن کا درکار نے ہمارے ساتھ غداری کی ہے۔"

"ہمہت بہتر سکن۔ یہ اکٹیں گے۔ اور فرفر اکٹیں گے۔"

"اب تھاری بھی کاری گردی دیکھنا چاہتا ہوں۔" سکن پڑا۔

"اسکنگ جشید کو پاندھ دیا جائے۔"

انہیں ہری طرح جکڑ دیا گیا۔ اور ایسا ایک کری پہ بھا کر کیا گیا  
فلا۔

"کوئلے۔ سلٹن ہوئے کوئلے۔" ہارڈن چلا یا۔

جلد ہی کوئلے لائے گئے۔ ان میں دو سلاٹیں دکھ رہی

تھیں۔ ہارڈن نے ایک سلاٹ اخفا لی۔ اور اسکنگ جشید کی طرف

نہیں لگا۔

"ہاں تو اسکنگ۔ جائیں۔" وہ کون ہے جس نے سکن سے

ذاری کی تھی۔ اور آپ کے ساتھ مل گیا تھا؟"

"افوس۔ فی الحال نہیں جاتا۔" وہ بولے۔

"یعنی ہمیں تو اسی صورت میں پوچھنا ہے۔ اگر نہیں جاتا گے

تو یہ سلاخ... انگارے کی طرح دکھنی ہوئی سلاخ تمہاری پندھی لیتے،  
دی جائے گی اور اس وقت تک نہیں بچھے گی جب تک یہ صرفتہ  
چائے... پھر اس سلاخ کو تو کئوں پر رکھ دیا جائے گا... دوسری طرف  
چائے گی اور دوسری پندھی کے ساتھ یہی کیا جائے گا۔

"تو اس کے بعد"۔ اسپلر جشید سکرانے۔

"کیا مطلب اس کے بعد کیا؟" بارڈن نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے بعد کیا کرنے کا پروگرام ہے؟"

ہارڈن کو ایک جھٹکا لگا... وہ دھک سے رہ گیا۔ پھر کہا  
کھوئے انداز میں بولا۔

"نن نہیں.... نہیں.... تم اس قدر دلیر نہیں ہو سکتے کہ"۔ پھر کہا۔

سلاخوں کی ٹکالیف پرواٹ کر جاؤ"۔

"تب پھر آنمائش شروع کر دو"۔ وہ بولے۔

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی  
نہیں جائیں گے اور تمہارا جسم بھی باقی ہو گا... لہذا مغل باری رب  
لے یہ القاٹا مکرا کر کے۔" چانتا۔

"چلو خوب دیکھتے ہیں"۔

پھر بارڈن ایک ایک قدم انہماً ان کی طرف بڑھتے گا... میں

تک کہ بالکل نزدیک بہنچ گیا۔

"اب بھی وقت ہے اپنی پندھی کو بچالو"۔ بارڈن بولا۔

"ایاں... کیا اس کے بعد تم لوگ ہمیں چھوڑ دو گے... آخر پھر

میں اتم ہمیں موت کے گھاٹ آتے کا پروگرام رکھتے ہو... جب پھر

میں کیوں اس کا نام بتاؤں۔ جو میرے کام آتا رہا ہے۔"

"نہ جانتے سلاخ کا مزا چکھو۔"

یہ کہ کرس نے سلاخ پندھی سے لگا دھانا چاہی۔ میں اس وقت

ایک نیز آواز گوئی۔

"تمہرو!"

"ہب چوک اٹھئے۔ انہوں نے دیکھا۔ چلانے والا جانتا تھا۔

"ایسا ہوا جانتا۔ بہت ہمدردی ہے اسپلر جشید سے؟" سکنگ نے

"نن نہیں.... نہیں.... تم اس قدر دلیر نہیں ہو سکتے کہ"۔ پھر کہا۔

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ وہ بولے۔

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

نہیں جائیں گے اور تمہارا جسم بھی باقی ہو گا... لہذا مغل باری رب

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کا نام تو میں بھی بتا سکتا ہوں"۔ چانتا۔

"سلاخ نہ لکھیں۔ اس کا نام تو میں بھی بتا سکتا ہوں"۔ چانتا۔

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

نہیں جائیں گے اور تمہارا جسم بھی باقی ہو گا... لہذا مغل باری رب

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ہاں! ضرور کیوں نہیں۔ اس کے بعد بھی یہ کوئی بھی

"ایک منٹ"۔ جانیا نے چلا کر کہا۔

"اب کیا رہ گیا ہے؟"

"بائز ہو گا۔ آپ اسکر جشید کو بھی کھول دیں۔ مرا رہے کام اکیوں پچھیں"۔

"نہیں سنگ۔ ہم اسکر جشید کو کھولنے کا خدرو مول نہیں لیں گے۔ پاٹیں یہ ہمارے قابو میں کس طرح آگئے۔ ہم یہ سفری بخش کو اپنے دیں کرتے"۔ ہارون نے فورا کہا۔

"اوکے۔ ہارون۔ میں تمہاری یہ بات ضرور مانوں گا۔ اسکر جشید کو نہیں کھولا جائے گا۔"

"تب پھر میرے ساتھیوں کو آ لینے دو۔ ان کی عدم موجودگی میں نہیں مرا شیں آ رہا"۔

"انہیں بست پسلے یہاں بخش جانا چاہیے تھا۔ پڑے تو وہ جا پکے ہیں۔ اور انہیں میری طرف روانہ ہی کیا جا پکا ہے"۔

"بس تو پھر۔ انتظار کر لیں"۔

"ہماں نہیں۔ وہ کب تھے ہیں۔ آخر ہم کب تک ان کا انتقام

کرنے کے۔ پھر انہیں اس سے کیا خرض کہ تم لوگوں کو مرا آتا ہے یا

نہا۔ ہارون نے پر اسامد بنا کر کہا۔

"لیں سنگ۔ آپ کیا کہتے ہیں؟"

"جو ہارون کہتا ہے۔ یہ میرا دیاں بازو ہے"۔

میں آئے گی"۔

"یہ یہ کیا کیا تم نے مشر جانتا؟" اسکر جشید بولے

"اور میں کیا کرتا۔ آپ میری خاطر خاموش رہے تو اس مبارکہ مرا کیوں پچھیں"۔

"یہ لوگ کون سا ہمیں معاف کر دیں گے"۔ انہوں نے بھایا۔

"یہی بات میں بھی کہتا ہوں۔ جب یہ ہمیں چھوڑ دیں گے تو ہم اخیں چاکیوں نے دیں کہ ہم کون ہیں۔ کیا ہیں"۔ جانیا مکرایا۔

"ہارون۔ آپ میری بداشت کا مادہ ختم ہونے کو ہے۔ جلدی کوئی سب سے پسلے جانیا کو چھلی کرو۔ سنگ نے گرج کر کہا۔

"لیوں کیا خاک مرا آئے گا۔" جانیا بھا۔

"کیا مطلب؟" سنگ نے اسے گھورا۔

"میرا مطلب ہے۔ میں بندھا ہوا ہوں۔ گولیاں کھاتے سے پسلے اپنے آپ کو بچانے کی ایک کوشش بھی نہیں کر سکتا۔ تب بھی نہیں سکتا۔"

"اوه! یہ بات ہے۔ اسے کھول دو۔" سنگ نے کہا۔

اسے فورا کھول دیا گیا۔ سنگ اسے دکھ کر پہا اور بولا۔

"لو۔ آپ خود کو بچا کر دکھاؤ۔ میرے یہ نشانے باز پہا کہ شروع کرتے ہیں۔"

"آپ کی مرضی کنگ۔ ہم تو آپ کو ذرا زیادہ پر لطف کیلے دکھانا چاہتے تھے۔ گر آپ اپنی مانند توانے سے۔ آپ نے بھول دیا۔ میں بہت ہے۔ میں اسپکٹر جیشید کو خود کھول دیں گا۔ جانیا تے بے گلری کے عالم میں کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا؟" کنگ پڑا۔

"ہوا نہیں۔ لیکن شاید ہو جاؤں۔"

"کیا مطلب؟" کنی آوازیں ابھریں۔

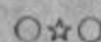
"میرے کالوں میں کچھ آوازیں آ رہی ہیں۔ بیب و فرب آوازیں۔ یہ آوازیں لمحہ پر لمحہ نزویک آ رہی ہیں۔" اور "کنگ۔ کیسی آوازیں؟"

"کچھ لوگوں کے آنے کی آوازیں اور ضرور میرے ساتھیوں کی آوازیں ہیں۔ آپ کیا چند منٹ کے لیے بھی نہیں خبر کئے۔"

"تمہیں وہم ہو گیا ہے۔ میاں دور دور تک تمہارے آہم کام و نشان تک نہیں پہنچے۔"

"وہ وہ دیکھنے سنیں۔ سنیں۔"

جانیا پر جوش اندازیں بولا۔



## فائز

"خواستہ کیا مطلب۔ آپ ہمیں کس بات سے خبردار کر رہے ہیں۔" فاروق نے حیران ہو کر پوچھا۔  
"پہنچن کو روکو۔ وہ یہ کھانا جانوروں کے آگے نہ ڈالے۔" اس وقت تک وہ جانوروں کے آگے کھانا ڈال بھی تھی۔ اور کھانے بھی لگ گئے تھے۔

"اڑے اڑے۔ بھگاؤ اپنیں۔" آفسرنے چیخ کر کہا۔ لیکن اب اپنیں بھگانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ کھانا شروع کر پکھے تھے۔ اپنک ان کے منڈ سے تکفیل وہ آوازیں لٹکنے لگیں۔ وہ اپنے بھونتے گئے۔

"یہ۔ یہ اپنیں کیا ہوا؟" فاروق کاٹ گیا۔  
"وی۔ ہو۔ بھیں ہوتے والا تھا۔" فرزانہ سکرائی۔

"اوہ نہیں۔" وہ چلا گئے۔

"بان! ان لوگوں کا پروگرام تھا۔ ہمیں کنگ کے سامنے بے

ہوشی کی حالت میں یا مردہ حالت میں پہنچاتے۔ تاکہ تم کسی صورت  
بھی زندہ نہ بچ سکیں۔ لیکن جسے اللہ رکھے، اسے کون پچھے۔” بہار  
ٹک کر کر دہ خاموش ہو گئی۔

”اب تم لوگ کیا کہتے ہو۔ کیا ایسا حکم لگ کر لے دیا تھا؟“

”نمیں۔ ہم نے سوچا۔ کہیں تم راستے میں پریشان نہ کرو۔  
لہذا کیوں نہ اس حالت میں لے جائیں۔ کہ تم پچھے بھی نہ کر سکو۔“  
”یہ طریقہ درست نہیں۔ ہمیں ہوش کی حالت میں لے کر  
چلو۔ ذرا تم بھی تو ٹک کی طاقت کو دیکھیں۔“

”ٹک کی طاقت دیکھنا آسان کام نہیں۔“ آفسرنے کا۔

”ٹک اس قدر طاقت ور ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔“

”ہمیں سوچنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔“

”لیکن اس کے پابھروس وہ طاقت ور ہے۔“

”ہو گا۔ اب ہم یہ کھانا تو کھائیں گے جیسیں۔ لہذا اسی طریقے  
اس تک پہنچا دیں۔“

”اچھی بات ہے۔ چلو۔“

”یا پھر ایک دوسری ترکیب ہے۔ یہ کہ آپ ہمیں دوسرا کھانا  
دیں۔ جس میں ہوشی کی دوا نہ شامل ہو۔“ پروفیسر نوٹے۔  
”ایسا کھانا لانے میں دیر ٹک جائے گا۔ اور ٹک کی پڑاں  
مول لینا پڑے گی۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔“ جب آپ بہار پہنچیں۔

”اس کیس میں ہمیں سب سے زیادہ حرمت لیا جائیں پر ہے۔“

”از ہد اب تک کہاں ہیں۔ کیا اس وقت میدان میں آجائیں گے۔“

”ٹک ہمیں پھانسی دے گا۔“ محمود نے جلدی جلدی کہا۔

”نمیں۔ اس سے تھوڑی دیر پہلے آئیں گے۔“ فاروق

ٹرالا۔

”تمیں کیسے معلوم ہو؟“ خان رحمان نے چوک کر کہا۔

”اُن کی عادت کا تو ہمیں پتا ہے ہا۔“ فرزان نے کہا۔

”انکھز جیشید! اب تم لوگوں کی مدد کے لئے نہیں آئیں گے۔“

لماں سے ایک نے کہا۔

”ویکھا جائے گا۔“ فرزان نے منہ بنا کیا۔

آخر دہ اس عمارت کے باہر بچنگے گے۔ جس میں ٹک کا دربار لگا۔

ٹک کو دیکھتے ہی آگ بگولا ہو جائے۔“

”اس کے آگ بگولا ہونے نہ ہونے سے ہمیں کیا فرق پڑ جائے۔“

”اپنے تو صرف یہ جادیں۔“

”اس صورت میں وہ زیادہ خوفناک سزا دے سکتا ہے۔“

”اس سے ہمیں کیا فرق پڑ جائے گا۔“ فاروق نے منہ بنا کیا۔

”ہمارا دامغ نہ چاہتا۔ ٹک ہی سے پوچھ لیجاؤ۔“

”تو چلے اس کے پاس۔“

ان کا سفر برہر شروع ہو گیا۔

”اس کیس میں ہمیں سب سے زیادہ حرمت لیا جائیں پر ہے۔“

”از ہد اب تک کہاں ہیں۔ کیا اس وقت میدان میں آجائیں گے۔“

”ٹک ہمیں پھانسی دے گا۔“ محمود نے جلدی جلدی کہا۔

”نمیں۔ اس سے تھوڑی دیر پہلے آئیں گے۔“ فاروق

ٹرالا۔

ہوا تھا۔ دروازے پر سلیک پرے وار موجود تھے۔

"یہاں حالات کیا ہیں؟"

"بالکل صحیک ہیں۔" ایک پرے دار نے کہا۔

"تم ان لوگوں کو لے آئے ہیں۔" اس وقت تک انپکٹر جشید

پکڑے گئے ہیں یا نہیں۔" "ہاں! ابھی تھوڑی دری پلے ہی لایا گیا ہے۔" پرے دار

تھا۔

"کیا۔ نہیں۔" وہ ایک ساتھ چلا گئے

"تم تو دعویٰ کر رہے تھے کہ وہ قابو میں نہیں آئیں گے۔" ل

میں سے ایک بہل۔

اب وہ گنگ ہو چکے تھے۔ جواب دینے کو تھا۔

"اب اندر چلو۔ مرا آئے گا۔" اسی نے کہا۔

اور پھر وہ اندر داخل ہوئے۔ اسیں نے سیدھا اس گھنی کا

طرف لایا گیا۔

"ویکھا گنگ۔" میں نے صحیک کما تھا۔ پچھے لوگ آرت

ہیں۔ میں ان کے آنے کی آوازیں سن رہا ہوں۔ دیکھ لیں۔ آژر

لوگ آگئے۔"

"یکن یہ لوگ۔ تو انپکٹر جشید کے ساتھی ہیں۔ جانیا۔

"آپ کے اس خلام نے۔ خلام ہی ہو گا تا۔ یا کچھ اور ہے؟"

قدیم نے شوخ آواز میں کہا۔ باقی مکارا ہے۔

"پہنچے تھے۔ کوئی بات نہیں۔ میرے ساتھی بھی آتے ہی ہوں

گے۔ اور وہ آکر یہاں سب کچھ الٹ پلت کر دیں گے۔" انہوں نے

انپکٹر جشید کی آواز سنی۔

"یہ لوگ ہمارا وقت شائع کر رہے ہیں گے۔ میں نے نا

بے۔ جب یہ پہنچے ہوتے ہوتے ہیں تو اپنے دشمنوں کا وقت شائع کر

کے پکون پکھ کرنے کی حملت کے پکر میں رہتے ہیں۔"

"ہاں! میں جانتا ہوں۔ اب جب کہ انپکٹر جشید کے سب

ساتھی آپکے ہیں۔ تو پہلے ان لوگوں کو تو نہ کہانے لگا دیا جائے۔" کچھ

لے کر۔

"بالکل صحیک گنگ! یہ آپ نے درست بات کی۔"

"کیا مطلب۔ کیا اس سے پہلے گنگ ہر بات ملا کتے رہے

ہیں۔" قاروں نے چوک کر کردا۔

"کیا مطلب؟" گنگ زور سے اچھلا۔ اس کا چھوٹھے سے تن

گلہ۔

"میرا مطلب یہ نہیں تھا۔"

"لزکے۔ تم کیا کہنا چاہتے تھے؟" گنگ نے مجھے اس کی بات

کیا ہی نہیں۔"

"آپ کے اس خلام نے۔ خلام ہی ہو گا تا۔ یا کچھ اور ہے؟"

قدیم نے شوخ آواز میں کہا۔ باقی مکارا ہے۔

تمیں تم سے مقابلہ کروں گا۔” فاروق نے بلند آواز میں کہا۔  
”بہت خوب! مرا آگئا۔ میرے ساتھیوں کو ہارڈن کو چاہوئیں  
کرنے کی ضرورت نہیں۔ پسلے میں ان دونوں کا مقابلہ کراؤں گا۔“  
لگ کہتا۔

”جیسیں تو میں چبا جاؤں گا کپا۔“ ہارڈن چالا۔  
”بہت مشکل سے گلوں گا تمہارے مدد میں۔“ فاروق نے  
خدا بنا لیا۔

”ای کما... ہلہلہ۔“ لگ کہ پڑنے لگا۔

اور ہارڈن نے پاگلوں کے سے انداز میں فاروق پر چھلانگ  
لکھا۔ اور سید عافر شری پر اونڈے منہ گرفاروق دو رکھ آنحضرت آیا۔  
”آپ نے دیکھا لگک۔ آپ کے دامن یاں وہ کائنات کس قدر  
خوب ہے۔ یہ تو دشمن پر چھلانگ بھی ورس نشانے پر نہیں لگا  
سکت۔ اور ہا پھرتا ہے۔ کارڈن۔“ فاروق نے جلدی جلدی کہا۔  
”کارڈن نہیں۔ ہارڈن۔“ محمود نے جل کر کہا۔ اسے فاروق  
پر بیار بھی آ رہا تھا اور غصہ بھی۔ کہ ایک جملہ کہ کر صورت حال کا  
ہمیوں بن گیا۔

”ہارڈن یہ کیا؟“ لگ کی آواز ابھری۔  
”میں غلطی سے مار کھا گیا میں اسے اس قدر پھرتا نہیں سمجھتا  
تھا۔“ ہارڈن نے جھلا کر کہا۔

”بالکل صحیح! یہ میرا غلام ہے۔“ لگ جھوم کر بولا اور ہارڈن کا  
ریک اٹھ گیا لیکن وہ کہ کچھ نہ سکا۔  
”اس نے کہا ہے۔ بالکل صحیح لگ! اب آپ نے ورس  
بات کی۔ گوا پسلے آپ درست باتیں نہیں کہتے رہے۔ اب آپ  
اپنے اس غلام سے پوچھئے۔ آپ نے اب تک کون کون سی ملکہ باتیں  
کہی ہیں۔ اور اگر ایک بات بھی ملکہ نہیں کہی تو پھر پسلے اسے چھانی بی  
چھاہیے تا۔ ہم کوئی بھاگے جا رہے ہیں۔“

”بات معقول ہے۔“ لگک نے خوش ہو کر کہا۔  
”نہیں لگ۔ بات معقول نہیں ہے۔“ ہارڈن نے چلا کر کہا۔  
”لیکھ۔ یہ اس نے آپ کی ایک اور بات ملکہ قرار دے دی۔  
اہمی اہمی اس نے کہا ہے۔ نہیں لگ! یہ بات معقول نہیں ہے۔  
جب کہ آپ کہ رہے ہیں، بات معقول ہے۔“ فاروق نے فو را کہا۔  
”اف ہارڈن۔۔۔ اب تم نے پھانسی کو اپنا مقدر بنا لیا۔۔۔ پکڑو  
ہارڈن کو۔“

”ارے ارے۔ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا آپ پاگل ہے  
گئے ہیں۔ میں ہارڈن ہوں۔۔۔ آپ کا دلیاں بازدے یہ چھوپے۔۔۔  
پکڑیں گے بھلا۔۔۔ یہ تو الٹا مجھ سے مارے خوف کے پانی ہو جائیں  
گے۔“ ہارڈن پوری قوت سے دھاڑا۔  
”اگر تمہارے کئے کے مطابق۔۔۔ یہ خوف کے مارے پانی ہو گے

"تو پھر تم مجھے اس قدر پھر جلا سمجھو لو مجھے کوئی اعجاز نہیں۔"

"تماری تو ایسی کی تھی۔" یہ کہ کہاڑوں پوری قوت سے ان کی طرف دوڑ پڑا۔ اور اپنے ہی نور میں دیوار سے جا لگ رہا۔ کہ فاروق تو بنا کی تحری سے ایک طرف ہو گیا تھا۔ اس کے دراء سے ٹکرائے چاٹے کی نوردار آواز پیدا ہوئی۔

"یہ لپچے۔ اور سنئے۔ اب انہوں نے دیوار کا نشان لے دالا۔ ہے کوئی نہ۔" فاروق چکا۔

"سنئے نہیں۔ دیکھئے۔" فرزان نے گواہیں کا جملہ درست کیا۔ ف "نہیں۔ سنئے ہی نہیں۔" کیا دیوار سے ٹکرانے کی آواز تمہارے کاتوں میں نہیں آئی۔" فاروق نے برا سامنہ بنایا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات بھی نہیں ہے۔"

"ہارڈون۔ یہ سب کیا ہے۔ اسے ایک وار میں ختم کرو۔"

"تب پھر میں اسے گولی ہی مار دیتا ہوں۔" ہارڈون نے جھاک کیا اور پستول نکال لیا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ ہاتھوں ہی دل سے مقابلہ کرنے۔ اور اسے ایک وار میں مار ڈالو۔" تم ہارڈون ہو۔ کوئی ایسے غیر نہیں۔" کنگ نے من بنایا۔

"یہت اچھا کنگ۔ اب یہ میرے ہاتھوں بست بھائیک موت

ہے؟۔"

"میں کہا تم نے؟" فاروق نے محمود اور فرزان کی طرف گھبرا کر

لپٹا۔

"میں کہا تھا۔ سن۔ کیا ہو گیا ہے تھیں۔" محمود جل بھین کر

لپٹا۔

"میں تم سے پہلے ہی کہتا تھا۔ کیس اس طرح ہم بھائیک موت

کا لارنہ ہو جاؤں۔ لیکن تم نہیں مانتے۔" فاروق نے جلدی جلدی

لپٹا۔

"کیا نہیں مانتے۔"

"پہ۔ پتا نہیں۔ کیا نہیں مانتے۔" فاروق بولا۔

"دیکھا گئ۔ یہ ہمارا وقت شائع کر رہے ہیں۔ آپ اجازت

لے۔ گولیوں سے اپنی بیکن بھون ڈالا جائے۔"

"الل۔ لیکن۔ لوگ کیا کہیں گے۔"

"کون سے لوگ۔ پہلے تو یہ بتائیں۔ یہاں تو سب اپنے

ہیں۔"

"غلط۔ بالکل غلط۔ ہم کیوں ہوں گے تمہارے۔ ہم تو اپنے

ہیں اپنے۔" خان رحمان نے جل کر کہا۔

"حد ہو گئ۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں سکنگ۔ کوئی

نہیں۔ کہ میرے دربار میں لوگ ہمیں مذاق کر سکیں۔"

"میرے دربار میں لوگ ہمیں مذاق کر سکیں۔"

"اپ بے خطر میری زو میں آگئے... یہ سچے سمجھے بغیر کہ۔"

لطف کئے کئے رک گیا۔

"کیا سچے سمجھے بغیر؟" ہارڈن نے چلا کر کہا۔

"یہ سچے سمجھے بغیر کہ کیا میں اپ پر حمل نہیں کر سکتا۔ یقیناً

کر سکا ہوں۔ یہ لیں۔ اس بات آپ میرا وار سنبھالیں۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی فاروق لوچا چھلا اور اس کے دونوں ہمرا

ہدایات کے سینے پر بھرپور انداز میں لگئے۔ وہ فوراً اللٹ گیا۔ اور

لطف بھی گرا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ سیدھا کمرا نظر آیا۔

بہ کہ ہارڈن میں فوری طور پر اتنے کے آہار نظرت آئے۔

"ہارڈن۔ یہ کیا۔ کیا اب تم نہیں انھوں گے۔ کیا میں اپنی

نیز کو ہلاوں۔ لیکن فوج کے آئے کا مطلب تم کجھے ہی ہو گے۔"

"من نہیں سکگ۔ نہیں۔" ہارڈن کی خوف میں ذوبی آواز سنائی۔

لی۔

"لک۔ کیا بات ہے مسٹر ہارڈن۔ آپ یک دم اس قدر خوف

لولا کیوں ہو گئے۔" فاروق نے کانپ کر کہا۔

"نہ۔ فوج۔ فوج۔" وہ ہکلایا۔

"ہاں ہاں۔ فوج۔ آگے کئے۔"

"لک۔ کچھ نہیں۔" یہ کہتے ہی وہ فاروق پر اچاکٹ ثوٹ ہوا۔

اں ہارڈن نے لاتوں اور گھونسوں سے حملہ کیا تھا۔ فاروق بھی ہاتھ

"یہ کام ان لوگوں نے شروع کیا۔ ان کی آمد سے پہلے تو ہمارے ایک بات بھی ایسی نہیں ہوئی۔ یہ جماں جاتے ہیں۔ ایسا یہ کہتے ہیں۔"

"لیکن ہارڈن۔ حمیں اس سے ہاتھ بھر سے ہی مقابلہ کرنے کا۔"

"او کے لگن۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ میں اسے کس طرح اخراج کر دیتھا ہوں۔ اس کے بعد یہ اٹھ نہیں سکے گا۔"

"بہت خوب۔ یہ ہوئی نہ بات۔" لگ خوش ہو گیا۔  
"ابھی بات کمال ہوئی ہے۔ ابھی تو بات صرف کمی گئی ہے۔" فاروق نے حیرت ظاہر کی۔

"ماڑو ہارڈن۔ اسے ماڑو۔" لگ تھلا کر بولا۔  
ہارڈن نے اس پار چھلا گئ۔ نہیں لگائی۔ نہ فاروق کی طرف "لگائی۔ لکھ ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"لب کیسے بچو گے چو۔"

"پنج کا مطلب ہی نچھے والا ہے شاید۔ لذما ان شاء اللہ چو۔" قاروں بولا۔

وہ اس کی طرف بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ صرف دو قدم رہا۔  
کیا۔ اس وقت فاروق نے ہنس کر کہا۔

اور سیر استعمال کرنے پر آئیا۔ اس کے باوجود یہ بھل کی طرح پڑنے تھے اسی قابو تو نے ایک طرف چلا گک لگادی۔  
آئے۔ اور اس نے دو تمن کے اس کی تھوڑی پر اچھل اچھل کر جا دیے۔ اور کنگ نے فائز کیا۔  
”بہت خوب! بہت خوب۔“ کنگ نے حیرت زدہ انداز میں کہ  
”کیا مطلب کنگ۔ آپ نے کس کی تعریف کی ہے۔ کیا  
ہارڈن کی۔ جو بڑی طرح مار کھا رہا ہے۔“ درباریوں میں سے ایک نے  
حیران ہو کر کہا۔

”میں۔“ کنگ ذور سے دھاڑا۔  
دربار پر موت کا شانا چھا گیا۔  
”کیا ہوا کنگ؟“ ایک درباری نے ڈرتے ڈرتے کہا۔  
”میں نے بارڈن کے لئے بہت خوب تیس کھانا تھا۔  
”تو پھر؟“ کئی آوازیں اپھریں۔

”انکھ جشید کے اس بیٹے کی تعریف کی تھی۔ ایک پچہ ہالن  
جیسے پھاڑ کا کس دلیری سے اور مروان وار مقابلہ کر رہا ہے۔“  
”ہاں یہ تو ہے۔ ایک اور نے کہا۔  
”اور ہارڈن۔“ میں نے مال کھلا کھلا کر پالا ہے۔ آج کر  
قدرتناکارہ ثابت ہو رہا ہے۔ میراثی چاہتا ہے۔ میں خود اسے گولہ  
دول۔“

”ایں قابو تو نے ایک طرف چلا گک لگادی۔  
اوہ کنگ نے فائز کیا۔

○☆○

## نہ نہیں

”پہنچال تو آپ کو میں بھی دکھا سکتا ہوں۔ تو کیا آپ مجھے بھی  
لے لگیں گے؟“

”بیا... کیا کمال۔ تم اور یہ کمال دکھا سکتے ہو۔ تھلٹھل۔ بالکل  
سلسلہ ہائکن۔“

”جاہنگیر کن کو آرہی کیا۔ تجربہ کر لیں۔“

”یہ یہ جاہنگیر کن کو آرہی کیا ہوتا ہے؟“

”کاروڑ ہوتا ہے۔ یا پھر ضرب المثل ہوتی ہے۔ ہم ان دونوں  
مثل سے ہی فرق کر سکتے ہیں۔“

”کن دونوں میں؟“ کنگ قے برا سمانت بنا لیا۔

”کاروڑ اور ضرب المثل میں۔“

”یہ آپ کو باتوں میں الجھا رہے ہیں کنگ۔“ ایک درباری نے

”ضیں۔ تم نہیں جاتے۔“ کنگ مکرایا۔

”لیا نہیں جاتے کنگ؟“

”یہ بات کر مجھے یہ ضیں۔ میں اُسیں الجھا رہا ہوں۔ بلکہ  
بنا کروں۔“

”بات درباری سمجھ میں تو آئی ضیں۔“ ایک اور درباری نے حیران ہو

یہ کہ کہاڑاں پھر فاروق کی طرف بڑھنے لگا۔

”تو آپ اس کمال کی وجہ سے مسٹر ہارڈن کو پسند کرتے ہیں۔“

”ہاں! بالکل۔“

”حد من غصہ جاتے۔ ابھی سمجھ میں آ جائے گی۔“ کنگ

ہارڈن ہارڈن کی تجزی سے گرا اور لٹھکا چلا گیا۔ وہ کنگ کی میں  
دار صاف چاگیا تھا۔ کنگ نے دوسرا دار کیا۔ وہ پھر لوٹ ناگزیر  
آخر کنگ نے پے در پے فائزگ کر کے پستول خالی کر دیا۔

”یہی ہے وہ وجہ۔ جس کی نہایت میں ہارڈن کو پسند کرتا ہوں  
اب شاید ہارڈن اپنی اصلی حالت میں آگیا ہے۔ میری فائزگ  
اسے جگایا ہے۔ کیوں ہارڈن۔“

”آپ نے تھیک فرمایا کنگ۔“

”جاہنگیر میں نے تمہارا قصور معاف کیا۔“

”میکری کنگ۔ اب میرے لیے کیا حکم ہے۔“

”اس لڑکے کو جان سے مار دو۔“

”ضور کنگ۔ کیوں نہیں۔“

”یہ کہ کہاڑاں پھر فاروق کی طرف بڑھنے لگا۔

”تو آپ اس کمال کی وجہ سے مسٹر ہارڈن کو پسند کرتے ہیں۔“

”ہاں! بالکل۔“

مکرایا۔

"بہت اچھا لگتا۔ کتنی آوازیں ابھریں۔"

"اس کا مطلب ہے۔ لگتا ہم سے کوئی چال پہنچنے کے پڑے۔"

ہے۔" پروفسر داؤڈ نے چوک کر کمل۔

"کوئی بات نہیں اٹکل۔ یہ خود اس چال میں گرتا۔"

فرزان نے بے گلگری سے کہا۔

"کیا کہا۔ چال میں گرتے گا۔ یہ چال بھی گزخا ہے۔ اس کوئی بیچ کر دکھاوے۔"

میں گر جائے گا۔"

"میں سیدان میں آ رہا ہوں۔" محمود نے اعلان کیا۔

قاردیق فوراً بیچھے ہٹ گیا۔ اس لئے کہ وہ واقعی حکمن محسوس

خود اس چال کے گزھے میں گرتا ہے۔" محمود نے کہا۔

"چال کا گزخا۔ ارے یاپ رے۔" قاردیق پر مکلا اغلاد

"کیوں۔ حسیں کیا ہوا؟"

"یہ یہ تو کسی ناول کا ہم ہو سکتا ہے۔"

"اوہ۔ باٹل کی بات میں بھی ان صاحب کو ناولنا۔"

"حد ہو گئی۔ ان حالات میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔" پروفیسر

سوچ جو رہے ہیں۔"

"تب پھر۔ محمود گویاں کس طرح بچا سکے گا۔"

"اوہ۔ اداہ۔ وہ بولے۔"

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ محمود بھی حکمن محسوس کر رہا ہو۔"

"پوچھ لے۔ بلند آواز میں پوچھ لے۔ کوئی حرج نہیں۔ اس

"ہاں کیوں نہیں۔" ٹھنڈے میں ذرا تھک گیا ہوں۔ لٹا۔

بجائے اس وقت یہ کمال میرا بھائی و کھائے گا۔"

"یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اس نے کھونے کھوئے اندرا میں

"آپ کو شاید معلوم نہیں۔" فرزان مکرایا۔

"کیا معلوم نہیں؟" اس نے منہ بیٹایا۔

"یہ کہ ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔"

"حد ہے۔ آئی۔ چلو مجھے کوئی اختراض نہیں۔ میں فائز کرنے کا

کیا کہا۔ چال میں گرتے گا۔ یہ چال بھی گزخا ہے۔ اس کوئی بیچ کر دکھاوے۔"

میں گر جائے گا۔"

قاردیق فوراً بیچھے ہٹ گیا۔ اس لئے کہ وہ واقعی حکمن محسوس

خود اس چال کے گزھے میں گرتا ہے۔" محمود نے کہا۔

"چال کا گزخا۔ ارے یاپ رے۔" قاردیق پر مکلا اغلاد

"کیوں۔ حسیں کیا ہوا؟"

"یہ یہ تو کسی ناول کا ہم ہو سکتا ہے۔"

"اوہ۔ باٹل کی بات میں بھی ان صاحب کو ناولنا۔"

"حد ہو گئی۔ ان حالات میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔" پروفیسر

سوچ جو رہے ہیں۔"

"تب پھر۔ محمود گویاں کس طرح بچا سکے گا۔"

"اوہ۔ اداہ۔ وہ بولے۔"

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ محمود بھی حکمن محسوس کر رہا ہو۔"

"پوچھ لے۔ بلند آواز میں پوچھ لے۔ کوئی حرج نہیں۔ اس

"اب ہم آپ کو کس طرح کوئیں۔" -  
اپنے رہنے دیتے کوئی موقع آئے گا تو کھل دیا۔ انسوں نے

انہیں ہم سب حکم کیوں محسوس کر رہے ہیں۔ ہم نے تو  
ملے بھی حکم محسوس نہیں کیا۔"

"اس کی کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔" اسکے جشید پولے۔  
میں تم پر فائز کرنے لگا ہوں۔۔۔ بارڈن کی طرح بچ کر دکھاؤ۔"

"ارے باب رے۔ تب تو یہ صورت حال خطرناک ہے۔  
لے گھوڑے کمل اف مالک۔ اب ہم کیا کریں۔" خان رحمان پولے۔

"اوکے۔۔۔ لیکن ذرا جلدی کریں۔۔۔ کہیں یہ حکم بڑھ نہ  
لگے۔ قاتو کیا۔۔۔ محمود نے قاتر خالی دیا۔۔۔ سگ کی آنکھوں میں  
ان کی آواز سن کر وہ چونک اٹھے۔ اپنی یوں محسوس ہوا ہیتے  
تھا۔۔۔ اس نے پھر فائز کیا۔۔۔ محمود ایک طرف کھڑا نظر آیا۔۔۔  
باں نے رکے بغیر فائز کیے۔۔۔ اور پہنچ عالی کر دیا۔۔۔ محمود اب بھی  
طرف کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"حررت انگینیں۔۔۔ تم نے دیکھا بارڈن؟"  
ہاں! دیکھا۔۔۔ اور حررت بھی ہوئی۔۔۔  
"آہی اور ہو گی۔۔۔ اب دو آدمی مجھ پر ایک ساتھ فائز کریں۔" -  
سے کمل

"عنصیں۔۔۔ عنصیں۔" سگ نے پوکلا کر کمال۔

طرح کم از کم ہم خطرے سے باہر تو ہو جائیں گے۔"-  
"اودہ ہاں۔۔۔ بالکل تھیک۔"

"محمود۔۔۔ کہیں تم بھی فاروق کی طرح حکم تو محسوس نہیں کر  
رہے؟"

"نہیں۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ کسی قدر محسوس کرنا ہوں۔۔۔ ابھی ابھی  
احساس ہوا ہے۔"

"ارے باب رے۔۔۔ تب تو یہ صورت حال خطرناک ہے۔  
لے گھوڑے کمل اف مالک۔" خان رحمان پولے۔

"مجھے کھول دے۔۔۔ میں دیکھ لوں گا۔" ایسے میں اسکے جشید پولے۔

ان کی آواز سن کر وہ چونک اٹھے۔ اپنی یوں محسوس ہوا ہیتے  
وہ ابھی تک ان کی وہاں موجودگی سے بے خبر رہے ہوں۔

اب وہ سب ان کی طرف گھوم گئے۔  
"تھیک ہے۔۔۔ ہم آپ کو ضرور کھویں گے۔"

محمود نے کما اور ان کی طرف چلا گئ لگا دی۔  
"خبروا۔۔۔ تم میں سے کوئی بھی قطعہ حرکت نہ کرے۔" سگ

گرج دار آواز میں کما اور اس کے پاتح میں ایک بیسا پہنچ نظر آیا۔  
وہ چونک اٹھے۔۔۔ اور سرے کی طرف دیکھنے۔۔۔  
محمود نے بے چارگی کے عالم میں کاما۔

"اگر یہ حکمن نہ ہوتی تو ہم آپ کو اور سکھل دکھاتے۔"

"میں.... میں سکھل و سکھوں گا۔ حکمن دور کر دو بھجنی۔" اس کب سے ہو گیا۔ تم تو اس طرح کہ رہے ہو۔ مجھے ایک مدت سے نے کسی ایسے آدمی سے کہا ہو نظر میں آ رہا تھا۔ لیکن مرف انداز پر تمہارا ساتھ چلا آ رہا ہے۔"

طرف دیکھ کر کہا۔

جواب میں کسی کی آواز سنائی نہ دی۔ لیکن اچانک انہیں ایسا

لگا جیسے ان کی حکمن میں کسی ہونے گئی ہے۔

"حکمن کم ہو رہی ہے۔"

"اس کا مطلب ہے۔ کمرے میں۔ لگ کا کوئی ماتحت کرنے کی گیس چھوڑ رہا تھا۔ جس سے ہم حکمن کا شکار ہوتے جا رہے تھے۔" خان رحمان بولے۔

"تب پھر کیا لگ کے ساتھی حکمن کا ٹکار نہیں ہوا۔ ہوں گے۔"

"نہیں۔ انہیں پڑنے اس گیس کا اثر نہ ہونے کی دعا دیں۔" ہو گی۔"

"اوہ ہاں! ضرور ایسا ہی ہے۔"

"ایسا ہے یا نہیں۔ اس بات کو پڑھو تو۔ اور اب دل آیا۔ کی فائزگن سے بچ کر دکھائیں۔ اور ہارڈن فائز کریں گے۔"

"نہیں محمود۔ یہ تمہارے لئے خطرناک ہو گا۔ یہ کام ہے۔ ساتھی جانیا کر دیں گے۔" اسکندر جشید بولے۔

"عن نہیں۔ جانیا یہ کام کیسے کر سکے گا۔ اور یہ تمہارا ساتھی۔"

"میں.... میں سکھل و سکھوں گا۔ حکمن دور کر دو بھجنی۔" اس کب سے ہو گیا۔ تم تو اس طرح کہ رہے ہو۔ مجھے ایک مدت سے

نے کسی ایسے آدمی سے کہا ہو نظر میں آ رہا تھا۔ لیکن مرف انداز پر تمہارا ساتھ چلا آ رہا ہے۔"

"ایسا ہی ہے سفرنگ۔" اسکندر جشید سکراتے۔

"ایسا مطلب؟"

"اس سے ایک مدت پہلے تمہارے ساتھیوں میں شامل کو دیا گیا

تھا۔"

"عن نہیں۔ نہیں۔" لگ چھنا۔

○☆○

## لیکن انپکٹر جشید

اب کنگ کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک جا بنا تھا۔  
بہار نے چوک کر کردا۔  
”یہ ہو کیے سکتا ہے۔ مدت پہلے سے کیا تم میرے خلاف کیل پر گرام بنا رہے تھے۔“

”ہاں! ایسا کہنا میری مجبوری تھی۔“ انپکٹر جشید بولے۔  
”کیا مطلب۔ کیسی مجبوری؟“ اس بار خان رحمان چوک کر بولے۔

”جیسا کہ پہلے بھی ذکر آپ کا ہے۔ ہمارے پردوی ملک میں آنے کل اسلامی جہاد شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اس کی ابتداء آج نہیں۔ کافی مدت پہلے ہو گئی تھی۔ اس وقت سے جب بھی طالب علموں کا کوئی بچکی آفسر گرفتار ہو جاتا۔ تو ہمارے یہ طالب علم اس کا سراج نہیں لگا پاتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر وہ سراج نہ لائیں تو اسیں چڑھانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ اصل مشکل یہ ہے کہ وہ قید کمال کر دیتے ہیں۔ جب یہ معاملہ ان سے حل نہ ہوا تو ان کے ایک خیز

وندنے۔ مجھ سے ملاقات کی۔“

”کیا ج..... آپ نے ہمیں یہ بات پہلے نہیں بتائی۔“ محمود چلا

الحل

”پچھے باتیں خفیہ بھی رکھنا پڑتی ہیں۔ یہ بات میں نے پورے ملک میں کسی کو نہیں بتائی اور وہ لوگ بھی چندہ مانگنے والوں کے روپ میں آئے تھے۔ ظاہر ہے۔ ان کی طرف کون توجہ دلتا۔ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ اس بات کا سراج میں لگا کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر یہ کوشش شروع کر دی۔ اور آخر اپنی خفیہ فورس کے ذریعے میں نے سراج لگایا کہ ان سب گرفتار شدگان کو کنگ کے دوائل کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ ریاست شون کا دوای ہے۔ اس کی ریاست چوک کے دو دسری ریاستوں کے درمیان گھری ہے اور پہاڑوں کے درمیان ہے۔ اس لئے طالب علم وہاں تک نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ مطلب یہ کہ اس بات کا سراج لگ جاتے کے بعد بھی طالب علم اس سطحے میں کچھ نہ کر سکے۔ تب میں نے پروگرام بنایا۔ کہ یہ کام میں تی کروں گا۔ خفیہ فورس کے ذریعے میں نے ان کا ایک آدمی اغوا کر لیا۔ اس کا نام جانانا تھا۔ اس کی جگہ میرے اس آدمی نے لے لی۔ اور اس وقت سے لے کر اپنے کنگ جانیا کے روپ میں یہاں میرا آدمی کام کر رہا ہے۔“ انپکٹر جشید نے مکراتے ہوئے کہا۔

”عن نہیں۔ نہیں۔ مجھے ان باتوں کا یقین نہیں آیا۔“ کنگ

"یعنی تین آیا تو جانیا سے پوچھ لو۔"

"اب میں اس سے کیا پوچھوں۔ یہ تو پسلے ہی ندرار ثابت اور

چکا ہے۔"

"تب پھر میری بات کو درست مانتا ہو گا۔"

"اچھا خوبی۔ پھر کیا ہوا؟"

"پھر کیا ہونا تھا۔۔۔ جانیا کے ذریعے میں تمام معلومات حاصل کرنا ہے۔ اور اس تیجے پر پہنچا کنگ کا کامنا نکالے بغیر کام نہیں چلے گا۔ اس کی جگہ ریاست ہمارے قبضے میں ہوگی تو بات بنے گی۔۔۔ چنانچہ طالب علموں سے مشورہ اے۔ انہوں نے بھی میں رائے دی۔ اور یہ کام میرے ہی پرداز کر دیا گیا۔۔۔ لہذا مشرک گک۔۔۔ میں تو یہاں اپنے پردازگرام کے میں مطابق موجود ہوں۔"

"یہ۔۔۔ یہ کیسے سکتا ہے؟" فاروق نے کھوئے کھوئے اہم اہم میں کہا۔

"میلوں کیا ہولی۔۔۔ ہوئے کو اس دنیا میں کیا تھیں ہو سکا۔۔۔ محمود نے اسے گھورا۔

"لیکن۔۔۔ شارون آباد کا پردازگرام تو تم نے بھایا تھا۔۔۔"

"اوہ ہاں! یہ بھی تھیک ہے۔۔۔ وسائل ایمی میں لکھ سے مقابلے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔۔ اس پر یہ دار تو ایمی کرنا تھا۔۔۔ ک

آباد کا پردازگرام شارون آباد کا نام سن کر میں بیک گیا۔۔۔ کوئک بھی جانیا کی طرف سے یہ اطلاع ملی تھی کہ لکھ کیلئے آباد اکثر آتا رہتا ہے اور وہاں کے ہوٹل آثار میں تھرا رہا ہے۔۔۔ لہلہ آباد تھے تھارون آباد کا نام لیا تو میرے ذہن میں فوراً لکھ آگیا۔۔۔ اب تم نے شارون آباد کا نام لیا تو میرے ذہن میں سوچا کہ شاید اور اونی کا نام بھی ذہن میں آگیا۔۔۔ اس وقت میں نے سوچا کہ شاید ذہن اب اس راستے سے اس پر دوار کرنا چاہتی ہے۔۔۔ چنانچہ میں نے پہلی کو خوار کر دیا کہ ہم شارون آباد آ رہے ہیں۔۔۔ اس نے تھایا کہ اس کو خوار کر دیا کہ ہم شارون آباد میں ہیں۔۔۔ اور ان دونوں کیا۔۔۔ اس کا تو دل بیرون کچھ لو۔۔۔ روز کا آنا جانا ہے۔۔۔ اس طرح یہ سب ہوا۔۔۔

"میں۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ ہوٹل سے خوف زدہ ہو کر کیوں بھاگے

"۲۷

"سوچیے کچھے بغیر خوف زدہ ہو گیا اور بھاگ لکا۔۔۔ یہ دیکھنے کے لیے اب لکھ کیا کرتا ہے۔۔۔ اور ہر مجھے خوف زدہ دیکھ کر لکھ چوڑا ہو گیا۔۔۔ اور یہ خیال کر بیٹھا کہ ہم اس سے بہت خوف زدہ ہیں۔۔۔ اس درج اس میں اور ہوا بھر گئی۔۔۔ اور جب انسان میں ہوا بھر جاتی ہے تو بہترست اس کا مقدور ہیں جاتی ہے۔۔۔"

"لیکن اسکے پڑھیں؟" لکھ کی آواز گوئی۔

"لیکن کیا؟" اسکے پڑھیں پوچھ لے۔

"صورت حال تو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔ تم پھر لوگ

"آج کیوں؟"

"اس وقت یہاں اصل جانیا مرے سے نہیں ہے... جوئی ہم  
یہاں پہنچے... جانیا کی جگہ کسی اور نے لے لی۔ یعنی میرے ایک ماتحت  
ایں۔ خیہ فورس کے ایک رکن تھے۔"

"تب پھر اس سے کیا ہو گیا... فوج تو باہر موجود ہے۔"

"اہ! فوج باہر موجود ہے... تمہارے ہاتھ پر فوراً اندر آ  
جائے گی اور یہیں گرفتار کر لے گی... لیکن۔"

"لیکن کیا؟"

"اصل جانیا اس وقت ہمارے ٹک میں آرام کر رہا  
ہے۔ اور اس کی جگہ میری خیہ فورس کے ایک آدمی نے لے لی۔"  
"اوہو... یہ بات تو تم ابھی بتا پکے ہو۔ یہ ایسی کون سی  
فاس بات ہے۔"

"غام بات اس میں یہ ہے کہ تم فوج کو اندر نہیں بلا سکو  
گے۔ یہ فوج کو ہدایت لے گی کہ وہ واپس سرحد پر منتظر ہے۔  
یہاں ہر طرح خیرت ہے۔"

"یہ کیسے ہو گا۔"

"انشوں دوم میں اس وقت میرا ایک آدمی موجود ہے۔ یعنی  
جانیا کا ایک اور ساتھی... مطلب یہ کہ میری خیہ فورس کا ایک اور  
آدمی۔"

کیا کہ گے۔ یہ پورا دربار میرے ساتھیوں سے بھرا ہوا ہے اور  
فوج۔ ریاست کی فوج اس وقت تک اس پورے علاقے کو گیرے  
لے پچلی ہے۔"

الپکڑ جیشید ذرا بھی نہ چکے۔ ٹکڑے پر سکون انداز میں اس کا  
طرف دیکھتے رہے۔ اس بات سے لگ کر اور جیان ہوا۔

"الپکڑ جیشید۔ تم یہ بات سن کر جیان نہیں ہوتے۔ پر یہاں  
نہیں ہوئے۔"

"تی سی۔ میں جیان ہو کر اور پریشان ہو کر کیا کہوں گے۔  
جب کہ یہ بات مجھے پہلے یعنی معلوم ہے۔"

"چھا کمال ہے۔ لیکن اب تم کیا کو گے؟"  
پہلے آپ اپنا پروگرام کر لیں۔ جانیا پر دو آمویں کے ذریعے  
فاڑنگ کرا کے مزے نوٹ لیں۔" الپکڑ جیشید مترانتے

"میں۔ اب اس کی ضرورت نہیں۔"  
جب آپ کی مرضی۔۔۔ پھر اب ضرورت کس کی ہے؟"

"میں! اب میں فوج کو بھاتا ہوں۔ وہ خود جیسیں قابو کر لے  
گی۔"

"مجھے افسوس ہے۔ تم ایسا بھی نہیں کر سکو گے۔"  
"یا مطلب۔ میں کیا نہیں کر سکوں گا۔"  
"فوج کو نہیں بلا سکو گے۔"

"کیا کہا؟" سکنگ چلا اٹھا۔

"بسمی سید میں سی بات ہے۔ اگر ایک آدمی آپ کے ساتھیں  
میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ تو وہ کیوں نہیں کیے جائے؟"۔  
"اف! یہ میں کیا سن دیا ہوں؟"۔

"اب یہاں سے آپ کشتوں روم کو پیغام دیں گے۔ کشتوں  
روم میں بیٹھا میرا آدمی فوج کو پدایت دے گا۔۔۔ تب وہ اندر آجیں  
گے۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ کیوں دے گا یہ پدایت۔۔۔ جب کہ وہ میرا آئیں  
۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔" سکنگ چلا اٹھا۔۔۔ پہلی بار اس کی آنکھوں میں  
خوب محسوس ہوا۔

"بلکہ۔۔۔ وہ تو فوج کو پدایات دے بھی چکا ہے۔۔۔ اس نے انس  
پیغام دیا ہے کہ سکنگ نے ایک نعلہ نہیں کی بنیاد پر آپ لوگوں کو پیدا  
تھے۔۔۔ لیکن اب معاملہ قائم ہو گیا ہے۔۔۔ آپ لوگ واپس چلے یا نہیں؟"۔  
"تب پھر۔۔۔ فوج کو پہانے کی بھی کیا ضرورت تھی؟" فرزان سے  
اعتراف کیا۔

"کیا مطلب؟" انپلک جمشید اس کی طرف مڑے۔  
"اگر آپ کا آدمی پسلے سے کشتوں روم میں موجود ہے۔۔۔ تو ان  
نے فوج کو بیالیا ہی کیوں۔۔۔ سکنگ کی پدایت من کرو وہ کچھ بھی کرتا ہوں؟"۔ انپلک جمشید  
۔۔۔ اولاً ابھری۔۔۔

"کیا۔۔۔ نہیں۔" سکنگ دھاڑا۔  
"اے مگر۔۔۔ آپ کو اس سے کیا فرق پر گیا۔۔۔ فوج آ کر اگر  
اوہ میں تھی۔۔۔ ما سرے سے آئی ہی نہیں تو اس سے آپ کی سخت پر  
کاڑا پڑ جائے گا؟" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔  
"ہیں بالکل۔۔۔ اس طرح کوئی اثر نہیں پڑے گا۔"۔  
"اب۔۔۔ اب تم پر دو آدمیوں کے ذریعے فائزگ گرانا ہی ہو  
۔۔۔ سکنگ نے سربراہت ترہ آواز میں کہا۔  
"ایسا ضرور کر دے۔"

"ہارڈن تم اور جوزف۔۔۔ ایک ہی وقت میں اسے نشانہ ہنا  
۔۔۔ سکنگ فرمایا۔

"اور اگر یہ دونوں مل کر مجھے نشانہ ہنا سکے تو؟"

"تو یہ خود میری گولی کا نشانہ بن جائیں گے۔" سکنگ نے سرو  
انداز کیا۔

"تن۔۔۔ نہیں۔" ہارڈن نے پوچھا کر کہا۔

"اپکر جشید۔ تم بادوچہ بڑھ کر پاتیں بنارہے ہو۔  
ہندسے ہوئے ہو۔ رہ گیا۔ یہ تمara ساتھی جانیا۔ یہ آیا کام  
گا۔ اور یہ تمara پتے۔"

"یہ تابع تمیں معلوم ہو گا کہ ایک جانیا اور یہ پتے کیا کرنا  
گے۔ جانیا مسکرا لیا۔"

"اس پر فائز کرنے۔ یہ چند نئے لوگ یہاں کچھ نہیں بیٹائے۔ جانیا پر انہا دھنڈ دو آدمی فائز کر رہے تھے۔ اور وہ بھلی کی  
ان سے بُنے کے بعد کشوں روم میں پیٹھے ان کے ساتھی کا تینا پونچ رہا۔ اب کو کر رہا تھا۔ یہاں کہ۔ یہاں کہ۔ یہاں کہ۔  
گے۔ چلو باراں۔"

"تب پھر پسلے صرف بُجھے نشان بیٹایا جائے۔ مزاد ہے لا۔" "تن سیک۔ ہم شاید خواب دیکھ رہے ہیں۔" سُنگ کی آواز  
پول۔

"خود کیوں نہیں۔ ہمارے اصل دشمن تو تم ہی ہو۔" بلکہ "بل۔" یہ خواب ہے۔ اب اس خواب کی تعمیر شروع ہوتے  
غرایا اور ساتھ ہی اس نے اور اس کے ساتھی نے ایک ایک فائز کر رہا۔ "جانیا نے مسکرا کر کہا۔

دو گولیاں ایک ہی وقت میں جانیا کی طرف گلیں اور وہ ایجھے  
گیا۔ لیکن فوراً الحنا نظر آیا۔ وہی وہ پوری انداز میں تھا کہ بلکہ  
یا مطلب؟" سُنگ نے چونک کر کہا۔

"اب آپ طالب علموں کی قید میں جا رہے ہیں۔ وہ یہاں کے  
لاکن گے۔ اور اندر ان تینوں ریاستوں پر قبضہ کر لیں  
گے۔" اس وقت ان سب نے ایک حرث انجیز مختروک دیکھا۔

○☆○

ام نہستن سے تکل کر بیڑا نہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میری  
دکان آپ یہ خبر سنے بغیر نہ مرض۔"

"آواز تو جانیا کی تھی۔" ہو سکتا ہے کہ جانیا کی آواز میں کوئی اور بولا ہو۔" جانیا کی آواز سنائی دی۔... پھر وہ امتحان نظر آیا۔ "ارسے۔" یہ کیا۔ یہ فتح گیا۔ بھون ڈالو۔ اسے بھون ڈالو۔

"لیکن کیسے۔ سب کے پستول تو غالی ہو چکے ہیں۔" بارڈن نے جلا کر کہا۔

"اوہ۔ تو ہاتھوں ہیوں سے کام لو نا۔ تم ہارڈن ہو ہارڈن۔"

"ارے ہاں! میں تو بھول ہی گیا کہ میں ہارڈن ہوں۔ اور انہیں ہاتھوں سے بھی چٹپتی کی طرح چیز سکتا ہوں۔"

"چٹ۔۔۔ فی۔" پروفیسر رادو نے گھوٹے گھوٹے انہاز میں کہا۔ "لک۔۔۔ کیوں۔۔۔ آپ کو کیا ہوا؟"

"م۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے بھوک گئی ہے۔۔۔ چٹپتی کی بھوک۔"

"جی۔۔۔ چٹپتی وہ ہماری بنا رہے ہیں۔۔۔ اور انہل کو بھوک لگ کی ہے چٹپتی کی۔" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"بھتی بھوک لا کیا ہے۔۔۔ بھوک تو کسی بھی چیز کی لگ سکتی ہے۔۔۔ محمود مکرایا۔"

"حد ہو گئی۔۔۔ وہ دیکھیں۔۔۔ ہارڈن آ رہا ہے۔" فرزانہ چالی۔

"ارسے! یہ۔۔۔ یہ تو سب باتیں کرنے لگے۔۔۔ ہارڈن۔۔۔ یہ تم لے فائزگ کی تھی؟" لگ غایا۔

"پتا نہیں کیا اوت پلائگ باتیں کر رہے ہیں آپ۔" اتنے کم لوگ بھی نہیں ہیں کہ وہ سب مل کر آپ لوگوں پر قذف کریں اور آپ اتنے بہت سے لوگوں کی فائزگ سے بھی فتح بائیں۔ ایک یا دو آدمیوں کی چپے فائزگ سے فتح جانا تو کوئی ڈالنے نہیں۔ اگر ایک آدمی کی فائزگ سے ہارڈن فتح سکتا ہے۔ تم تو بہت مشور ہو۔۔۔ وہ یا تین آدمیوں کی فائزگ سے خود کو چکا ہو۔۔۔ لیکن جب اتنے بہت سے لوگ ایک فائزگ تم پر فائز کریں گے اس وقت کیا ہو گا۔" اس نے ہمراہ کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ بس اتنا ہو گا کہ ہم ہاں بال قائم گے۔"

"دوستو! میں اب ان کی باتیں نہیں من سکتا۔ ان سے میں اسی جگہ میرے سامنے بھون ڈالو۔" لگ نے اپاہام کیا۔ اس کے ساتھ ہی سخن میں زبردست فائزگ شروع ہو گی۔ اوہر اور گرتے چلے گئے۔۔۔ لوٹکتے چلے گئے۔۔۔ جب ان سے پستول غالی ہو گئے تو لگ کا بلند ققص سائی دیا۔۔۔ کوئی کہ اب "سکت پڑے نظر آ رہے تھے۔" "وہ مارا۔۔۔ آخر ہم نے ان تمام کرو دیا۔۔۔ بہت بڑھ چڑھ کر باتیں بنارہے تھے۔"

"وہ مارا نہیں۔۔۔ وہ مار کھالی۔" ایسے میں ایک آواز اگری۔ "لگ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ کون یو لا؟" لگ گرجا۔

"لگھ صرف میں نے نہیں... ان سب نے بھی۔" وہ بڑا

دکھلوں کے میدان میں تم ناکام ہو گئے۔ اب ہاتھوں اور  
جیوں سے ان کا دہ حال کرو جو گولوں سے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

"آپ فکر د کریں۔ یہ لوگ ہیں کتنے۔ ان کے لئے تمیں  
خدا کافی ہوں۔"

"بہت بڑی بھول میں ہو اب تک... کم از کم جمیں اتنی بڑی  
بھول میں نہیں رہتا چاہیے۔ میرا مطلب ہے، اتنا کچھ دیکھ کر بھی۔"  
وہ کتنا کچھ دیکھ کر بھی۔ ابھی تم لوگوں نے دکھایا ہی کیا ہے؟"  
ہارڈن نے مت بنایا۔

"ہائی... کیا کہا۔ ابھی تک ہم نے کچھ دکھایا ہی نہیں۔"  
"نہیں... بالکل نہیں۔"

"تو پھر آئیں اور دیکھ لو اپنی آنکھوں سے اپنی مرمت ہوتے۔  
تم سے صرف میں مقابلہ کروں گا۔" جانیا کی آواز سنائی دی۔

"اڑے ہم نے اب تک ایجاد کو تو کھووا ہی نہیں۔"  
وہ کوئی ضرورت نہیں۔ میں کھلا کھلایا ہوں۔ ہاں۔ جانیا کو  
کھوں دو۔"

"تیس۔ کیا فرمایا۔ جانیا کو کھوں دیں۔ جانیا تو پسلے ہی کلے  
ہوئے ہیں۔" فرزانہ نے چونک کر کما اور پھر بست زور سے اچھلی۔

"اڑے باپ رے۔" اس کے مدد سے لٹکا۔  
"اب کیا ہوا۔ کیا جمیں بھی چھٹی کی بھوک لگ گئی۔" فاروق  
ہل کیا۔

"نہ نہیں۔ یہ جانیا نہیں۔ ایجاد ہیں۔"  
"کیا!!! وہ ایک ساتھ چلائے۔

"یہ!!!! لگھ اور اس کے ساتھی بھی چلائے۔  
بہت دیر کی یہ بات جانے میں مدد ہو گئی۔" اسکٹر جشید  
نے تملا کر کا جو جانیا کے روپ میں تھے۔  
"اٹ مالک۔ تو اب تک آپ ہاں لک آزاد تھے۔ ذرا دیر کے  
لئے بھی گرفتار نہیں ہوئے۔"

"نہیں۔ جانیا جو میرے روپ میں ہے۔ میرے ہی اشارے پر  
گرفتار ہوا تھا۔ ورنہ یہ لوگ اسے بھی گرفتار نہیں کر سکتے تھے۔"  
"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ہارڈن۔" لگھ غرابا۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ جانیا آپ کے آدمیوں میں  
سے پسلے ہی اسکٹر جشید کا آدمی بن چکا تھا۔ اصل غداری اس کی  
ہے۔ یہ کام اس سے شروع ہوا تھا۔"

"خیبری۔ اب بھی تم ان کے مقابلے میں بہت زیادہ ہو۔ لہذا  
وہ پڑو ان سب پر۔ اور پیس ڈالو اٹھیں۔"  
اس وقت تک جانیا کی رسیاں بھی کالی جا بھک جمیں۔ اور پھر

دہال گھسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ مگر نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی تھی۔ وہیں جوں کا توں بیٹھا رہا تھا۔ اور بفور لڑائی دیکھنا تھا۔ لہجہ پر محمد اس کا رنگ اوتا جا رہا تھا۔ ایسے میں فرزاد کی گواہ نے ان سب کو چھٹا دیا۔

"اے..... وہ کمال گیا؟"

انہوں نے چونکہ کر کری کی طرف دیکھا۔ اور دیکھنے کے پس میں اپنی کے اور لاتیں دصول کرنا پڑ گئی۔ اور مگر کری پر سے غائب تھا۔

"لو بھنی۔ تم سارا لنگ تو بھکوڑا لٹلا۔ کس قدر بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا۔ اور تم لوگوں کو مصیبت میں پھرزو کر بجاگ کیا۔ افسوس۔" اپنکو جشید بلند آواز میں بولے۔

اس کے ساتھیوں نے جب کری غالی دیکھی تو حوصلہ بارگئے اور لگے اور اور بھاگنے۔ لیکن اب اپنکو جشید اور اس کے ساتھی اپنی موقع دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اور پھر درون پڑا کہ خدا کی پناہ۔ مگر کے ساتھی ذمیر ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی اپنے بیویوں پر کھڑا نہ رہ سکا۔ سب سے آخر میں ہارون گرا۔ اس کے سامنے ہارون پر کھڑا نہ رہ سکا۔ سب سے خوبیں ہارون۔

"افسوس! مگر نکل کیا۔ ارسے۔ مم۔ مگ۔ وہ لکھا کس طرف سے۔ جہاں دروازہ تو اب تک اندر سے بند ہے۔" فرزاد

پہنچ۔

"شاید اس کی کری کے تھے کوئی خفیہ راستا ہو گا۔" اپنکو جشید کر کے۔

زخمی دشمنوں کو پاندھنے کے بعد وہ اس کی کری کی طرف پڑھے۔ کری ہٹائی گئی۔ میز کے پیچے اپنی سیڑھیاں جاتی نظر آئیں۔ ان سیڑھیوں پر سے اتر کر وہ عمارت کے پچھلی طرف بجلک میں لکل آئے۔ یہاں مگر کا دور دور تک پہنچیں تھا۔

"ایسے کسی موقع کے لیے اس نے انتقام کر رکھا تھا۔" رکھوں۔ گاڑی کے نائروں کے نشانات۔ اب تعاقب کر کے اس تک پہنچا مشکل ہے۔ لہذا تم یہاں کا کشوول فی الحال خفیہ فورس کے والے کر کے واپس چلیں گے۔ اور اسی راستے سے واپس چلیں گے۔ جس راستے سے یہاں آئے تھے۔

"تھی۔ کیا مطلب۔ وہ راستا تو پھر شارون آباد کی طرف سے ہو کر جاتا ہے۔" فاروق چکا۔

"ہا۔ تم لوگوں کا تفریخ کا پورگرام وہ میان میں وہ گیا تھا۔ ان لئے ہم پہلے شارون آباد میں چند دن گزاریں گے۔ اس کے بعد اپنے شر چلیں گے۔ اس پورگرام کے پارے میں کیا خیال ہے۔" انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"اس سے اچھا پورگرام تو خیر ہو ہی نہیں سکتا۔" ٹھیں۔ آپ

"چلئے چھوڑو... اب تو ہماری بے چینی اور بہت گئی ہے۔"  
اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم وہاں جا کر کوئی تفریخ نہیں  
کر سکیں گے.... ہم تو کنگ کے پکڑ میں پڑ جائیں گے۔" فاروق نے من  
ہلا۔

"نہیں... یہ بات تخلط ہے۔ تفریخ کے دوران اسے پکڑیں  
گے۔"

"گویا آپ کو پسلے سے معلوم ہے کہ وہ دہاں کس روپ میں  
ہو گا۔ یا کس کے میک اپ میں ہو گا؟"

"اندازہ ضرور ہے۔ لیکن وہ تخلط بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم اس  
سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کنگ پھر بھی دیہن ملے گا۔"  
بہت خوب! تب تو مزا آجائے گا۔"

اور پھر دوسرے دن وہاں خفیہ فورس بیخ گئی۔ اس نے  
رباست کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس تبدیلی کا عوام کو بالکل  
ہٹ نہیں چلا۔ اس لئے کہ خفیہ فورس کے ایک آدمی کو کنگ کا روپ  
دے دیا تھا اس کی عادات اور سکنات کی شاید وہ پہلے ہی لائق کرنا رہا  
تھا۔

"لیکن یہ کیسے ہو گیا لیا جان۔ آخر ایک دم انہوں نے کس  
لئے کنگ کی اوکاری کیکے لی؟"  
بھی یہ پروگرام بہت پسلے سے جاری ہے۔ جیسا کہ جانیا کے

لئے کنگ کو اپنے ذہن سے اس قدر آسانی سے کس طرح کالا روا۔"  
"کمال نہیں دیا۔ اسے بت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔" بک  
ج تو یہ ہے کہ میں شارون آباد اسی کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔"  
"جی۔ کیا مطلب؟"

"ہاں! وہ ہوٹل آثار میں ملے گا۔"  
"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلا کے۔

ان کے چڑوں پر حیرت دوڑ گئی۔ یہ بات تو ان کے وہم و گمان  
میں بھی نہیں تھی۔

"کیا واقعی الہاجان۔ آپ مذاق کے موڑ میں تو نہیں ہیں۔"  
"نہیں بھی۔ کیا تم بھول گئے۔ ہماری پہلی ملاقات اس سے  
ہوٹل آثار میں ہوئی تھی۔"

"اوہ ہاں! لیکن وہ دہاں کیوں جانے لگا۔"  
"اس کا خیال ہے۔ بختا حظوظ وہ ہوٹل آثار میں ہے۔ ادا  
وہ اپنی ربیعت میں بھی نہیں ہوتا۔"

"آپ کو اس کا یہ خیال کیسے معلوم ہوا؟"  
"جانیا کے ذریعے۔" وہ مکرانے۔

"اوہ ہاں! جانیا کو تو ہم بھول ہی گئے۔ آپ نے یہ میدان  
در اصل جانیا کے ذریعے مارا ہے۔ محمود مکرانی۔  
"اس میں کوئی تک نہیں۔"

سلسلے میں ثابت ہے۔ اسی طرح ان صاحب کو کنگ کی کارروائیوں کی کمی و دلچسپی کیش انسوں نے پار پار دیکھیں ہیں۔ اس کے انداز میں بات کرنا۔ چنان۔ پھرنا۔ اختنا۔ بیختنا۔ کھانا۔ پینا۔ سب کچھ اس نے مٹتی کی ہے۔ لہذا تم فکر نہ کرو۔

"حیرت انگریز"۔ محمود کے منہ سے لگا۔

"تمہارا جواب نہیں جشید"۔ خان رحمان بولے۔

"بالکل قلل۔ اللہ تعالیٰ کا جواب نہیں۔ یہ تعریف اس کے لئے ہے۔ اسپریز جشید نے فوراً کہا۔

"ہوں۔ بالکل تھیک"۔

پھر ان کا سفر شارون آباد کی طرف شروع ہوا۔۔۔ رات کے دس بجے کے قریب وہ دہاں پہنچے۔۔۔ ہوٹل کی روفیں اس وقت دیکھنے کے قابل تھیں۔ کاؤنٹر پر انسیں صاف کہ دیا گیا کہ ہوٹل میں کوئی کمرہ غالی نہیں ہے۔

"آپ کو ہمیں دو کمرے دیا ڈیں گے۔ ورنہ یہ ہوٹل بند کرو دیں گے"۔ خان رحمان نے جمل کر کہا۔

"کیا کہا آپ نے۔ آپ ہوٹل بند کرو دیں گے۔ وہ کیسے؟"

"آپ اٹھا کر کے دیکھ لیں"۔

وہ تو میں پہنچے ہی کرچکا ہوں۔

"ہم سمجھے تھے۔ آپ زیادہ کرایہ دھول کرنے کے پھر میں ایسا

کہ رہے ہیں"۔ خان رحمان سکراتے

"جی نہیں۔۔۔ کمرے دا قی خیس ہیں"۔

"ہوٹل کے میخیر یا مالک والا کمرہ ہمیں دے دیں"۔ اسپریز جشید بولے

"کیا کہا؟" وہ حیران رہ گیا۔ شاید ایسا مطالبہ آج تک اس سے کسی بنتے نہیں کیا تھا۔

"جو کہا ہے۔ وہ تو آپ سن پچے ہیں۔۔۔ اب میں اس جھٹے کو گیل دہراؤں اور اپنا وقت کیوں ضائع کروں"۔ خان رحمان بولے۔

"اکل۔۔۔ آپ نے اتنا لبا جھٹے بول کر کون سا وقت کو آباد کیا ہے۔"

"آپ اپنے میخیر کو بلا جیس۔۔۔ وہ ہمارے کارڈ دیکھ کر ہمیں کہ رہی گے"۔

محمود نے سکراتے ہوئے گما۔

"نہیں دیں گے"۔

میخیر نے مل کر جواب دیا۔

"تجھے کر لیں"۔ اسپریز جشید بولے۔

سب لوگ اب سکراتے ہیں۔۔۔ اور ان کی سکراتھ میخیر کا گی جلا رہی تھی۔

"جی بہت بہتر"۔ اس نے جٹے کئے انداز میں کما اور ایک مٹن

وہ سب انتظار کرنے لگے۔ اور پھر چند ہی منٹ کے بعد  
دیبا پتلا سینھ رصوانی ان کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ ان پر نظر  
پڑتے ہی وہ بڑی طرح چونکا۔

○☆○

## قدوانی صاحب

"آئے جناب۔ یہ آپ ہیں۔"

"ہاں! یہ ہم ہیں۔"

"تنفے فرمائیے۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"دو کرے۔ یا کم از کم ایک بڑا کرنا۔"

"انہوں! ایک بھی کمرہ خالی نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

"چھوڑیں اس بات کو۔ آپ اپنا کمرہ ہمیں دے دیں۔" اسکر

بٹھ دیا۔

"لیا فرمایا۔ آپ نے۔" اس نے آنکھیں لکائیں۔

"یہ کہ آپ اپنا کمرہ ہمیں دے دیں۔"

"یہ نہیں ہو سکتا۔"

"تو پھر ہوٹل کے مالک کا کمرہ ہمیں دے دیں۔"

"لیا کہ رہے ہیں جناب۔ وہ تو مجھے کہڑے گھاث توکری سے

کال دیں گے۔"

"لیا ہم ہے نام کا؟" وہ فوراً بولے۔

"عن..... نام..... وہ ہکلایا۔  
"بان نام۔"

یہ کہ کراس نے فون کا رسور اٹھایا۔ ایک نمبر ڈائل کیا اور

"ان کا نام ہے... شیر علی خان"۔ اس نے کہا۔

"یہ میں ان سے ملا نہیں..... تم ان سے کہہ خود لے لیں گے۔ موجود ہیں اور ایک پڑے کمرے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جب اگر آپ اپنا کرہ نہیں دینا چاہئے۔"

"وہ بھی نہیں دیں گے۔"

"تھی! جی ہا۔ وہ سب"۔ اس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے... آپ بھی کہہ دینے کی تیش تھا۔ پھر وہ دوسرا طرف کی یات متراہا۔ آخر رسمیور رکھ کر اس کریں گے اور وہ بھی۔ لیکن اس وقت ہم نہیں لیں گے۔ اب وہ کہا۔

"جذاب! ان کا کہنا ہے کہ کوئی کہہ جب خالی ہے ہی نہیں تو ہم

"اپنا کام کریں.... آپ ہوٹل میں زبردستی کرہ نہیں لے سکتے۔" اس نے دیں آپ کو۔"

"زبردستی نہیں.... ہوٹل میں کمرے خالی ہیں۔ لیکن یہاں اور اگر ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ قابض خالی کہہ ہے۔"

کمرے اپنی دیے جاتے ہیں۔ جو منہ مالکہ کرایہ دیں۔ لیکن اس کو ایسا کرنے کی اجازت کیوں دیں گے۔"

"اس لیے کہ اگر کمرے خالی ہیں اور مسافروں کو نہیں دیے جا شدہ کرائے سے کتنی گناہ زیادہ"۔

"یہ یات درست نہیں"۔ اس نے جمل کر کہا۔

"اس لیے کہ رہا ہوں۔ کہ آپ مردانی فرمائ کر ہوٹل کے، اس کو غل کرتے ہیں۔ زائد پیسے لیتے کے لیے کمرے نہیں دیتے۔ کو یا لیں۔"

"وہ بھجو پر گزریں گے کہ جلووجہ کیوں بیا ہے"۔

"نہیں گزریں گے۔ میں خود ان سے یات کیوں گا"۔

"اچھی یات ہے۔ میں اپنی اطلاع درجن ہوں"۔ اس نے

"میں ایک پار پھر قوانی صاحب سے یات کرتا ہوں"۔

پریشان ہو کر کہا۔

"تو آپ کے ہوٹل کے مالک کا نام تقدیمی ہے۔"

"پاؤ ہے۔ کیا نام ہوتا بھی جرم ہے۔"

"ان سے سچھی سے اپنا شاخی کارڈ بھی لے آئیں۔"

"جی بخرا! اس نے مت بھایا اور ایک بار پھر تبریز اُنکی کیا۔"

وہ مالک کو صورت حال بتاتا ہوا۔ آخر میں اس سفر کے۔

"ان کا کہتا ہے کہ آپ آتے ہوئے اپنا شاخی کارڈ بھی لے آئیں۔"

اور پھر اس نے گمراہ کر رکھ دیا۔

"بچھے جاتا! آپ کی بات سن کر تو وہ آٹک گولا ہو گئے چیز اے۔"

"آندھی اور طوفان کی طرح آ رہے ہیں۔"

"اوہ ہو اچھا۔ تب تو ہمیں اپنے پھاڑ کا انتظام کر لیتا چاہیے۔"

ہوٹل کے مالک سے بات کریں گے۔ جو آندھی اور طوفان کی

"ضور کر لیں۔ روکا کس نے ہے۔"

اس نے پس کر کیا۔ اسے آرہا ہے۔ خان رحمان طیب انداز میں پولے۔

وہ برسے برسے مت بھانے لگے۔ اور ہوٹل کے مالک کا انتظار

کرتے لگے۔ میں پانچ مت گزر گئے۔ تقدیمی نام کا کوئی آدمی دیا۔ آنے نظر آیا۔ اس شخص کو وہ پہلی بار دیکھ رہے تھے۔

"ایسا یہی تقدیمی ہیں؟"

"یہ کیا جاتا۔ آخر آندھی اور طوفان کی رفتار سے ہل کر کہا۔"

کب میاں پہنچیں گے۔

"ہو سکتا ہے۔ کپڑے تبدیل کرنے لگے ہوں۔"

"یا کوئی غیر قانونی چیز اوہ سارے گھر کرنے لگے ہوں۔"

"غیر قانونی چیز۔ یہ آپ نے ایک اور الٹام نگارا۔"

"اُرے تو کیا اس ہوٹل میں غیر قانونی چیز کا کاروبار نہیں ہوتا۔"

میں نے آنکھیں نکالیں۔

"جی بخرا! اس نے مت بھایا اور ایک بار پھر تبریز اُنکی کیا۔"

"اچھا بار بار نہیں نہیں نہیں نہ کہیں۔" فاروق۔ نہ مت بھایا۔

"اور آپ نے کیا کہا ہے۔" وہ جل جل۔

"آپ کی نہیں نہیں نہیں کا جواب دیا۔"

"میں شاید پاگل ہو جاؤ گا۔" اس نے بال نوج لیے۔

"ہو جائیں۔ ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔"

"فاروق۔ اس نے چارے کو تھک نہ کر دی۔" یہ صرف سینگھ

"اوہ ہو اچھا۔ تب تو ہمیں اپنے پھاڑ کا انتظام کر لیتا چاہیے۔"

ہوٹل کے مالک سے بات کریں گے۔ جو آندھی اور طوفان کی

"ضور کر لیں۔ روکا کس نے ہے۔"

اس نے پس کر کیا۔ اسے آرہا ہے۔ خان رحمان طیب انداز میں پولے۔

وہ برسے برسے مت بھانے لگے۔ اور ہوٹل کے مالک کا انتظار

کرتے لگے۔ میں پانچ مت گزر گئے۔ تقدیمی نام کا کوئی آدمی دیا۔ آنے نظر آیا۔ اس شخص کو وہ پہلی بار دیکھ رہے تھے۔

"ایسا یہی تقدیمی ہیں؟"

"یہ کیا جاتا۔ آخر آندھی اور طوفان کی رفتار سے ہل کر کہا۔"

کب میاں پہنچیں گے۔

اتھے میں وہ بالکل نزدیک آگیا۔ اور پہنچا کر بیلا۔

"آپ اسکلر جیڈ ہیں؟"

"تی ہاں۔ بالکل ہوں۔"

"ہمیں ملک کرنے کا آپ کس طرح حق رکھتے ہیں۔"

"کیوں دکھاؤں۔ وجہ؟"

"میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس ہوٹل کا ملاک۔ ہمارے ملک کا

"ہمارا مطالبہ ایک بڑے یا دو چھوٹے کروں کا ہے۔ تباہی ہی ہے یا نہیں۔"

لوگوں کا کہتا ہے کہ کوئی کمرہ خالی نہیں ہے۔ لیکن بات ہے نہ۔ "آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔"

"بالکل۔۔۔ لیکن بات ہے۔۔۔ وہ بولتا۔۔۔ میں اس وقت بھاری قدموں کی آواز ابھری۔"

"اب میرا کہتا یہ ہے کہ اگر اس ہوٹل میں کچھ کرنے والا۔۔۔ کہا۔۔۔ ایس پی صاحب۔۔۔ خوب منقصے پر آئے۔۔۔ مرا آگیا۔۔۔

خالی پڑے ہیں۔۔۔ تو ان میں سے ہمیں مانا چاہیے۔۔۔ یہ ہمارا علاوہ چمک کر کما۔۔۔

دہ دہ دہ ازے کی طرف ہڑے۔۔۔ انہوں نے ایک ایس پی کو چھڑا کر کھینچا۔۔۔

"تباہا جا چکا ہے کہ کوئی کمرہ خالی نہیں ہے۔۔۔ اب پولیس آفسرز کے ساتھ آتے دیکھا۔۔۔

"اس صورت میں ہم اپنا اطمینان کریں گے۔۔۔ وہ زندگی کیا معاملہ ہے۔۔۔ قدوامی صاحب۔۔۔ اب آج یہاں کیے نظر اڑائیں۔۔۔

"ہمیں۔۔۔ آپ تو اپنے کمرے سے مشکل ہی سمجھی تھے آتے ہیں۔۔۔

"آپ کون ہوتے ہیں۔۔۔ چیک کرنے والے۔۔۔

"اپنے جیشید۔۔۔ وہ بولے۔۔۔

"تی بس۔۔۔ کیا بتاؤں۔۔۔ یہ کچھ سر پر پرے لوگ۔۔۔ میرے بیچھے پڑے ہوں گے۔۔۔ یہ کوئی سرکاری ہوٹل نہیں ہے۔۔۔ ہمارے لیے۔۔۔ اس نے ان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ہوٹل ہے۔۔۔ ہماری مرمتی۔۔۔ ہم کمرے کرانے پڑتے ہیں یا نہیں۔۔۔ "سر پر پرے لوگ۔۔۔ تو ان کے سر پر پر دیتے ہیں۔۔۔ یہ کہ کر

"بالکل غلط۔۔۔ اس میں آپ کی مرمتی نہیں چل سکتی۔۔۔ تو اپنا ان کی طرف مڑا اور پھر زور سے اچھلا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں

موبہر ہے۔۔۔ لہذا آپ کو کمرہ دتا ہو گا۔۔۔ یا پھر حلاشی دتا ہوں۔۔۔ دلدار کی۔۔۔

دو قوں میں سے جو پسند کریں۔۔۔ اور ہاں اپنا شاختی کاروڑ دکھائیں۔۔۔ "اوہ ہو۔۔۔ یہ تو آپ لوگ ہیں۔۔۔ یعنی اسکلر جیشید، محمود، فائدہ

کنہات بھی دکھانا ہوں گے اور ہوٹل کی ٹلاٹی بھی دینا ہو گی۔"

"لیکن یہ اتنی بستی ہی ہاتھ کس لے۔ میں آپ کو ان سے

کمردہ ولوا تو رہا ہوں.... یہ اپنا کمرہ آپ کو دے دیں گے۔"

"اس سے پہلے شناختی کارڈ اور ہوٹل کی ٹلاٹی۔"

"جیتھے ہے.... اچھا اس بات کو آپ یوں لے لیں کہ یہ قدومنی

صاحب میرے بست اچھے دوست ہیں۔ اب تو آپ درگزد کریں۔"

"آپ تو جانتے ہیں.... قانونی معاملات میں ہم کسی کی کوئی

رعایت نہیں کرتے۔"

"ہاں بالکل۔ لیکن یہ میرے دوست ہیں۔ بست قریب

دوست۔"

"اگر یہ کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے تو ٹلاٹی دینے میں اور

کارڈ دکھانے میں کیا اعتراض ہے۔ یہ بھی تو فرمائیں۔"

"کیوں قدومنی صاحب۔ آپ کو کیا اعتراض ہے؟"

"میری کس قدر ہے عزتی ہو گی۔ طرح طرح کی لوگ ہاتھ

کریں گے۔ اور ہوٹل کی ساکھ خراب ہو گی۔ کس قدر کاروباری

قصان ہو گا۔"

"لیکن آپ کے پاس تو غالی کمرے اسی نہیں ہوتے۔ ساکھ کیسے

خراب ہو جائے گی۔" فاروق نے طنز انداز میں کہا۔

"حد ہو گئی۔ آپ تو بڑھتے با رہے ہیں۔ بڑھتے جا رہے

اور فروختہ صاحبان۔"

"تھی نہیں۔ ہمارے ساتھ پروفیسر وادو اور خان رحمان بھی

موجود ہیں۔"

"آبا۔ آپ کی آمد ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔ میر

قدومنی آپ نہیں جانتے۔ یہ تو بت شرت یافتہ لوگ ہیں۔"

"میں اپنیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن یہ لوگ زندگی کر

رہے ہیں۔"

"اے اے۔ کیسی ہاتھ کرتے ہیں قدومنی صاحب۔"

لوگ تو ہرگز کسی کے ساتھ تبردستی نہیں کر جائے۔"

"تھ پھر آپ ہاتھیں۔ جب یہاں کوئی کمرہ غالی نہیں ہے۔

اپنیں کس طرح دے دوں۔"

"اوہ بس۔ اتنی ہی بات۔ آپ میرے گھر چلے۔ ہوٹل سے

بڑھ کر آپ کو آرام ملے گا۔ ایسی پی نے کہا۔

"تھی نہیں۔ ہم ہوٹل میں نہ رہنا پسند کریں گے۔"

"قدومنی صاحب! آپ ان کے لئے اپنا کمرہ غالی کر دیں۔"

"م۔۔۔ میں۔۔۔ یعنی کہ اپنا کمرہ۔" اس نے ہکا کر کہا۔

"بیس بیس! یہ ہمارے اتنے بڑے اور مشور آفیسریں۔ کیا تھے

ان کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتے۔" ایسی پی صاحب بولے۔

"نہیں سمجھ۔ اپنیں کوئی کمرہ ہی دینا پڑے۔ گا اور اپنیں اپ

ہیں۔ قدومنی نے کہا۔

"پلو بھی۔ میں ان کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔۔۔ تم اس کمرے کی  
ٹالی۔۔۔ میرا خیال ہے۔ صرف اس کمرے کی تلاشی لیتے کی  
بڑت پیش آئے گی۔۔۔"

"آخر آپ کیا تلاش کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ منشیات؟" قدومنی نے  
کارکمل۔

"نیز۔۔۔ اگر ہمیں خاموشی سے یہاں کرو یا کمرے میں جاتے۔۔۔  
تم بہت اطمینان اور سکون سے اس ہوٹل کا جائز لیتے۔۔۔ اس  
بے اور چند اور کمروں کی تلاشی لیتے اور اس کے بعد حرکت میں  
نہیں۔۔۔ آپ کی صد کی وجہ سے ہمیں اب یہ کام ابھی اور اسی  
نہ کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔"

"اچھا خوب۔۔۔ لیکن آپ یہ تو تماں میں۔۔۔ آپ کو کس چیز کی تلاش  
کرنے پڑ رہا ہے۔۔۔"

"ابھی نہیں۔۔۔ پہلے تلاشی لیں گے۔۔۔"

"تب پھر کیا خوب۔۔۔ آپ ہو چیز یہاں سے برآمد کرنا چاہتے ہیں۔۔۔  
انہیں جیوں میں خود ہی رکھ کر لائے ہوں گے۔۔۔ قدومنی نے فوراً کہا۔  
ہاں! یہ ابھی بات کی۔۔۔ پہلے آپ ہماری تلاشی لے لیں۔۔۔"  
الیس پی سادبہ۔۔۔ آپ زرا ان کی تلاشی لیں۔۔۔"

"م۔۔۔ میں۔۔۔ وہ ہٹلاتے۔۔۔"

"لے لیجئے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اسکے بعد جیشید مکرائے۔۔۔"

"ہم تلاشی لیں گے اور کافی دیکھیں گے۔۔۔"

"معیک ہے۔۔۔ آپ تلاشی لے لیں۔۔۔ لیکن اتنے بڑے ہوئے  
کی تلاشی آپ چند آدمی کس طرح لیں گے۔۔۔ اس میں تو بت دت  
لگ جائے گا۔۔۔"

"کوئی پردا نہیں۔۔۔ بلکہ وقت بہت کم لگے گا۔۔۔ ہم سے  
پہلے آپ کے کمرے کی تلاشی لیں گے۔۔۔ اور شاید وہیں ہماری تلاشی  
ختم ہو جائے۔۔۔"

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ یوں لے۔۔۔  
"ہمارا خیال ہے۔۔۔ بس ان کے کمرے کی تلاشی لے کر ہمارا کام  
چل جائے گا۔۔۔"

"قدومنی سا۔۔۔ آپ کرو دکھا دیں۔۔۔ اس میں آخر کیا حرج  
ہے۔۔۔ اس پر نہ کہا۔۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔۔ آپ کہتے ہیں تو دکھارتا ہوں۔۔۔"  
اور پھر وہ انہیں اپنے لے چلا۔۔۔ الیس پی اور اس کے ساتھی بھی  
ساتھ تھے۔۔۔ اسکل جیشید نے ان کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں  
کیا۔۔۔ تیسری منزل کے ایک کمرے کے دروازے پر قدومنی رکا اور چالی  
سے تالا کھوں ڈالا۔۔۔ پھر پہلے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ اس کے بعد یاتی  
لوگ۔۔۔ یہاں بہت سی کریں اس موجود تھیں۔۔۔ وہ ان پر بیند گئے۔

اور ایں پی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ان سب کی جو  
”پتا نہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یا آپ کیا کتنا چاہتے  
لے ڈالی۔

”نہیں۔ ان کے پاس کچھ نہیں۔ جیسوں میں پتول نہیں۔  
”قدواني نے الجھن کے عالم میں کہا۔  
”بہت جلد پتا چال جائے گا۔“ وہ پوٹے  
ہیں۔ اور وہ ان کا قانونی حق ہے۔“

”مجھے تو یہاں سے ایسا کوئی شخص ملتا نظر نہیں آتا۔ کیا آپ یہ  
اُنچھی بات ہے۔ تو پھر اب یہ میرے کرے کی طلاشی بگایا۔ لیکن ہیں کہ اس کرے میں وہ آدمی کہیں چھپا ہوا ہے۔“ ایں پی  
لیں۔ جو مل سکتا ہے۔ جلاش کر لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔“

”شوروع ہو جاؤ۔ بھی۔“

”میں کیا سمجھتا ہوں اور کیا نہیں سمجھتا۔ یہ میں ابھی نہیں بتا  
محمود، فاروق اور فرزانہ کرے کی طلاشی پر جھٹ کے۔ اسے۔“ انہوں نے منہ بنتا  
جسید، خان رحمان اور پروفیسر داؤد دیں پیشے رہ گئے۔

”خیر خوبی۔ پسلے آپ اپنا کام کر لیں۔“

”بہتر تھا۔ آپ بتا دیتے۔ آپ کو ان پر کیا لگ کے ہے؟“  
”تم نے اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ ایجاداں۔ یہاں = خاتے کا راستا  
بنت میجب و غریب لگ کے ہے۔ ہمیں ان پر۔ انہوں نے ایک  
لگ بے۔“

بہت اہم مجرم کو اپنے ہوش میں پناہ دے رکھی ہے۔“

○☆○

”لگ۔ کیا مطلب۔ آپ کا اشارہ کس طرف ہے؟“

”پسلے، تم اسے جلاش کریں گے۔ پھر کچھ بناش گے۔“

”اس وقت ہتھی کی کیا ضرورت رہ جائے گی۔ جسید۔“  
وقت تو وہ شخص سامنے ہو گا۔ خان رحمان نے جریان ہو کر کہا۔

”نہیں خان رحمان۔ سامنے ہوتے ہوئے بھی۔ وہ پہچانا نہ  
جائے گا۔ مجھے ہی پہچانا ہو گا کہ ہمارے سامنے جو شخص موجود ہے۔  
وہ اصل وہ کون ہے؟“

"لیکن یہاں راستا ہمیں نظر نہیں آ رہا۔"  
"وہ آپ کی نظروں کا قصور ہے... ان کا نہیں۔" اسکلر جشید

گھٹے

"تب ہمیں دکھلایا جائے۔"

"ہاں! یہ نجیک ہے... دیے ذرا آپ قدومنی صاحب کے چہرے

کھڑے نظر والے ہیں۔ تھے غالباً کا نام سن کر ان کے چہرے پر زارے  
کے آثار نظر آ رہے ہیں یا نہیں۔"

"لیں لیں ہے وہ راستا... ہمیں تو یہاں کوئی راستا ہی نہ  
صرف یہ کہ زارے کے آثار تھے۔ بلکہ وہ پورا پیٹھے میں ڈوبنا نظر آ رہا  
ہے۔"

"آپ... آپ کو کیا ہوا؟"

"بلکہ... کچھ نہیں۔" اس کے منزے نکلا۔  
"یہ دیکھنے اکل... اس آتش دان کی راہکو ہٹانے سے راستا  
بالکل ساف نظر آ رہا ہے۔ لیکن یہ دوسروں کو نظر نہیں آتا تھا۔"

"کیا مطلب؟" لیں لیں نے چوک کر کمل۔  
"مطلب یہ کہ صرف راہکو ہٹانے سے یہ راستا نظر نہیں آتا۔

بلکہ ایک سوچ دلانے کے بعد نظر آتے لگتا ہے... ہاں اس صورت میں  
لیکن راہکو ہٹائی جائے گی۔"

"اوہ... اور وہ سوچ کماں ہے؟"

## حملے کا آغاز

وہ سب ان کی طرف مڑے۔ تینوں ایک دیوار کے ساتھ  
کھڑے نظر آئے۔ اور ان کے دوسری طرف روشن داں تھا۔

"لیکن... کماں ہے وہ راستا... ہمیں تو یہاں کوئی راستا ہی نہ  
ہے۔"

"وہ نزدیک آ کر دیکھ لیں۔" قارون مکرایا۔

وہ انہوں کر ان کے پاس ٹھٹھے گئے۔ لیکن اب بھی تھے غالباً  
راستا نہیں نظر نہ آیا۔

"کیوں مذاق کر رہے ہیں.... اسکلر جشید... کیا آپ کے پیچے  
یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ عمر والوں کا مذاق اڑا کیں۔"

"نہیں پہنچتا۔" وہ فوراً بولے۔

"پھر یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟" لیں لیں صاحب بولے  
"میرے خیال میں انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے صرف

اتا کہا ہے کہ یہاں = غالباً کا راستا موجود ہے۔ اور بس۔ اس میں  
مذاق اڑانے والی کیا بات ہو گئی۔"

"اس دیوار پر لیکن وہ دیکھنے سے نظر نہیں آئے گا۔" مل  
جب ہم دکھائیں گے تو نظر آئے گا۔ یہ دیکھئے۔ اس سنید رنگ کی  
دیوار پر یہاں سیاہ نقطہ ساموجوہ ہے تا۔ محمود نے انگلی سے اشارہ کیا۔  
"ہاں موجود ہے۔ تو پھر۔"

"بس۔ یہی سوچ ہے۔ یہ دیوار سے ابھرنا ہوا نہیں ہے۔  
دیکھنے میں یوں لگتا ہے۔ میں نظری سے یہاں پر سیاہ نقطہ لگ گیا۔  
یہیں یہ سوچ ہے۔ کیونکہ جب ہم نے اسے دیالا تو راکھ میں مل مل  
ہی ہوئی اور ہم جراں رہ گئے۔ آپ کو راکھ کی مل مل دکھائیں اکل  
ایں نہیں۔" محمود نے جلدی جلدی کہا۔

"ہاں ضرور۔" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔  
محمود نے سوچ دیا دیا۔ راکھ میں چند سینٹ کے لمبے مل مل  
ہوئی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"اب دیکھئے۔ راکھ کو ہٹانے سے کوئی راستا نظر نہیں آئے  
گا۔" یہ کہ کہ اس نے باقاعدے سے راکھ ہٹا دی۔ یہاں کوئی راستا نہیں  
تھا۔ اب اس نے بھر سوچ دیالا۔ راکھ پھر مل مل۔ اب اس نے  
راکھ کو ہٹایا تو دروازہ صاف نظر آئے گا۔

"دکھائیا، اس کو اخدا دیں؟"

"ضرور۔ کیوں نہیں۔" یہ کہ کہ اسکلپٹ جمشید نے پستول باقاعدے  
میں لے لیا۔ اور یاتی لوگوں کو چھپے آئے کا اشارہ کیا۔ ایں نہیں کے

انت تو فوراً دیواروں سے جا گئے۔ قدومنی البتہ بت ہوا وہیں کھڑا رہا۔  
"آجایے آگے۔ کوئی خطرہ نہیں ہے۔"  
دکھائیا مطلب۔ دروازہ کھولنے سے پہلے آپ نے یہ بات کیے  
کہوئی۔ "ایک آفسر نے کہا۔

"ایسے کہ اگر پہنچے سے کوئی گولی آئے کا خطرہ ہوتا۔ تو قدومنی  
ماہب پہلے یہاں سے پہنچے۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔  
قدومنی نے ایک قبر آکوڈ نظر ان پر ڈالی۔ پھر بولا۔  
"میرے۔ میری طبیعت خخت خراب لگتی ہے۔ ول میخا جا رہا  
ہے۔ کہیں ول کا درود ت پڑنے والا ہو۔ یہ درود بھجو پر پہلے بھی پڑھتا  
ہے۔ لذا مجھے بیٹھ جانے کی اجازت دیں۔"

"ہاں ضرور۔ کیوں نہیں۔ آپ کری پر بیٹھ جائیں۔  
کہوئے تم ان کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔" وہ بولے۔  
"اس کی کیا ضرورت ہے؟" اس نے بھٹکا کہا۔  
"آپ بیمار ہیں تا۔ آپ کی خبر گیری کے لئے کوئی اور بھی تو  
نہ تھا ہے۔"

"میں کسی بھرے کو بیلا لیتا ہوں۔ مجھے آپ لوگوں کی خبر گیری  
کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے جھٹائے ہوئے انداز میں کہا۔  
"آپ کو نہیں ہے۔" بھیں تو ضرورت ہے تا۔" محمود بولا اور  
اس کے سر پر جا کھڑا ہوا ہے۔ اس نے پستول بھی نکال لیا۔

"یہ... ایں پی صاحب... دیکھئے۔ انہی میں مجرم ثابت نہیں  
ہوا... اور مجھ پر پستول آن رہے ہیں۔"

"ند بھی۔ اس کی ضورت نہیں۔ ایں پی پولے۔"

"اس کی ضورت ہے جتاب... کیا آپ نے تھہ خانہ انہی  
آنکھوں سے نہیں دیکھ لیا؟"

"تھہ خانہ ہونا کسی کے مجرم ہونے کی دلیل نہیں۔ جب تک  
کہ تھہ خانے میں کوئی غیر قانونی چیز نہ ہو۔"

"اوہ... ہا! یہ ہے... مجھے میں نے پستول جیب میں رکھ لیا۔  
یہ کہ کر محمود نے ہاتھ جیب میں ڈال لیا، لیکن اس نے ہاتھ باہر  
ٹکلا۔"

"ایں پی صاحب۔ ان سے کہیں۔ یہ ہاتھ جیب سے ٹال  
لیں۔" قدومنی نے ہیل کر کا۔

"کیوں جتاب! کیا میں اپنا ہاتھ جیب میں نہیں رکھ سکتا۔ کیا  
قانون کے خلاف ہے؟" محمود نے طنزہ انداز میں کہا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں۔ آپ ہاتھ جیب میں رکھ سکتے ہیں۔"

"ایں پی صاحب.... آج آپ میرا ساتھ دینے کی بجائے ان  
لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ ہاتھ یاد رکھئے گا۔ کیا آپ مجھے  
نہیں جانتے۔"

"نہ... جانتا ہوں۔"

"تب پھر اس وقت پوری طرح میرا ساتھ دیں۔"

"میں آپ کا ساتھ پوری طرح دینے کے لئے کیا کروں۔ پہلے  
بیٹا کیس۔" اس نے ابھن کے عالم میں کہا۔

"آپ ایس پی ہیں... یہ انکل ہیں... یہ اس وقت ہیں بھی  
آپ کے علاقے میں... آخر آپ کے علاقے میں ان کا کیا کام۔ یہاں  
ہر طرح کی تحقیق، پوچھ گئے آپ کے ذمے ہے... یا ان کے ذمے۔"  
"میرے ذمے۔"

"تو پھر انہیں یہاں سے چلتا کر دیں۔ اور آپ خود تھے خانے  
کی ٹالشی لیں۔"

"اس صورت میں بھی یہ میرے ساتھ رہ سکتے ہیں۔" اس نے  
ہواب دیا۔

"کیا مطلب؟" وہ چونکا۔

"فرض کیا۔ یہ میرے شر میں آکر مجھ سے درخواست کریں کہ  
میرے شر میں ان کا ایک مجرم چھپا ہوا ہے۔ میں اس کی ٹالش میں  
ان کی مدد کروں تو قاتلوں کی رو سے بھے ان کی مدد کرنا ہو گی۔" ایں  
پہلے بولے۔

"یعنی... انہوں نے آپ سے ایسی کوئی درخواست نہیں کی۔  
آپ کو تو میں نے بلایا تھا۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس نے فوراً کہا۔

اُس کے ساتھی منشیات کو دیکھنے میں مصروف تھے۔۔۔ لہذا انہوں نے فوراً قاکل کو چھپا لیا۔

”آئیے جاتا ہے۔۔۔ پہلیں اور پر“۔۔۔ وہ بولے۔۔۔

”کیا مطلب۔۔۔ کیا آپ کو کوئی تجزیل گئی؟“ ایس پی نے چونکہ کر کے۔۔۔

”میں سمجھ لیں۔۔۔ مل ہی گئی۔۔۔“

”اور وہ کیا ہے؟“ اس نے فوراً کہا۔۔۔

”اوہ چال کر جائیں گے۔۔۔“

”اوہ آئے۔۔۔ محمود بالکل چوکس کھرا تھا۔۔۔ جب کہ قدومنی / جنکائے بیٹھا تھا۔۔۔“

”کیا رہا ایجاد؟“

”کامیابی۔۔۔ اللہ کی میرانی سے۔۔۔“ وہ بولے۔۔۔

”اوہ۔۔۔ مرا آگیا۔۔۔ مجھے۔۔۔ قدومنی صاحب۔۔۔ اب اپنا کپا پہننا شکر کے لیے تیار ہو چاہئے۔۔۔“ محمود نے شوخ آواز میں کہا۔۔۔

”مسٹر قدومنی۔۔۔ آپ تو کہتے تھے۔۔۔ آپ منشیات کا کامروار نہیں کرتے۔۔۔“ ایس پی نے ناخوچکوار بیجے میں کہا۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

”اب تو ہم آپ کو گرفتار کر سکتے ہیں نا۔۔۔“ ایس پی بولے۔۔۔

اس نے اب بھی جواب میں پکھا نہ کہا۔۔۔

”جب میں آپ سے ہمیں کہوں گا۔۔۔“

”دیکھئے۔۔۔ ہم بت پڑائے دوست ہیں۔۔۔ آپ مجھے دھکیاں آئے دیں۔۔۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کو بچاؤں۔۔۔“

”اگر ان کا جرم ثابت ہو گیا جاتا ہے۔۔۔ تو آپ انہیں ہرگز نہیں بچا سکیں گے۔۔۔“ محمود نے فوراً کہا۔۔۔

”چھٹے پھر۔۔۔ پہلے تو جرم ثابت کریں۔۔۔“ ایس پی نے مت بھایا۔۔۔ اور پھر وہ تھہ غائب میں اتر گئے۔۔۔ تھہ غائب میں غیر متعلق منشیات کے ابیار لگے تھے۔۔۔ یہ ابیار دیکھ کر ایس پی اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں پھٹکنی کی پھٹکنی رہ گئیں۔۔۔ لیکن ان میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔۔۔ بلکہ منشیات دیکھ کر ان کی پریشانی بڑھ گئی۔۔۔ وہ جلدی بلدی تھہ غائب کی تلاشی لینے لگے۔۔۔

”اب آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اتنا کچھ تو مل گیا۔۔۔“

”جیسیں ایک اور چیز کی تلاش ہے۔۔۔ انپرہم جمیشہ بڑوڑا تھے۔۔۔“

”اوہ وہ کیا؟“

”پہنچ مٹھ انتظار فرمائیں۔۔۔“

ان کے ہاتھ تجزی سے حرکت کرنے لگے۔۔۔ آخر ایک خفیہ الماری تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔ انہوں نے جو الماری کو کھووا تو اس میں ایک فاکل موجود تھی۔۔۔

فاکل پر نظر ڈالتے ہی وہ خوش ہے۔۔۔ گئے۔۔۔ اس وقت ایس پی اور

”ایں لی صاحب.... آپ یہاں اخباری روپورٹر کو اور ایک ”مجھنیٹوں کو بنا لیں۔ یہ فحش عدالت میں جا کر انکار کروے گا۔“  
”اس قدر منشیات برآمد ہونے کے بعد بھی.... اور اس قدر  
اسلحہ یہاں موجود ہونے کے باوجود بھی؟“  
”ہاں! آپ نہیں جانتے۔“

”اچھی بات ہے۔“ اس نے کہا اور فون کرنے لگا۔  
جلد ہی وہاں اخباری روپورٹ اور مجھنیٹ ملچ گئے۔ ایں جب  
مشیات اور اسلحہ کی اس قدر بڑی مقدار کے پارے میں تباہ کیا تو ایں  
لیکن نہ آیا۔ لیکن جب اسیں تم خانے میں لے جالیا گیا تو ان کی  
اٹکھیں پھٹ پڑیں۔ اور دھڑادھڑ تصاویری جانے لگیں۔

”اب ہمیں اجازت دیں۔ ایں دارالحکومت لے جائیں جائے  
گا۔“ ایں یہاں کا نہیں ہے۔ اپنکے جہشید بولے۔  
”کیا مطلب۔ آپ نے یہ کیسے کہ دیا کہ یہ کیس یہاں لا  
نہیں ہے۔“ ایں پی نے چوک کر کہا۔

”کل کے اخبارات میں قصبات پر ڈینے لیجئے گا۔“  
”بھی نہیں۔ آپ مجھے ابھی اور اسی وقت تائیں گے۔“ ورنہ  
قدیوانی یہاں کی حوالات میں رہے گا۔ اور پھر یہیں کی جیل میں بھی دا  
ملے گا۔“

”آپ کو ابھی کچھ معلوم نہیں۔“ اپنکے جہشید نے منہ بیان۔

”کیا معلوم نہیں۔“

”جو میں فی الحال ہتا نہیں سکتا۔“

”اُرے ہاں.... وہ آپ کو کوئی اور چیز میں تھی۔“

”اس کے پارے میں بھی.... آپ کو کل معلوم ہو سکے گا۔  
ل نہیں۔“

”لیکن میں اپنے ملاٹ کے بھرم کو کیسے لے جائے دوں۔  
ب تک گزر دارالحکومت کی طرف سے مجھے حکم نہ ملے۔“

”میں حکم ابھی دکھا دیتا ہوں۔“

”کیا مطلب۔ کیا آپ حکم پہلے یہ لے کر آئے ہیں۔“

”تھی ہاں! یہ رہا حکم۔“

اور انہوں نے اپنا خصوصی اجازت نام اس کے سامنے کر دیا۔

ن کو پڑھ کر ایں پی کی حالت غیر ہو گئی۔ اس نے تھکے ٹھکے انداز  
ل کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ لے جائیے۔ لیکن تھوڑے لکھ دیں۔“

”ہاں ضرور سے کیوں نہیں۔“

”تھوڑے لکھ کر وہ وہاں سے روانہ ہوئے۔“ ہوٹل سے وہ پہلے

واڑے سے نکلے تھے۔ اور پھر ان کا سفر دارالحکومت کی طرف شروع

ہے۔ ایسے میں قاروچ نے چوک کر کہا۔

”اُرے.... وہ... وہ تو رہی گئی۔“

"اگر... کیا وہ گئی؟" فرازانہ نے بوكھلا کر کہا۔  
"سیب... تفریغ... جس کے لئے ہم چکر سے لٹلے تھے... اور وہ  
بیش رہ جاتی ہے۔" قادرق نے جلد کئے انداز میں کہا۔

"حد ہو گئی۔" محمود نے جلد کر کہا۔

"وزراچوں کوں رہنا بھی... ہم پر حملہ بھی ہو گا۔"

"اگر... کیا مطلب... حملہ بھی ہو گا۔ یعنی آپ کو یقین  
ہے؟"

"ہاں بالکل... بلکہ تم اپنے پتوں نکال لو اور چاروں طرف  
ہالیں کیے رکھو، نہ جانے کس طرف سے حملہ ہو۔"

"بیت بھر۔" وہ بولے۔

سترجاری رہا... کافی دیر گزر گئی۔

"میرا خیال ہے ایجاداں... آپ کا یہ اندازہ ملک ہو جائے گا۔"

"اگر... کون سا اندازہ؟" وہ پچھے گک... گماڑی اس وقت واقع پا  
رہے تھے۔

"میں... راستے میں حملہ ہونے والا اندازہ۔"

"ابھی ہم اس چکر نہیں پہنچے... جس چکر حملہ ہو گا۔"

سکراتے۔

"کیا مطلب... کیا چلتے کی چکر بھی ملے ہے؟"

"ہاں.... یہی سمجھو لو۔" وہ سکراتے۔

"تب پھر ہم اس طرف کیوں جا رہے ہیں... ہمیں کہا یہے۔  
ہم کسی اور راستے سے نکل جائیں... دارالحکومت عکپے کا بس لکھا ایک  
راستا تو نہیں ہے۔"

"جگہ بھی ہے۔ ہمیں اسی راستے سے جانا ہو گا۔" انہوں نے  
کہا۔

"لیکن کیوں... یہ بھی تو تھا نہیں ہا۔"

"میں ابھی وجہ نہیں تھا سکتا۔" وہ سکراتے  
ایجاداں کا رو یہ اس پورے کیس میں بے حد پر اسرار رہا ہے۔"

قادرق نے منہ بنا کر کہا۔

"ایسا لگتا ہے۔ جیسے آپ اس پار ہم سے بہت کچھ چھپا رہے  
ہیں۔" فرازانہ بولی۔

"شاید کسی بات ہے... اور دوسرا بات ہم اس چکر کے نزدیک  
کچھ پکے ہیں۔ جہاں ہم پر حملہ ہونا ہے۔ جانتے ہو... حملہ آور کر  
چاہئے ہیں۔"

انکفر جشید نے سکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی آپ ہی تھا دیں... اگرچہ ہم اندازہ لکھ کچے ہیں۔"  
فرازانہ سکراتی۔

"تب میں بتانے کی بجائے تمہارا اندازہ سنوں گا۔"

"تو پھر منے... وہ ہم سے تدوالی کو کچھ لینا چاہئے ہیں۔"

"بہت خوب۔ تم تینوں والقی۔"

ان کے الفاظ درمیان میں رہ گئے

میں اس وقت ان کی گاؤڑی کے چاروں ٹائربند آواز سے پہنچے

تھے۔

○☆○

## نہیں مشر

وہ اگر فوری بریک نہ لگاتے تو گاؤڑی اٹ گئی تھی۔ جو نبی  
گاؤڑی رکی۔ انہوں نے دروازے ایکدم کھول دیے۔ اور باہر کی  
طرف چلا گئیں لگا دیں۔ کیونکہ گاؤڑی کو تو کسی بھی وقت بھی اُل  
گل سکتی تھی۔ اور وہ سڑک پر گرے۔ اور ان پر بازدھ ماری گئی۔  
وہ لڑکتے چلے گئے۔ اپنکے جشید ایسے میں بھی قندوانی کو ساتھ لینا نہیں  
بھولے تھے۔ انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر چلا گئے لگائی تھی۔ اور پھر  
وہ لڑکتے ہوئے سڑک کے نیچے چلے گئے۔ جلد ہی وہ درختوں کے بھیجے  
پوزیشن لے چکے تھے۔ اپنکے جشید نے ایک ہاتھ سے قدوالی کو پکڑ  
رکھا تھا۔ اور دسرے ہاتھ سے وہ فائزگ کر رہے تھے۔ لیکن وہ اور  
ان کے ساتھی۔۔۔ دشمنوں کی طرح انہا وہندہ فائزگ میں کر رہے  
تھے۔ بلکہ جس سمت سے فائزگ ہوتی۔۔۔ اس سمت میں فائزگ کر  
رہے تھے۔ وہ بھی لگاتار نہیں۔۔۔ اکا دکا فائز۔۔۔ کیونکہ ان کے پاس اتنی  
گولیاں نہیں تھیں۔۔۔ کہ انہا وہندہ اور لگاتار فائزگ کرتے۔۔۔ اور  
دشمن ان کی اس فائزگ کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ رہا تھا۔۔۔ وہ جواب

میں فائزہ کرتے تو بھی کا ان کے نزدیک آپکا ہوگا۔ اچانک ایک آواز ابھری۔

"تم لوگ چاروں طرف سے گھیر لے گے ہو۔ مجھ نہیں سکتے۔ ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں۔ بن قدوانی صاحب کو چھوڑ دو۔" سڑک پر آجائیں۔ ہم انسیں لے کر چلے جائیں گے۔" جواب میں وہ خاموش رہے۔ بول کر اپنی پوزیشن میں جا سکتے۔ یہ الفاظ تین چار بار کے لئے پھر آخریں کہا گیا۔

"اپ، ہم پہنچہ منٹ انتقال کریں گے۔ اگر پہنچہ منٹ گزرے پر بھی قدوانی صاحب سڑک پر نہ آئے تو پھر اس قدر فائزگر کریں گے کہ تم پر بھی اتنے فائزہ ہوئے ہوں گے۔" انہوں نے اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ آخر پہنچہ منٹ پہنچہ فائزگر شروع ہو گئی اور اس پار واقعی فائزگر اس قدر زور و شور سے ہوئی کہ جگل بہنی طرح گونج اٹھا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر اسلحہ کمال سے لے آئے۔" اسکے جیشید بڑوڑا۔

"اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ ان کے نزدیک قدوانی کی اس قدر اہمیت کیوں ہے؟" محمود نے جلدی جلدی کہا۔ "ہاں! یہ بات واقعی حیرت کی ہے۔" خان رحمان نے اس کی تائید کی۔

"یہیں میرے نزدیک یہ بات حیرت کی نہیں ہے۔" اسکے جیشید بڑوڑا۔

"تی۔ کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔ ہمیں اس وقت گولیاں ان کے بہت نزدیک آکر درختوں سے باڑیں سے مکراہیں۔ پھر یوں لگائیں گے اور سے بھی فائز کے جا رہے ہوں۔ کویا بہت سے دشمن اب درخت پر بھی چڑھ کے تھے۔ یہ بات ان کے لئے بہر حال خطرناک تھی۔

"ان لوگوں گی ہر ہن گوٹھلی یکی ہے گے کسی طرح قدوانی گو چڑھا لیں۔ اور ہماری کوشش یہ ہے کہ اسے دارالحکومت لے جائیں۔ اور میں دیکھ دہا ہوں کہ فائزگر میں ہر لئے اضافہ ہو رہا ہے۔ گویا اور آدمی آتے جا رہے ہیں۔ اس طرح تو ہم واقعی نہیں ہیں۔ اسکی وجہ سے درختوں کی اوٹ بہت ہمارے لئے ہے کار ہو جائے گی۔ اب چاہا۔۔۔ تم ان حالات میں کیا کہتے ہو؟"

"آپ قدوانی سے اعلان کرائیں۔" فرزانہ مسکرا۔

"کیا مطلب؟" وہ چوڑا۔

"قدوanی اگر ان لوگوں کو حکم دے گا تو کیا یہ والپیں نہیں چلے جائیں گے۔ آخر یہ سارا چکر احمدی کو بچانے کے لئے چالایا گیا ہے۔" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"ہاں! نجیک ہے۔" مشرق قدوانی آپ بلند آواز میں ان لوگوں

سے کہیں کہ یہ چلے جائیں۔"

"تودہ میں کیوں کہوں؟" قدوانی پڑا۔

"اس لئے کہ آپ کی زندگی خطرے میں ہے۔"

"میں! آپ میرا بچہ نہیں بھاڑ سکتے۔ اس وقت گھرے ہوئے آپ ہیں میں میں۔"

"میں بلاوجہ خون بمانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن آپ مجھے محشر کر رہے ہیں کہ میں آپ کا خون بھاہی دوں۔" یہ کہہ کر انہوں نے پتوں قدوانی کی کن پٹی پر لگادی۔

"چلا دو گولی۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔" اس نے جھلا کر کہا۔

"یہ نہیں اباجان۔ ترکیب نمبر ۲۱۔" فرزانہ بول اخھی۔

"اوہ ہاں! اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ وہ ترکیب تو اب ترکیوں سے زیادہ کارگر ہے۔" انسکھ جمیڈ جلدی سے بولے۔

"ترکیب نمبر ۲۱ کیا مطلب؟" قدوانی چونک کر بول۔

"ہاں جتاب۔ دیے ہمارے ہاں ترکیب نمبر ۲۱ کا استعمال بہت عام ہے۔ ترکیب نمبر ۲۱ نئی نئی انجام ہے۔ ابھی آپ اس کا نثار کریں گے۔"

اٹھاںک اس کی گردن انسلک جمیڈ کے بازو میں آگئی۔ انہوں نے اسے ایک بھٹکا دیا۔ اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

"اے ترکیب نمبر ۲۱ کہتے ہیں۔"

"حمد ہو آگئی۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

"ایبھی تو یہ شروع ہوتی ہے۔ بس دیکھتے جائیں۔ میں اپنے باندھ کو ذرا سی حرکت دینے لگا ہوں۔ اس کے بعد آپ کے مزاج پوچھوں گا۔" یہ کہہ کر انہوں نے ایک بہت بھکا جھٹکا دیا۔ اس کے منہ سے دل دوز چیخ نکلی۔

"اڑے اڑے۔ یہ۔ یہ کیا کیا آپ نے۔ میری جان پر بن گئی ہے۔"

"بہس! میں دکھانا چاہتا ہوں۔ یہ تو تھا ایک بہت بھکا۔ لیکن۔ ذرا غور کریں۔ اگر کہیں میں شدید بھٹکا دوں تو آپ پر کیا میتھے گی۔"

"خاک بیتے گی۔ میری گردن کی ہڈی نوٹ جائے گی۔"

"چلو ٹھرہے۔ آپ کو یہ اندانہ تو ہوا۔ تو جتاب۔ آپ ان فائز کرنے والوں سے کہ دیں کہ یہ آپ کو چھوڑ کر ٹپے جائیں۔ ورنہ میں ایک نزوردار بھٹکا دینے کے لئے تیار ہوں۔"

"یہی تو مشکل ہے۔ یہ لوگ نہیں جائیں گے اور میں پھنس گیا۔" اس نے کاپ کر کہا۔

"کیا مطلب۔ نہیں جائیں گے۔ آپ کا اپنا حکم سن کر بھی نہیں جائیں گے۔"

"ہاں بالکل نہیں جائیں گے۔"  
 "آخر کیوں۔ کیا یہ لوگ آپ کی زندگی بچانا نہیں چاہتے؟"  
 "نہیں۔ آپ یہ مجھے آپ کے ساتھ ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔"  
 "میں مطلب؟" پاہی لوگ ایک ساتھ بولے۔ ساتھ ساتھ وہ  
 درختوں کی اوٹ میں تھے۔  
 "ہاں! یہی بات ہے۔ آپ پسلے جوڑ کر لیں۔ مجھے میں انہاں  
 کرتا ہوں۔"

اس نے ان سے کما اور پھر طلق پھاڑ کر بولا۔  
 "سنو سنو۔ میں قدومنی بات کر رہا ہوں۔ کیا تم لوگ میری  
 آواز پچھاتے ہو؟"  
 "بہت اچھی طرح مسٹر قدومنی۔ فرمائیے۔ کیا حکم ہے؟" ایک  
 طرف سے آواز آئی۔

"اپکر جشید نے میری گردن کچھ اس طرح سے پکڑی ہے کہ  
 اگر وہ ایک جھٹکا بھی دیں تو گردن ٹوٹ جائے گی۔ لذا تم لوگ میری  
 قرباؤ اور داہیں پلے جاؤ۔ میں خود ان سے معاملہ نہ کروں گا۔ اور  
 تین چانٹے یہ مجھے جان سے جیسے ماریں گے۔"

"یہ تو ہم جانتے ہیں مسٹر قدومنی۔" دوسری طرف سے آواز  
 آئی۔

"تسب پھر؟" بوالیہ انداز میں قدومنی نے کہا۔

"لیکن ہمیں افسوس ہے۔ ہم ایسے نہیں جا سکتے۔ یا آپ کو  
 ساتھیں گے۔ یا ان سب کو ختم کریں گے۔"  
 "ان کے ساتھ میں بھی مارا جاؤں گا۔"  
 "کوئی پڑا نہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 اب قدومنی ان کی طرف متوجہ ہوا۔  
 "آپ لوگوں نے سن؟"  
 "ہاں! شاہزادے آپ ان کے کپے پاس ہیں۔ کہ یہ آپ کا حکم  
 دن رہے۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔  
 "میں نے پسلے ہی آپ لوگوں کو یہ بات بتاوی چھی۔"  
 "آخر کیوں۔ ایسا کیوں ہے؟" قاروق چلا کر بولا۔ وہ سب  
 اعلیٰ حیران تھے۔ لیکن اپکر جشید برادر سکرانے جا رہے تھے۔  
 "میں اس کیوں کا جواب نہیں دے سکتا۔"  
 "کوئی بات نہیں۔ میں تو دے سکتا ہوں۔" اپکر جشید  
 لے۔

"کیا مطلب؟" قدومنی زور سے چوٹا۔

"مسٹر قدومنی یہ کہانی میں دارالحکومت میں پہل کر ساڑیں گا۔  
 ان لوگوں کا خون نہیں بہانا ہاتا تھا۔ اس لئے کہ آخر یہ انسان  
 - لیکن یہ نہیں ملتے۔ اگر آپ کا اعلان من کریں پلے جائے تو  
 لا جائیں جو جائیں۔ بات یہ نہیں کہ ہم ان کے گھرے میں آ کے

جسے بکھرے ہات دراصل یہ ہے کہ یہ ہمارے گھرے میں آپکے ہیں  
”کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کہ دوا جمیش کیا تمہارا ماں  
میں پہل گیا۔ خان رحمان نے پوچھ لگا کر کہا۔  
”ان سے کہہ دیں۔ میں صرف ایک فائز اپنے آدمیوں سے  
میں پہل گیا۔ خان رحمان نے پوچھ لگا کر کہا۔  
”تمیں خان رحمان میں پائلٹ تھیک ہوں۔ اللہ کا شکرانا ہوں۔ اگر اس فائز کے ہواب میں ایک جیج ان کے آدمی کی نہ  
ہے۔ پاں تو قدومنی صاحب۔ آپ ایک آخری کوشش کر لیں۔  
لوگوں کو جانا ہیں کہ وہ سخت خطرے میں ہیں۔ ان کے لئے بھرپور  
کہ یہ پڑے جائیں۔ درستہ پھر ان کا خون اس جگل میں گز کر رہے ہیں۔ ہواب فوراً ملا۔  
”ضور۔ ضور۔ ہم اپنے ایک آدمی کی جیج سنتا پہنچ کریں  
”آپ چیز ہات ہے۔“ قدومنی نے کہا۔ اور ایک بار پھر طبق  
کر دھاڑا۔

”مسٹر قدومنی۔ آپ آنکھیں بند کر لیں۔“  
”لگ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ مجھے شوت کرنا چاہتے ہیں۔“  
”نہیں۔ فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ درستہ میں۔“ انہوں نے  
زمیں کی زندگیاں بچانے کا ایک سہری موقع بننا چاہتے ہیں  
اوپلی سی حرکت دی۔  
”میرا شورہ بھی تم لوگوں کو سکی جائے کہ نکل جاؤ۔ اور یہ پڑے مرا  
”اچھا اچھا۔“ اس نے گھبرا کر کہا۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔  
”ہا۔ ہا۔“ بہت سے آدمیوں کے قتے ہواب میں  
آدمی ایک درخت پر سے گرا اور سنانا چاہیا۔  
”اب۔ مسٹر قدومنی۔ ان سے کوئی۔ اب ان کا کیا خیال  
ہے۔ گھرے میں یہ لوگ ہیں۔ ہم نہیں۔“  
”دیکھا تم نے۔ اپنا ایک آدمی گنو ہیٹھے تا۔“  
”اب اس کا میں کیا جواب دوں۔“ قدومنی نے اپنے بھی  
دوسری طرف سے کوئی ہواب نہ دیا گیا۔

تم کمال کمال ہو۔ لیکن تم لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کمال  
لماں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سب ان کے نشانے پر ہو جائے۔

اب کہ وہ تم میں سے کسی کے نشانے پر نہیں ہیں۔ تم ہو بھی درختوں  
اور ہر اور ہر باغ کریا بڑھ کر یا گر کر خود کو گلیوں سے چھا بھی  
لیں سکو گے۔ کیا سمجھے۔ اگر اب بھی نہیں سمجھے تو اس پار تم لوگوں

نہیں۔ بلکہ اس بات پر کہ ہم آپ کی بات نہیں مان سکتے۔ کیا خیال ہے۔ گرفتار ہیں۔ پانچ  
نہیں مان سکتے۔

”بہا! اس لئے کہ ہمیں تمساری بات کا ایک فیصلہ بھی یقین  
یہ ہے چارے مجبوڑ ہیں۔ اب میں اُنہیں آخری پادشاہ کیلیں آیا۔“

”بہت خوب! اگر دو ان کے پانچ آدمی۔“  
اپنے مسلمان۔ لیکن اس وقت یہ کسی کی غلامی کر رہے ہیں۔ اک  
پانچ جنین بلند ہوئے۔ اور پھر موت کا شناٹا چھا گیا۔ آخر  
لوگوں۔ جنہوں نے اپنے خیال کے مطابق ہمیں گھیرے میں لے لیا اور  
”اب کیا کہتے ہو؟“

”افسوس۔ ہم تو واقعی گھر گئے ہیں۔“  
کے دربار میں ثابت کر چکا ہوں۔ جب یہ سارا پروگرام میری نظریوں  
میں رہا ہے تو یہ جگہ بھی میری نظریوں میں رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں ہمارے  
بھی ہمیں میں گھیرا کیا تھا۔ لہذا تم نے واپسی کا سفر شروع ہوئے۔  
پہلے ہی اپنے آدمی اس بچک کے درختوں پر مقرر کر دیے تھے۔ لہذا ہے۔ دیکھو تا۔ ان لوگوں نے ہمارے مقابلے میں تم لوگوں کو  
ہماری یہاں آمد سے پہلے ان لوگوں نے درختوں پر پوزیشن لے لیا ہے۔ دولت دے کر۔ مقابلے میں خود نہیں آئے۔ کہ ان کاں ۲۰  
تم لوگ بہد میں آئے تھے۔ لہذا میرے آدمیوں کو معلوم۔

”ہمیں الفوس ہے صستر قدر اُنی۔“ آواز ابھری۔  
”اس بات پر پر کہ تم نے میری بات نہیں مانی۔“  
”ہمیں خاری کو روکنے کے لیے کامیاب ہو گئے۔“

جانی نہسان نہ ہو۔ یہ لوگ اپنا جانی نہسان کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہوں کو ساتھ دے جانے دیں۔ لیکن اب مسئلہ ہمارے لئے دولت خرج کرتے ہیں۔ یہ دولت بھی خود انہوں نے ہم سے یہ کمال جائے گا۔“  
ہوتی ہے۔ اپنا ناکارہ الٹھ جو ہمیں بینچتے رہتے ہیں۔ اور تم اس قدر سیدھے ہیں کہ ان کے جال میں آ جاتے ہیں۔ میں آپ لوگوں کی بات نہیں کر رہا۔ ان کے چکروں میں تو ہماری حکومتیں آ جاتی ہیں۔“ تم ہماری پناہ میں آ کتے ہو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ تم لوگوں ہمارے وزیر اعظم پکر میں آ جاتے ہیں۔ اور ہمارے صدر سادب پکرات کی جائے گی۔“

میں آ جاتے ہیں۔ وہ سرے وزیر اور اسیران کے پکر میں آ جائے۔“ جبی بات ہے۔ ہم رانٹلین گرا رہے ہیں۔ اور درختوں ہیں۔ لہذا میں تو یہی کوں گا۔ ان کے جال میں ۲ کارپا اپنا خون شپی آ رہے ہیں۔ مولانا فراکر آپ لوگ فائزگ نہ کریں۔“  
بہاؤ۔۔۔ اگر تم سرے ملک کے نہ ہوتے۔۔۔ مسلمان نہ ہوتے میں اپنا اتو ارے نہیں۔ ہم کوں کرنے گے۔۔۔ فائزگ۔۔۔ فاروق نے وقت کیوں بڑا کرتا۔ کب کا اپنے آدمیوں کو حکم دے چکا ہوتا۔۔۔ اور پر کہتا۔

وہ فائزگ کر کے تم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار پکے ہوتے۔ اور تم صورت حال واقعی خوش کرن تھی۔۔۔ جلد یہ وہ ہاتھ اٹھائے دار الحکومت کی طرف جا رہے ہوتے۔۔۔ بن اب میں پکھ نہیں کوں نزیک آ گئے۔ ان کے الٹھ پر اسکرچ جشید کی خفیہ فورس نے گا۔۔۔ صرف تم لوگوں کا فیصلہ سنوں گا۔“

اب تکل خاموشی چھا گئی۔۔۔ مجھے سب لوگ گمرا سوچ نہیں ہاں! اب ہتاں۔۔۔ آپ لوگ براہ راست کس کے احکامات پر ڈوب گئے ہوں۔۔۔ آخر دہی آواز بھری۔۔۔ جو اب تک ہاتھ کرنی آئے ہیں۔۔۔ یہ تو میں جانتا ہوں کہ کام انشارچ کے لئے کرتے رہی تھی۔۔۔

“اسکرچ جشید۔ آپ نے ہماری آنکھیں کھو دیں۔۔۔ اسی ہاں! کی بات ہے۔۔۔ یہاں انشارچ کا جو سفر ہے۔۔۔ یہ واپس جانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔ ان لوگوں کا حکم یہ تھا کہ اگر ہم پدرگرام وہ ترتیب دہتا ہے۔۔۔ اس کے براہ راست نگ کو وہی کو نہ چھڑا سکیں تو انہیں بھی ختم کروں۔۔۔ کسی حالت میں اسے لے لیں۔۔۔ نگ کہ ہمیں حکم دتا ہے۔۔۔ لیکن اس بارہ اسی پر دن ہو۔

## اصل مجرم

وہ سب بڑی طرح اچھے۔ اور سب کی نظر س قدوانی پر جم  
ٹھیکیں۔ اس لئے کہ اسکل جشید نے یہ جملہ اس کی طرف مذکور کے  
گما تھا۔

”اگلے کیا... کیا مطلب یہ سرگنگ ہیں؟“  
”ہاں اس میں کوئی نٹک نہیں۔“ اسکل جشید مسکرائے  
”کیوں سرقدوانی؟“

”یہ نجیک ہے... میں ہی نٹک ہوں۔ اسکل جشید کی نظروں کی  
دادردنا پڑتی ہے... انہوں نے غالباً مجھے ہوٹل میں ہی پہچان لیا تھا۔“  
”اور میں پہچانتے کیوں نہ... تم بات کرتے ہوئے۔ باسیں  
کندھے کو بلکا سا جھٹکا ضرور دیتے ہو... یہ تمہاری عادت ہے جس کا  
تمہیں خود پتا نہیں... میں نے نٹک کو جب بات کرتے دیکھا تھا... تو  
اس جھٹکے کو فوت کر لیا تھا۔ جب تم بعد میں ہوٹل میں آئے اور آپ  
سے بات ہوئی تو مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ تم ہی نٹک ہو... اسی لئے تو  
تمہیں دارالحکومت لے جا رہے تھے۔“ یہاں نٹک کہ کر دہ خاموش ہو

اس نے ہمیں حکم دا تھا۔ اور ہتھا تھا کہ قدوانی کو اسکل جشید  
مر قرار کر لیا ہے۔ اسے ہر حال میں چھڑواٹا ہے۔ یا بھرا سے ہاں  
دھا ہے۔“ ان میں سے ایک نے بتایا۔  
”سما سرگنگ۔“ اسکل جشید بولے  
○☆○

"لیکن ایا جان۔ اصل بھرم تو انشارچ ہے۔ اور اصل مقابی بھرم" سفارت قاتی کا سفیر ہے۔ انشارچ کا سفیر"۔

"ہم دارالحکومت حنپتے ہی لکھ کا بیان لیں گے۔ ان سب لوگوں کے بیانات روکاڑ کریں گے۔ پھر یہ بیانات صدر صاحب کے ساتے رکھے جائیں گے۔ اور اس کی گرفتاری کا حکم حاصل کریں گے۔ کیوں۔ کیا پروگرام ہے؟"

"بہت خوب صورت۔ بہت دل کلش۔ بہت مزے دار"۔  
تو پھر پڑتے ہیں۔ اب بیان روک کر کیا کریں گے؟"

"اور ان لوگوں کا کیا کریں۔ اتحت بہت سے لوگوں کے لئے تو ہمارے پاس گاڑیاں نہیں ہیں"۔

"ہم اُنہیں خفیہ فورس کی گاڑیوں میں جائیں گے"۔  
اوہ ہاں۔ واقعی"۔

جلد ہی ان کا سفر شروع ہوا۔ دارالحکومت حنپتے ہیں اپنے جمیش نے صدر سے ملاقات کی۔ اُنہیں ساری صورت حال شان۔ "کتنے میں آگئے۔ پھر بولے۔

"اب۔ اب تم کیا چاہے ہو جیشید؟"  
انشارچ کے سخیری گرفتاری"۔

"افسوں! ہم اسے گرفتار نہیں کر سکتے۔ باں تاپنندیدہ ٹھیکست

قرادے کراس کے ملک والپیں مجھوں کے ہیں"۔

"اس سے کیا ہو گا سو۔ اس کی جگہ دوسرا آجائے گا۔ اور ہو سکتا ہے۔ آنے والا پسلے سے بھی زیادہ خطرناک ہیئت ہو۔ اس مسئلے کا یہ حل ہے ہی نہیں۔ دیکھنے نہ۔ یہ لوگ ہمارے ملک کو لشکر پختا نہ رہتے ہیں۔ اور اس پار تو ہمارے پاس ان کے خلاف عمل ثبوت موجود ہے۔ لگ کہ ان کے خلاف ہر طرح کی گواہی دینے کے لئے تیار ہے۔ لکھ کے وہ ساتھی جنہیں ہم نے جان سے نہیں بارا۔ اور اس بات کی پوری پوری کوشش کی ہے کہ انشارچ کے ہاتھ نہ لگیں۔ وہ سب ہمارا شکریہ ادا کر رہے ہیں اور عدالت میں بیانات اپنے کو تیار ہیں۔ آخر ہمیں اور کس ثبوت کی ضورت ہے؟"

"کسی کی نہیں۔ لیکن انشارچ اس بات کو بہداشت نہیں کرے گا۔ اور انتقامی کارروائی پر اتر آئے گا"۔

"تو اتر آئے سو۔ ہم اس سے کیوں ڈریں۔ صرف اور صرف اللہ سے کیوں نہ ڈریں۔ کیا آپ بھول گئے۔ جو صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ سب اس سے ڈرتے ہیں۔ اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ اسے سب ڈرتاتے ہیں"۔

"ہاں! یہ بات میں جانا ہوں۔ لیکن تمام حکومتی عمدے دار ہمہ اس اقدام کو پسند نہیں کریں گے۔ ہمارے خلاف ہو جائیں گے۔ انشارچ اُنہیں ہمارے خلاف کمرا کر دے گا۔ اور ہمہ خلاف

سازش کراؤ گا۔"

"تو کراوے۔ آپ کیوں ذرتے ہیں۔ آپ صرف اور صرف اللہ سے ذریں اور اس کے بعد دیکھیں کیا ہوتا ہے۔"

"آجی بات ہے جشید۔ آئی جی صاحب سے اس کے دارث لے لو اور کرو اسے گرفتار۔ اب میں ان لوگوں سے نہیں ذریں گا۔"

"ٹکریہ سہ۔ بہت بہت۔"

"کیا فرمایا آپ نے معاہدے میں تحریر کیا ہے۔" اسکل جشید

وہ انھ کھٹے ہے۔ دارث لینے کے بعد جب وہ آئی جی کے

پاس پہنچے تو ان کے چہرے پر ایک حریت زدہ سی سکراہت تھی۔

"حریت ہے جشید۔ تم یہ دارث حاصل کرنے میں کس طرح

کامیاب ہو گئے۔ کام نہیں کر سکتے۔"

"ہاں! میں آپ کو تحریری معاہدہ دکھال سکتا ہوں۔"

"تم تحریری معاہدہ دکھالنا ضرور پسند کریں گے۔"

وہ انہ را کیا اور معاہدہ نکال لایا۔ انہوں نے پڑھا۔ واقعی اس

میں یہ شرط موجود تھی۔ کہ اشارجہ کے کسی سفر کو۔ چاہے اس کے

لائف کچھ بھی الزام ہو۔ گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ باں والیں ضرور

دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ پڑھ کر انہوں نے صدر کو فون کیا۔ وہ ان کی

ایسا ہو گیا۔"

"یہ لے جاؤ۔ دارث تیار ہیں۔ لیکن طوفان بہت اٹھے گا۔"

"کوئی پروا نہیں۔ ہم نے ایسے بہت طوفان دیکھے ہیں، ان کا

سامنا کیا ہے۔"

یہ کہ کر وہ انھ کھٹے ہوئے۔ تو وہ گھٹنے بعد وہ سفر کے

ساتھی ہیٹھے تھے۔ اس کا نام جان ایف شوہر تھا۔

"میں جانتا تھا۔ تمہارا فون آئے گا۔ تم اس معاہدے کو چھڑا کر کچھ بھی اس جو معاہدے کی کالی ہے۔ میں بھی اس کو چلا کر راکھ دیں۔ یہ تو طے نہیں تھا معاہدے میں۔"

"آپ کیے تشریف لائے؟" اس نے جریا ہو کر کہا۔

"ہمارے پاس آپ کا دارث ہے۔ گرفتاری کا دارث۔"

اسکل جشید مکارے۔

"گرفتاری کا دارث اور میرا۔ آپ کو ضرور کچھ لاطقی ہو گئی

ہے۔ آپ کی موجودہ حکومت میری گرفتاری کے دارث جاری کری

سکتی۔ یہ تو حکومت کے معاہدے میں تحریر کیا ہے۔"

"کیا فرمایا آپ نے معاہدے میں تحریر کیا ہے۔" اسکل جشید

لے جوک کر کہا۔

"ہاں! میں آپ کو تحریری معاہدہ دکھال سکتا ہوں۔"

"تم تحریری معاہدہ دکھالنا ضرور پسند کریں گے۔"

وہ انہ را کیا اور معاہدہ نکال لایا۔ انہوں نے پڑھا۔ واقعی اس

میں یہ شرط موجود تھی۔ کہ اشارجہ کے کسی سفر کو۔ چاہے اس کے

لائف کچھ بھی الزام ہو۔ گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ باں والیں ضرور

دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ پڑھ کر انہوں نے صدر کو فون کیا۔ وہ ان کی

ایسا ہو گیا۔"

"میں جانتا تھا۔ تمہارا فون آئے گا۔ تم اس معاہدے کو چھڑا

کر کچکا ہوں۔ کیوں کچھ یہ لوگ اس معاہدے کی آڑ میں ملک سے دشمنی

کریں۔ یہ تو طے نہیں تھا معاہدے میں۔"

”آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ شکریہ۔“

یہ کہ کر انہوں نے فون بند کر دیا۔ اور سفیر کی طرف  
مرے۔ انہوں نے معاهدہ اٹھا لیا اور خان رحمان کو دیتے ہوئے۔  
بولے

”لو خان رحمان جلا کر اس کی راکھ و اش میں مبادو۔“

”بہت بہتر جھیلی۔“

سفیر نے چونکہ کران کی طرف دیکھا، لیکن پھر مسکرا دیا۔

”اس سے کیا ہو گا اپنکل جھیل۔“

”اس سے یہ ہو گا کہ ہم آپ کو گرفتار کر سکیں گے۔“

”وہم ہے تمہارا۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں ابھی انشارچ کے صدر کو فون کرتا ہوں۔“

”آپ یہ بھی کر کے دیکھ لیں۔“

اس نے انشارچ کے صدر کے قبضہ ملائے۔ بلند تری صدر کی آواز کر کے گوئی۔

”میں مشرجان ایف شو بو۔“

”سریں۔ لگ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔۔۔ آپ یہ لوگ مجھے گرفتار کرنے کے لئے آئے ہیں۔“

”کیا اس دو ٹھکے کے ملک کی بہت بے کہ ہمارے سفیر کو گرفتار کرے۔۔۔ میں ابھی صدر کو فون کرتا ہوں۔۔۔ آپ ابھی گرفتاری

نہ دیں اور اس فون کو آن رہنے دیں۔“

”اوے کے سر۔“

”کچھ نہیں ہو گا سو۔۔۔ انہیں گرفتاری دینا ہی ہو گی۔“۔ اپنکو  
بیشید بول اٹھ۔

”یہ۔۔۔ یہ کون بولا؟“

”اپنکل جھیل سر۔۔۔ یہی مجھے گرفتار کرنے کے لئے آئے ہیں۔“

سفیر نے پس کر کمل۔

”اوہ اچھا۔۔۔ میں دیکھوں گا۔۔۔ اور میں وکھتا ہوں کہ کیسے یہ  
اگ آپ کو گرفتار کرتے ہیں۔“

”بہت بہت شکریہ سر۔“

”پھر خاموشی پھانگئی۔۔۔ پندرہ منٹ گزر گئے۔۔۔ لیکن انشارچ کے  
صدر کا فون نہ آیا۔

”ہم اور انشارچ نہیں کر سکتے۔۔۔ آپ کو گرفتار کر رہے ہیں۔۔۔  
اہ۔۔۔ ہمارے صدر صاحب کی ہدایات موصول ہوئیں تو ہم آپ کو  
فوراً دہا کر دیں گے۔“

”آپ کو ابھی اور سمجھنا چاہیے۔“

”نہیں بس۔۔۔ آپ اور نہیں تھر سکتے۔“

اور اسے گرفتار کر کے حوالات پہنچا دیا گیا۔۔۔ وہ چیلکا اور چلانا رہ  
لیا۔۔۔ اب انہوں نے صدر صاحب کو فون کیا۔

”اہ جشید کیا رہا؟“  
”مگر قرار کے حوالات میں پنچا دیا ہے سر۔“  
”دہبت خوب۔“

”اور آپ کے ساتھ کیا رہا؟“ انہوں نے پوچھا۔  
”بہت دھمکیاں دیں جشید اس نے مجھے... اس قدر دھمکیاں  
کہ میں نے آج تک صیلی تی ہوں گی۔“  
”آپ ٹکرنا کریں۔ اس لئے کہ۔“  
”اس لئے کہ کیا جشید۔“

”آپ نے نا صیلی سے کھیانی ملی کھبا تو چے۔ یہ لوگ  
صرف کھبا تو چیں گے۔ اور تو چے رہیں گے۔ ہمارے غلاف  
ساڑیں کریں گے۔ وہ یہ پسلے بھی کرتے رہجے ہیں۔ آپ ٹکرنا  
کریں۔ ہم ان کی ہر سازش کا جواب پسلے ہی دیجے آئے ہیں۔ اب  
بھی دیں گے۔ اور آپ دیکھیں گے۔ یہ ان شاء اللہ ہربار مدد کی  
کھائیں گے۔“

”ان شاء اللہ۔“ صدر صاحب پوچھے۔  
غون بنڈ کر کے وہ ان کی طرف مڑے۔

”بھی یہ مرحلہ تو ہوا ہے۔ اب کیا کرنا ہے۔“  
”اب ہم نئے سرے سے شارون آباد کا سفر کریں گے۔ امید  
ہے کہ اس پار کوئی کیس صیلی پہنچے گا۔“ فاروق نے پر جوش انداز میں

کہا۔

”مل.... لیکن یہ امید کتنے قصہ ہے۔“ خان رحمان نے من

پنچا۔

”تی۔ میں۔۔۔ صرف۔۔۔ ایک قصہ۔“

”کیا کہا۔۔۔ ایک قصہ امید۔“ پروفسر داؤڈ پوچھے۔

”تی ہاں! اس سے زیادہ امید ہم کر بھی تو نہیں سکتے۔“

”چھپی بات ہے۔۔۔ بجوری ہے۔۔۔ ہم ایک قصہ امید پر یہ  
گزارا کر لیں گے۔“

دوسرے دن وہ پھر شارون آباد جا رہے تھے۔ لیکن ان کے دل  
دھک دھک کر رہے تھے۔ کہ تے جانے کب ان کے ساتھ کچھ چیز ہے۔

جاۓ۔

○☆○